بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر : منیر احمد خادم

نائبین : قریشی محمد فضل اللہ۔ منصور احمد

The Weekly BADR Qadian

Postal Reg. No
PB/0154/2003 to 2005

قرآن کریم نمبر
جلد
54
شمارہ
24/25

شرح چندہ
سالانہ -/250 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

6-13 جمادی الثانی 1426 ہجری 14-21 احسان 1384 ہش 14-21 جون 2005ء

فضائل و برکات قرآن مجید ــــــ قرآن مجید واحادیث کی روشنی میں

قرآن مجید

☆افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیراo　(النساء:۸۳)

ترجمہ: پس کیا وہ لوگ قران پر غور نہیں کرتے اور (نہیں سمجھتے کہ) اگر وہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ یقیناً اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔

☆وما کان ھذا القرآن ان یفتری من دون اللہ ولکن تصدیق الذی بین یدیہ و تفصیل الکتب لا ریب فیہ من رب العالمینo　(یونس:۳۸)

ترجمہ: اور اس قرآن کا اللہ کے سوا (کسی اور) کی طرف سے جھوٹے طور پر بنالیا جانا (ممکن ہی) نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ (تو) اس (کلام الٰہی) کی تصدیق (کرتا) ہے جو اس سے پہلے موجود ہے۔ اور کتاب (الٰہی میں جو جو کچھ پایا جانا چاہئے) اسکی تفصیل (بیان کرتا ہے اور) اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ہے۔

☆ذالک الکتب لا ریب فیہ ھدی للمتقینo(بقرہ:۱)

ترجمہ: یہی کامل کتاب ہے اس (امر) میں کوئی شک نہیں متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

☆انہ لقرآن کریمo فی کتب مکنونo لا یمسہ الا المطھرونo تنزیل من رب العالمینo　(الواقعہ:۷۷-۷۹)

ترجمہ: یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے اور ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہے۔ اس قرآن کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں۔ اس کا اترنا رب العالمین خدا کی طرف سے ہے۔

☆انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظونo(الحجر:۱۰)

ترجمہ: اس ذکر (یعنی قرآن) کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

☆و ننزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خساراo　(بنی اسرائیل:۸۳)

ترجمہ: اور ہم قرآن میں سے آہستہ آہستہ وہ (تعلیم) اتار رہے ہیں جو مومنوں کے لئے (تو) شفاء اور رحمت (کا موجب) اور ظالموں کو صرف خسارہ میں بڑھاتی ہے۔

☆وھذا کتب انزلناہ مبرک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمونo(انعام:۱۵۶)

ترجمہ: اور یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے اور یہ برکت والی ہے پس اسکی پیروی کرو۔

☆واذا قری القرآن فاستمعوا لہ و انصتوا لعلکم ترحمونo(اعراف:۲۰۵)

ترجمہ: اور (اے لوگو!) جب قران پڑھا جائے تو اسکی سنا کرو اور چپ رہا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

احادیث مبارکہ

☆عن بشیر بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من لم یتغن بالقرآن فلیس منا"۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب کیف یستحب الترتیل فی القرآۃ صفحہ ۲۰۱)

☆حضرت بشیرؓ بن عبد المنذر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن مجید خوش الحانی اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

☆عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ نبیہ (مؤطا امام مالک)

ترجمہ: امام مالکؒ کہتے ہیں انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم میں دو باتیں ایسی چھوڑی ہیں کہ جب تک تم ان پر مضبوطی سے قائم رہو گے تم گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسری سنتِ نبویؐ ہے۔

☆عن ابی موسی الاشعری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجۃ ریحھا طیب وطعمھا طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن مثل التمرۃ لا ریح لھا وطعمھا حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن مثل الریحانۃ ریحھا طیب وطعمھا مر۔ ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلۃ لیس لھا ریح وطعمھا مر　(صحیح مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے نارنگی کی طرح ہے اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور مزا بھی عمدہ ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے اس کی خوشبو تو نہیں ہیں اور مزا میٹھا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے نیاز بو کی طرح ہے۔ اس کی خوشبو تو اچھی ہے مگر مزا کڑوا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا تمہ (اندرائن) کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی کوئی نہیں اور مزا بھی کڑوا ہے۔

☆عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ"۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن صفحہ ۷۵۲)

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے وہ بہتر ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

قرآن مجید اور انفاق فی سبیل اللہ

اللہ تعالیٰ کے انبیاء دین حق کی تبلیغ واشاعت کے لئے اپنی قوم کے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اور من انصاری الی اللہ کہہ کر انہیں ثواب دارین کی طرف بلاتے ہیں اللہ تعالیٰ نبی کو دنیا و آخرت کا نجات دہندہ بنا کر مبعوث فرماتا ہے اور وہ اپنے دین کی اشاعت وتوسیع کے لئے خدا کے بندوں کو بھی اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔ اور انکو اموال ونفوس کے ساتھ جہاد کے لئے تیار کرتے ہیں ایسے لوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال اسکی راہ میں خرچ کر کے اسکی رضا کے طالب بن جاتے ہیں اسی جاری سنت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ متقی وہ ہیں جنکی ابتدائی نشانیاں یہ ہیں کہ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کہ وہ ایمان بالغیب اور اقامت صلوٰۃ کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں۔

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کہ تم ہرگز اعلیٰ درجہ کی نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنی محبوب چیزیں خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ پس مال، جو انسان کی محبوب چیز ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اعلیٰ درجہ کی نیکی کے قیام کیلئے ضروری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انفاق کی اہمیت کا وقت بتاتے ہوئے فرماتا ہے کہ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ یعنی فتح سے پہلے خرچ کرنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ان کے برابر نہیں ہو سکتے جو فتح کے بعد خرچ کرتے ہیں کیونکہ ایمان بالغیب اور ضرورت کا تقاضہ یہ ہے کہ فتح اور غلبہ سے پہلے جب ضرورت دین بہت زیادہ ہوتی ہے خرچ کیا جائے۔

پھر انفاق کی ایک اور صورت اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا يَحْزَنُوْنَ۔

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے اموال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اور نہ وہ غم کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ اس کی راہ میں مخفی اور ظاہر دونوں طریق پر خرچ کرنا چاہئے تا کہ کچھ نیکیاں ایسی ہوں جس سے دوسروں کو تحریک ہو اور کچھ نیکیاں ایسی ہوں جسے اللہ کے سوا اور کوئی نہ جانتا ہو۔ ہماری جماعت میں دونوں طریق رائج ہیں بعض تحریکات کی جاتی ہیں تا کہ ضروریات دین کی اہمیت کا پتہ چلے۔ اور انسان اس کے لئے اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اور بعض صدقہ وخیرات مخفی طور پر خرچ کرنے کے نمونے ہیں۔

اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کا ایک نہایت اعلیٰ طریق ہمیں اپنے احکامات میں سکھاتا ہے کہ خرچ کرنے والے مومن نہ تو کنجوسی سے کام لیتے ہیں اور نہ ہی اسراف سے ایک اور فرق بھی اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایمان تو لاتے نہیں اور خرچ بہت زیادہ کرتے ہیں وہ یقیناً گھاٹا پانے والے ہیں اور مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ۔ کہ ایمان لانے کے بعد خرچ کرنے والوں کیلئے بہت بڑا اجر مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ کہ جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے اور اللہ نے جتنا اپنے فضل سے دیا ہے اس کے مطابق اس کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے بسا اوقات انسان بچا کھچا اور بہت کم خدا کی راہ میں احسان جتلاتے ہوئے دیتا ہے ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ فرماتا ہے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ یعنی جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اسی کے مطابق تمہیں پورا پورا دیا جائے گا۔ چنانچہ تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت سے اس کی ہمیں بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ خدا کی راہ میں مالی وجانی قربانی کرنے والوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی قربانیوں کے مطابق اجر پائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک وقت میں اپنا سارا مال پیش کر دیا اور حضرت عمرؓ نے آدھا مال پیش کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت میں اولیت عطا فرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوسرا مقام حاصل ہوا۔ اسی طرح حضرت مولانا نور الدینؓ نے اپنا سارا مال پیش کر دیا اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی حضور علیہ السلام کا پہلا خلیفہ بنا دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ .... وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا اٰتٰىهُ اللّٰهُ یعنی ہر شخص اپنی حیثیت اور وسعت کے مطابق خرچ کرے۔ جسے اللہ نے وسعت دی ہے وہ اس لحاظ سے وسیع رنگ میں خرچ کرے اور جس پر رزق کی تنگی ہے وہ اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے۔ انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کے مالوں میں زیادتی کی مثال دیتے ہوئے فرمایا مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (سورہ بقرہ 261)

یعنی ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پھر بخل کرنے والوں اور اپنا مال چھپانے والوں اور ریا کے ساتھ خرچ کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا (۳۸) وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا (۳۹) وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا (یعنی) وہ لوگ جو (خود بھی) بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اس کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اور ہم نے کافروں کیلئے بہت رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

اور وہ لوگ جو اپنے اموال لوگوں کے سامنے دکھاوے کی خاطر خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ یوم آخرت پر اور وہ جس کا شیطان ساتھی ہو تو وہ بہت ہی برا ساتھی ہے۔ اور ان پر کیا مشکل تھی اگر وہ اللہ پر ایمان لے آتے اور یوم آخرت پر بھی اور خرچ کرتے اس میں سے جو اللہ نے انہیں عطا کیا اور اللہ انہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور جو لوگ خرچ کرتے ہوئے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں ان سے اموال لینے سے منع کرتے ہوئے اللہ فرماتا ہے۔

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ۔ (توبہ:۵۴)

ترجمہ: اور کس چیز نے انہیں اس بات سے محروم کر دیا کہ ان سے ان کے اموال قبول کئے جائیں سوائے اس کے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا انکار کر بیٹھے تھے نیز یہ کہ وہ نماز کے قریب نہیں آتے تھے مگر سخت سستی کی حالت میں اور خرچ بھی نہیں کرتے تھے مگر ایسی حالت میں کہ وہ سخت کراہت محسوس کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ایسے مخلصین کا بھی ذکر فرماتا ہے کہ خرچ کرنے کی خواہش تو رکھتے ہیں لیکن خرچ کرنے کیلئے مال نہیں رکھتے اور ان کی آنکھوں سے اس غم کی وجہ سے آنسو بہتے ہیں فرمایا: لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ۔

یعنی نہ کمزوروں پر حرج ہے اور نہ مریضوں پر اور نہ ان لوگوں پر جو (اپنے پاس) خرچ کرنے کیلئے کچھ نہیں پاتے بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کیلئے مخلص ہوں۔ احسان کرنے والوں پر مواخذہ کا کوئی جواز نہیں۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اور نہ ان لوگوں پر کوئی حرف ہے کہ جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تا کہ تو انہیں (جہاد کیلئے) کسی سواری پر (ساتھ) بٹھا لے تو تو انہیں جواب دے دیتا ہے میں تو کچھ نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کرسکوں۔ اس پر وہ اس حال میں واپس ہوتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس غم میں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں کہ وہ کچھ نہیں رکھتے جسے (راہ مولیٰ میں) خرچ کرسکیں۔

اور جو ڈھیروں ڈھیر مال جمع کرتے ہیں اور خرچ نہیں کرتے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔

یعنی اور جو لوگ سونا، چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغ واشاعت اسلام کی غرض سے پانچ شاخوں کا ذکر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس وقت سے آج تک یہ پانچ شاخیں دن بدن ترقی پذیر ہیں۔ اس وقت جماعت احمدیہ ۱۸۰ سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے اور ان پانچوں شاخوں کی ذیل میں اور بھی کئی شاخیں پیدا ہوئیں اور ہو رہی ہیں جماعت کی ضروریات پہلے سے بہت بڑھ گئیں ہیں۔ اسی کے مطابق خلفاء کرام وقتاً فوقتاً مالی تحریکات کرتے رہے ہیں اور مخلصین جماعت نے ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے گراں قدر مالی قربانیاں پیش کی ہیں بعض تحریکات تو وقتی اور عارضی ہوتی ہیں اور بعض مستقل نوعیت کی حامل ہوتی ہیں جو غیر معین مدت تک جاری رہتی ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ جون ۲۰۰۵ء میں احباب جماعت کو اپنے لازمی چندہ جات وقت پر ادا کرتے ہوئے دیگر مالی تحریکات میں حسب توفیق زیادہ سے زیادہ ادائیگیاں کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اسی طرح حضور انور نے خلافت احمدیہ پر ۱۰۰ سال کا عرصہ مکمل ہونے پر صد سالہ جوبلی خلافت احمدیہ کے لئے بھی مالی قربانیاں پیش کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکام کے مطابق مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید غیر محدود معارف کا مجموعہ ہے

"یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے کوئی شخص برہمو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی صداقت نہیں نکال سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال ان صحفِ مطہرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔" (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۳۰۹ تا ۳۱۱)

قرآن پاک مکمل شریعت ہے

"یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے اس لئے قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء)

"قرآن کریم کی عظمت ثابت کرتی ہے کہ انسان کی کوئی ایسی دینی ضرورت نہیں جس کا پہلے سے ہی اس نے قانون نہ بنایا ہو" (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

قرآن کریم تمام کتب الہامی سے اعلیٰ و افضل ہے

"وہ امتیازی نشان کہ جو الہامی کتاب کی شناخت کیلئے عقل سلیم نے قرار دیا ہے وہ صرف خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن شریف میں پایا جاتا ہے اور اس زمانے میں وہ تمام خوبیاں جو خدا کی کتاب میں امتیازی نشان کے طور پر ہونی چاہئیں دوسری کتابوں میں قطعاً مفقود ہیں"۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲)

"بیشک باعتبار نفس الہام کے سب کتابیں مساوی ہیں مگر باعتبار زیادت بیان اور مکملات دین کے بعض کو بعض پر فضیلت ہے۔ پس اس جہت سے قرآن شریف کو سب کتابوں پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ جس قدر قرآن شریف میں امور تکمیل دین کے جیسے مسائل توحید اور ممانعت انواع و اقسام شرک اور معالجات امراض روحانی اور دلائل ابطال مذاہب باطلہ اور براہین اثبات عقاید حقہ وغیرہ بکمال شد و مد بیان فرمائے گئے ہیں وہ دوسری کتابوں میں درج نہیں" (براہین احمدیہ صفحہ ۹۷ حاشیہ صفحہ ۲)

"وہ یقین اور کامل اور آسان ذریعہ کہ جس سے بغیر تکلیف اور مشقت اور مزاحمت شکوک اور شبہات اور خطا اور سہو کے اصول صحیحہ مع ان کے دلائل عقلیہ کے معلوم ہو جائیں اور یقین کامل سے معلوم ہوں وہ قرآن شریف ہے اور بجز اس کے دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں اور نہ کوئی ایسا دوسرا ذریعہ کہ جس سے یہ مقصد اعظم ہمارا پورا ہو سکے"
(براہین احمدیہ صفحہ ۷۷)

قرآن مجید میں کوئی آیت منسوخ نہیں

"اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کا تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے"
(ازالہ اوہام صفحہ ۶۰)

"تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی" (کشتی نوح صفحہ ۲۴)

قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جس قدر انسان کی حاجت تھی سب کچھ قرآن شریف بیان کر چکا) چشمہ معرفت ۲۷۔

قرآن کریم خدا نما کلام ہے

ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا"۔ (کتاب البریہ صفحہ ۶۵)

"وہ کتاب جو ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ قرآن شریف ہے اس کے ذریعہ سے خدا کی طرف۔ انسان کو ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور دنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے اور وہ خدا جو نہایت نہاں در نہاں ہے اس کی پیروی سے آخر کار اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے اور وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالم ملکوت کا اس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۹۱)

قرآن شریف ایک اعجازی حیثیت کا حامل ہے

"قرآن شریف ایسا معجزہ ہے کہ وہ نہ اوّل مثل ہوا اور نہ آخر کبھی ہوگا۔ اس کے فیوض و برکات کا در ہمیشہ جاری ہے اور وہ ہر زمانہ میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷)

"قرآن شریف میں جس قدر باریک صداقتیں علم دین کی اور علوم دقیقہ الٰہیات کے اور براہین قاطعہ اصول حقہ کے مع دیگر اسرار اور معارف کے مندرج ہیں اگرچہ وہ تمام فی حدِ ذاتہا ایسے ہیں کہ قوائے بشریہ ان کو بہ ہیئت مجموعی دریافت کرنے سے عاجز ہیں اور کسی عاقل کی عقل ان کے دریافت کرنے کیلئے بطور خود سبقت نہیں کر سکتی کیونکہ پہلے زمانوں پر نظر استقراری ڈالنے سے ثابت ہو گیا ہے کہ کوئی حکیم یا فیلسوف ان علوم و معارف کا دریافت کرنے والا نہیں گزرا" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۳۹)

"قرآن شریف اپنے معارف اور حکمتوں اور پر برکت تاثیروں اور بلاغتوں میں اس حد تک پہنچا ہوا ہے جس کے پہنچنے سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں اور جس کا مقابلہ کوئی بشر نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی دوسری کتاب کر سکتی ہے اور حقیقی اور کامل معجزہ اپنے نبی کریم کی رسالت ثابت کرنے کیلئے یہی بڑا بھاری معجزہ اسلام کے ہاتھ میں ہمیشہ کیلئے قیامت تک ہے۔ جواب بھی ایسا ہی تازہ بتازہ موجود ہے جیسا آنحضرت ﷺ کے وقت میں موجود تھا اور اب بھی مخالفوں کو ایسا لاجواب اور رسوا کر رہا ہے جیسا وہ پہلے کرتا تھا" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۴۳)

اپنی جماعت کو نصیحت و تلقین

"تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مخاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے کوئی بھی تمہاری ایسی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں نجات دے سکے خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے تورات کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی ہے یہ بہت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں" (کشتی نوح صفحہ ۳۶۔۳۷)

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔
(کشتی نوح صفحہ ۶۷ مطبوعہ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

قرآن حکیم نے گمشدہ وحدانیت کو دوبارہ قائم کیا

"قرآن عمیق حکمتوں سے پُر ہے اور ہر ایک تعلیم میں انجیل کی نسبت حقیقی نیکی کے سکھلانے کیلئے آگے قدم رکھتا ہے بالخصوص سچے اور غیر متغیر خدا کے دیکھنے کا چراغ تو قرآن ہی کے ہاتھ میں ہے اگر وہ دنیا میں نہ آیا ہوتا تو خدا جانے دنیا میں مخلوق پرستی کا عدد کس نمبر تک پہنچ جاتا سو شکر کا مقام ہے کہ خدا کی وحدانیت جو زمین سے گم ہو گئی تھی دوبارہ قائم ہو گئی" (تحفہ قیصریہ)

قرآن کریم عالمگیر شریعت کا حامل ہے

قرآن سے پہلے سب کتابیں مختص القوم کہلاتی تھیں یعنی صرف ایک قوم کے لئے آئی تھیں چنانچہ شامی، فارسی، ہندی، چینی، مصری، رومی یہ سب قومیں تھیں جن کیلئے جو کتابیں یا رسول آئے وہ صرف اپنی قوم تک محدود تھے۔ دوسری قوم سے ان کو کچھ تعلق اور واسطہ نہ تھا۔ مگر سب کے بعد قرآن شریف آیا جو ایک عالمگیر کتاب ہے اور کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام قوموں کیلئے ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف ایک ایسی اُمت کے لئے آیا جو آہستہ آہستہ ایک ہی قوم بننا چاہتی تھی سو اب زمانہ کیلئے ایسے سامان میسر آگئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدت کا رنگ بخشتے جاتے ہیں" (چشمہ معرفت صفحہ ۶۶۔۶۹)

خلفائے کرام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زریں ارشادات

قرآن کریم کا شفا بخش نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:۔

''عرب جاہل تھے۔وحشی تھے۔خدا سے دور تھے۔محکوم نہ تھے تو حاکم بھی نہ تھے۔مگر جب انہوں نے قرآن کریم کا شفا بخش نسخہ استعمال کیا تو وہی جاہل دنیا کے استاد اور مُعلّم بنے۔وہی وحشی متمدّن دنیا کے پیش رَو اور تہذیب وشائستگی کے چشمے کہلائے۔وہ خدا سے دور کہلانے والے خدا پرست اور خدا میں ہو کر دنیا پر ظاہر ہوئے۔وہ جو حکومت کے نام سے بھی ناواقف تھے دنیا بھر کے مظفر ومنصور اور فاتح کہلائے۔غرض کچھ نہ تھے سب کچھ ہو گئے۔مگر سوال یہی ہے کیونکر؟اسی قرآن کریم کی بدولت۔اسی دستور العمل کی رہبری سے۔پس تیرہ سو برس کا ایک مجرب نسخہ موجود ہے جو اس قوم نے استعمال کیا جس میں کوئی خوبی نہ تھی اور خوبیوں کی وارث اور نیکیوں کی ماں بنی۔غرض یہ مجرب نسخہ ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ کے قرب اور سکھ کی تلاش چاہو اسی قدر محامد الٰہیہ اور صفات باری تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔کیونکہ اسی قدر انسان رذائل سے بچے گا اور پسندیدہ باتوں کی طرف قدم اٹھائے گا۔

حاصل کلام ابرار بننے کے لئے مندرجہ بالا اصول کو اپنا دستور العمل بنانا چاہئے۔میں نے ذکر یہ شروع کیا تھا کہ شاکر گروہ کا دوسرا نام قرآن کریم نے ابرار رکھا ہے اور ان کی جزا یہ بتلائی ہے کہ کافوری پیالوں سے پئیں گے۔ چنانچہ فرمایا اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا پہلے ان کو اس قسم کا شربت پینا چاہئے کہ اگر بدی کی خواہش پیدا ہو تو اس کو دبا لینے والا ہو کافور کہتے ہی دبا دینے والی چیز کو ہیں۔اور کافور کے طبی خواص میں لکھا ہے کہ وہ سمی امراض کے مواد ردّیہ اور فاسدہ کو دبا لیتا ہے اور اسی لئے وبائی امراض طاعون اور ہیضہ اور تپ وغیرہ میں اس کا استعمال بہت مفید ہے۔تو پہلے انسان یعنی سلیم الفطرت انسان کو کافوری شربت مطلوب ہے۔قرآن کریم کے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے''ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ ۔پھر وارث کیا ہم نے اپنی کتاب کا ان لوگوں کو جو برگزیدہ ہیں۔پس بعض ان میں سے ظالموں کا گروہ ہے جو اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں اور جبر واکراہ سے نفس امارہ کو خدا تعالیٰ کی راہ پر چلاتے ہیں اور نفس سرکش کی مخالفت اختیار کر کے مجاہدات شاقہ میں مشغول ہیں'' (حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ ۲۸۷)

قرآن کریم کا ترجمہ پڑھو اس پر عمل کرو

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''پھر یہ یاد رکھو کہ قرآن کریم خدا کی کتاب اور اُس کے منہ کی باتیں ہیں اس کا ادب اور احترام کرو۔قرآن کریم کے بغیر کوئی دین نہیں اور اس دین کے بغیر کہیں ایمان نہیں اور ایمان کے بغیر نجات نہیں۔وہ شخص ہرگز نجات نہیں پاسکتا جو قرآن کریم پر عمل نہ کرے۔عام طور پر عورتیں خود پڑھی ہوئی نہیں ہیں مگر خود پڑھا ہوا ہونا ضروری نہیں۔ دیکھو اگر کسی رشتہ دار کا خط آئے تو پڑھے ہوئے سے پڑھوا کر سنا جاتا ہے۔اسی طرح قرآن بھی خط ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے نام آیا ہے اس کو اپنے رشتہ داروں سے پڑھوا کر سنو اور خاص کر اپنے خاوندوں سے تھوڑا تھوڑا کر کے سنو اور اُسے یاد کرو۔وعظ میں قرآن کی آیتیں نہیں سنائی جاتیں۔اس وقت میں جو کچھ بیان کر رہا ہوں وہ اگرچہ قرآن ہی کی باتیں ہیں لیکن الفاظ میرے ہیں اور خدا تعالیٰ کے لفظوں میں جو بات ہے وہ کسی انسان کے الفاظ میں نہیں پائی جاتی۔میں یہ نہیں کہتا کہ یہ وعظوں میں جو کچھ سنایا جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے کلام کے خلاف ہوتا ہے مگر پھر بھی وہ انسان کے الفاظ ہوتے ہیں۔تمہیں چاہئے کہ خدا کے کلام کو خدا کے الفاظ میں سنو عربی پڑھو اور اُس کے معنے سیکھو۔خواہ کوئی عمر ہو پڑھنے سے جی نہ چراؤ۔قادیان میں ایک قاعدہ تیار کیا گیا ہے اُس سے قرآن پڑھنے میں بہت مدد مل سکتی ہے۔اُس کے ذریعہ قرآن کریم پڑھو۔خود پڑھنے اور دوسرے سے سننے میں بڑا فرق ہے۔سننے میں صرف کان ہی مشغول ہوتے ہیں۔خود پڑھنے سے آنکھیں بھی مشغول رہتی ہیں اور اس طرح زیادہ ثواب ہوتا ہے۔تو خدا تعالیٰ کے کلام کو پڑھنے کی کوشش کرو اور جب تک خود پڑھنے کی قابلیت پیدا نہ ہو اس وقت تک اپنے خاوندوں اور بچوں سے سنو یا اپنے ہمسایوں سے پڑھوا دیکھو اگر کوئی بھوکا یا ننگا ہو تو دوسروں سے کھانا اور کپڑے مانگ لیتا ہے اور اس میں شرم نہیں کرتا۔جب ایسی چیزوں کیلئے نہیں کی جاتی تو خدا تعالیٰ کی باتیں سننے اور پڑھنے میں کیوں شرم کی جائے؟۔ (الازھار لذوات الخمار صفحہ 39-41)

> معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں
>
> اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا
>
> اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو۔صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

''ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ دو تین سال کے اندر ہمارا کوئی بچہ ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کو اس طرف بڑی توجہ دینی پڑے گی اور اس کے لئے بڑی کوشش درکار ہوگی۔ہم بڑی جدوجہد کے بعد ہی اس کام میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس منصوبہ کو کامیاب بنانا نہایت ضروری ہے اگر ہم نے الٰہی سلسلہ کے طور پر ان نعمتوں کو اپنے اندر قائم رکھنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے محض رحمانیت کے ماتحت ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل عطا کی ہیں۔تو ہمیں اپنے اس منصوبہ کو کامیاب بنانے کیلئے اپنے آپ کو پورے طور پر لگا دینا ہوگا۔

تمام جماعتوں کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ وہ پہلے ہی سال اس کام میں سو فیصدی نہیں تو نوے فیصدی کامیابی ضرور حاصل کر لیں کیونکہ جو ذہین بچے ہیں وہ تو ۶ ماہ کے اندر بلکہ اس سے بھی کم عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیں گے۔قاعدہ یسرنا القرآن اگر صحیح طور پر پڑھا دیا جائے تو بچہ کے لئے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا مشکل نہیں ہوتا'''بہرحال ہم نے یہ کام کرنا ہے اور بات واضح ہے کہ اتنے بڑے کام کیلئے چند مربی یا معلم یا مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے بعض عہدیدار کافی نہیں۔یہ تھوڑے سے لوگ اس عظیم کام کو پوری طرح نہیں کر سکتے۔اس کے لئے ہمیں اساتذہ درکار ہیں ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضا کار چاہئیں جو اپنے اوقات میں سے ایک حصہ قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کیلئے یا جہاں ترجمہ سکھانے کی ضرورت ہو وہاں قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کیلئے دیں تا یہ اہم کام جلدی اور خوش اسلوبی سے کیا جا سکے۔

میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نعمت جو قرآن کریم کی شکل میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل دوبارہ ملی ہے اگر وہ ورثہ کے طور پر آپ کے بچوں کو نہیں ملتی تو آپ اپنی زندگی کے دن پورے کر کے خوشی سے اس دنیا سے رخصت نہیں ہوں گے جب آپ کو یہ نظر آ رہا ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا خزانہ یعنی قرآن کریم جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل حاصل کیا تھا اس سے آپ کے بچے کلیتہً ناواقف ہیں تو آپ کو کیا خوشی حاصل ہوگی آپ ان جذبات کے ساتھ دنیا کو چھوڑ رہے ہوں گے کہ کاش آپ کی آئندہ نسل بھی ان نعمتوں کی وارث ہوتی جن کو آپ نے اپنی زندگی میں حاصل کیا تھا۔پس تم اپنی جانوں پر رحم کرو اپنے خاندانوں پر رحم کرو اور پھر ان گھروں پر رحم کرو جن میں تم سکونت پذیر ہو کیونکہ قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو۔صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔ (خطبہ جمعہ ۴/فروری ۱۹۶۶ء بحوالہ بدر ۲۳/اپریل ۱۹۷۰ء)

قرآنی حکم کی خلاف ورزی کا انجام

خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کی نصیحت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:۔

''پس قرآن کریم کا ارشاد کہ تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ کا حق ادا کرو اور ہرگز نہ مرو جب تک مسلمان نہ ہو، مسلمانوں پر لازم کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اکٹھے ہو کر ایک جان ہو کر خدا کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لیں اور اس سے اس طرح چمٹے رہیں کہ ایک لمحہ کے لئے بھی ان کا ہاتھ خدا کی رسّی سے جدا نہ ہو اور ایک دوسرے سے بھی جدا نہ ہو۔یعنی ایک طرف خدا کی رسّی کو تھاما ہوا ہو اور دوسری طرف وہ سب اکٹھے ہوں اور مل کر ایک ہی رسّی کو کو پکڑا ہوا ہو۔یہ امت مسلمہ کی وحدانیت کا وہ منظر ہے جو قرآن کریم کی ان آیات نے تفصیل سے کھول کر ہمارے سامنے پیش فرمایا۔بدقسمتی یہ ہے کہ مسلمان جو قرآن کریم کو پڑھتے بھی ہیں تو مضامین پر گہرا غور نہیں کرتے۔اکثر تو ایسے ہیں جو نہ پڑھنے کے اہل رہے نہ غور کرنے کے مگر ان کے راہنما قرآن کریم کی آیات پڑھ کر ان کو اکٹھا کرنے کی بجائے ان کو ایک دوسرے سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں یعنی ظلم کی حد ہے کہ قرآن کریم تو اللہ کی رسّی کی یہ تعریف فرما رہا ہے کہ اس کو پکڑ و اور اجتماعی طور پر پکڑ و اور تم یقیناً ہر قسم کی آگ کے عذاب سے بچائے جاؤ گے، اگر تم لڑائی کے لئے تیار بھی بیٹھے ہو گے، ایک دوسرے کے گریبان پکڑنے کے لئے مستعد ہو گے تو اللہ تعالیٰ اس رسّی کی برکت سے تمہیں ایک دوسرے سے دور ہٹا دے گا یعنی دشمنی کی حالت سے دور ہٹا دے گا اور پھر محبت کی حالت میں قریب کرے گا اور اتنا قریب کر دے گا کہ تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن جاؤ گے۔کتنا حسین منظر ہے جو تقویٰ کے نتیجے میں پیدا کر کے دکھایا گیا ہے۔اور اس کے برعکس آج مسلمان علماء قرآن کے حوالے دے دے کر منہ سے جھاگیں اڑاتے ہوئے ایک دوسرے سے نفرت کی تعلیم دیتے ہیں۔'' (خلیج کا بحران اور نظام جہان نو۔صفحہ 131,130)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے ہر حکم کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے۔

آنحضرتؐ نے اُمّت کو قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی خاص طور پر نصیحت فرمائی تا کہ قرآن کریم کی تعلیم تمام دنیا میں رائج ہو جائے۔

(تلاوت قرآن کریم کی اہمیت وفضائل کا احادیث نبویؐ کے حوالہ سے پرمعارف تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4؍مارچ 2005ء بمطابق 4؍امان 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً. فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ﴾

(سورۃ البینہ آیت نمبر 4)

اس کا ترجمہ ہے کہ اللہ کا رسول مطہر صحیفے پڑھتا تھا ان میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات تھیں۔ قرآن کریم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ پاک کتاب ہے اور ہر قسم کے ممکنہ عیب سے پاک ہے اور نہ صرف پاک ہے بلکہ ہر قسم کی حسین اور خوبصورت تعلیم اس میں پائی جاتی ہے جس کا کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔ اور اس میں وہ تمام خوبیاں شامل کر دی گئی ہیں جن کی پہلے صحیفوں میں کمی تھی اور اب یہی ایک تعلیم ہے جو ہر ایک قسم کی کمی سے پاک ہے۔ بلکہ اس تعلیم پر عمل کر کے ہر برائی سے بچا جا سکتا ہے۔ اور نہ صرف بچا جا سکتا ہے بلکہ اس کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس تعلیم کو لاگو کرنے سے ہی اپنی اور دنیا کی اصلاح ممکن ہے۔ یعنی یہ تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہی اب دنیا کی اصلاح کی، دنیا میں نیکیاں رائج کرنے کی، دنیا میں امن قائم کرنے کی، دنیا میں عبادت گزار پیدا کرنے کی، دنیا میں ہر طبقے کے حقوق قائم کرنے کی ضمانت ہے۔ تو جس نبی پر یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کامل اور مکمل تعلیم اتری اور جو خاتم النّبیّین کہلائے جن کے بعد کوئی نئی شریعت آ ہی نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔ تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس تعلیم پر کس قدر عمل کرنے والے ہوں گے، اس کا تصور بھی انسانی سوچ سے باہر ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنہوں نے اس پاک کلام کو سمجھا، وہ آپؐ ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے اس کلام کا مکمل فہم اور ادراک حاصل ہوا۔ یہ آپؐ ہی کی ذات ہے جس کو اپنے پر اترنے والی اس آخری کتاب، اس آخری شریعت، کلام کے مطالب اور معانی کے مختلف زاویوں اور اس کے مختلف بطون کو سمجھنے کا کامل علم حاصل ہوا۔ گویا یہ خاتم النّبیّین کی ذات ہی تھی جس نے اس خاتم الکتب کو سمجھا اور نہ صرف اس پر گہرائی میں جا کر عمل کیا بلکہ صحابہؓ کو بھی وہ شعور عطا فرمایا جس سے وہ اس کو سمجھ کر پڑھتے تھے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اس آخری کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی اور شریعت یا کتاب سے رہنمائی لی جائے۔ کیونکہ پہلوں کی باتیں بھی اس میں آ چکی ہیں اور آئندہ کی باتیں اور خبریں بھی اس میں آ چکی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"خاتم النّبیّین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے۔ بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو۔ اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔ کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے اسی قدر قوت وشوکت اس کلام کی ہوتی ہے"۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کو ہر کوئی جانتا ہے کہ کس طرح آپؐ نے صحابہؓ میں پاک تبدیلیاں پیدا کیں۔ جو پاک تبدیلیاں صحابہؓ میں ہوئیں کہ راتوں کو جاگ کر محفلیں لگانے والے اب بھی راتوں کو جاگتے تھے لیکن راگ رنگ کی محفلیں نہیں جمتی تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدوں میں راتیں گزرتی تھیں۔ پھر جو شراب کو پانی کی طرح پینے والے تھے انہوں نے جب خبر سنی تو نشے کی حالت میں بھی یہ نہیں کہا کہ پہلے پتہ کرو کیا ہو رہا ہے کیا نہیں ہو رہا۔ بلکہ پہلے شراب کے مٹکے توڑے گئے۔ تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی ہی تھی جس نے یہ انقلاب برپا کیا۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جس قدر کسی شخص کی قوت قدسی ہوتی ہے اسی قدر اس کا قوت وشوکت کا کلام ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی کیونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقعہ ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی۔ اور تمام مقامات کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے اور اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ اور جیسے نبوت کے کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ آپؐ خاتم النّبیّین ٹھہرے اور آپؐ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپؐ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔ یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیب مضامین، کیا باعتبار تعلیم، کیا باعتبار کمالات تعلیم، کیا باعتبار ثمرات تعلیم، غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی بلکہ عام طور پر یہ نظیر طلب کی ہے یعنی جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو۔ خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت، خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد، خواہ بلحاظ تعلیم، خواہ بلحاظ پیشگوئیاں، پیشگوئیوں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں۔ غرض کسی رنگ میں دیکھو یہ معجزہ ہے"۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 26-27 جدید ایڈیشن)

تو جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم ایک مکمل معجزہ ہے۔ اور یہی نہیں کہ اس میں مکمل تعلیم آ گئی اور یہ معجزہ ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معجزے کے ہر حکم کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا اور اس پر عمل

کر کے دکھایا تا کہ اپنے ماننے والوں کو بھی بتا سکیں کہ مَیں بھی ایک بشر ہوں، جہاں تک بشری تقاضوں کا سوال ہے۔ لیکن ایسا بشر ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے اپنا پیارا بنایا ہے۔ اور اپنی طرف جھکنے کی وجہ سے پیارا بنایا ہے۔ تم بھی اس تعلیم پر عمل کرو، میری سنت کی پیروی کرو اور اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے بنو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے حکموں پر کس حد تک عمل کرتے تھے۔ اس بارے میں حضرت عائشہؓ کا مشہور جواب ہر ایک کے علم میں ہے کہ جب آپؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟۔ پوچھنے والے نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ "فَاِنَّ خُلُقَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ الْقُرْآنَ"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن ہی تھے۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب جامع صلاۃ اللیل ومن نام عنہ او مرض)

یعنی قرآن کریم میں جس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کی۔ قرآن کریم میں جس طرح لکھا ہے کہ حقوق العباد ادا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق العباد ادا کئے۔ قرآن کریم میں جن باتوں کو کرنے کا حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں اور حکموں پر مکمل طور پر عمل کیا، ان کو بجالائے، ان کی ادائیگی کی۔ قرآن نے جن باتوں سے رکنے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کو ترک کیا۔ قرآن کریم نے روزوں کا حکم دیا، صدقات کا حکم دیا، زکوٰۃ کا حکم دیا۔ آپؐ نے روزوں، صدقات اور زکوٰۃ کے اعلیٰ ترین معیار قائم کر دیئے۔ قرآن کریم نے معاشرے میں لوگوں کے ساتھ نرمی کا حکم دیا تو آپؐ نے نرمی کی وہ انتہا کی جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف فرما دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اصلاح معاشرہ کے لئے سختی کا حکم دیا تو آپؐ نے اس کی بھی پوری اطاعت وفرمانبرداری کی۔ غرض کون سا حکم ہے قرآن کریم کا جس کی آپؐ نے نہ صرف پوری طرح بلکہ اعلیٰ ترین معیار قائم کرتے ہوئے تعمیل نہ کی ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے، آپؐ کے آپس کے تعلق کی بہت اچھی طرح مثال پیش کی ہے۔ کہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو موتی ہیں جو ایک ہی سیپ سے اکٹھے نکلے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کو جاننا چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو دیکھ لو۔ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں معلومات لینا چاہتے ہو، اگر یہ دیکھنا چاہتے ہو کہ آپؐ کے صبح وشام اور رات دن کس طرح گزرتے تھے، تو قرآن کریم کے تمام حکموں کو، اوامر ونواہی کو پڑھ لو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سامنے آ جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہادی کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اس پر کل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔ مگر آپؐ کی زندگی کے کل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔ جس طرح پر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانون قدرت اس کی فعلی کتاب ہے، اسی طرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے"۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 34 جدید ایڈیشن)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم سے عشق اور محبت، اس کے احکامات پر عمل، اللہ تعالیٰ کی خشیت، اس بارے میں آپؐ کی سیرت ہمیں کیا بتاتی ہے؟ آپؐ کا قرآن کریم کو پڑھنے کے بارے میں کیا طریق تھا؟ اس بارے میں چند مثالیں احادیث سے پیش کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں نماز فجر پڑھائی آپؐ نے سورۃ مومنون سے تلاوت شروع کی۔ یہاں تک کہ جب موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا.........تو شدت خشیت الٰہی کے باعث آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی شروع ہو گئی۔ اس پر آپؐ نے رکوع کیا۔ (مسلم کتاب الصلاۃ باب القراءۃ فی الصبح)

تو یہ خشیت اس حد تک تھی کہ اپنی قوم کی بھی ساتھ یقیناً فکر ہو گی۔ کیونکہ آپؐ کا دل تو انتہائی نرم تھا کہ جس طرح فرعون اور اس کی قوم تباہ ہوئے یہ لوگ بھی کہیں انکار کی وجہ سے تباہ نہ ہو جائیں۔ اس بات پر اتنا یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ ذکر کیا ہے، جو مثالیں دی ہیں، تو انکار کی وجہ سے آئندہ بھی ایسے واقعات ہو سکتے ہیں۔ تو کہیں میری قوم بھی اس انکار کی وجہ سے تباہ نہ ہو جائے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ۔ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ﴾ (الزمر: 68)۔ کے بارہ میں دریافت کیا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا۔ اور قیامت کے دن زمین تمام تر اس کے قبضہ میں ہو گی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں جبار ہوں، میں یہ ہوں، میں یہ ہوں، اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی بیان کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات اس جوش سے بیان کر رہے تھے کہ منبر رسول اس طرح مل رہا تھا کہ ہمیں اس بات کا خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں منبر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لئے ہوئے گر نہ پڑے۔

(المستدرک للحاکم کتاب التفسیر)

اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے آپؐ کا جوش غیر معمولی ہو جایا کرتا تھا۔ کیونکہ آپؐ کی ذات ہی تھی جسے اللہ تعالیٰ کی جبروت اور قدرتوں کا صحیح ادراک تھا، صحیح علم تھا، صحیح گہرائی تک آپؐ پہنچ سکتے تھے۔ اور آپؐ ہی کی ذات تھی جس کے سامنے خدا تعالیٰ کی ذات سب سے بڑھ کر ظاہر ہوئی۔ تو آپؐ کو پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا کیا قدرتیں ہیں اور طاقتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا اگر رحم نہ ہو تو یہ لوگ جو اس کی باتوں سے دور ہٹتے جا رہے ہیں، اس کے حکموں پر عمل نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ ہم بڑی طاقتوں کے مالک ہیں، اس پہ بڑا فخر ہے، اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھ رہے ہوتے ہیں تو اُن کو وہ اس طرح تباہ و برباد کر دے جس طرح ایک کیڑے کی بھی شاید کوئی حیثیت ہو، ان کی وہ بھی حیثیت نہیں ہے۔

قرآن کریم جب نازل ہوا تو سب سے زیادہ آپؐ اس کو آسانی اور روانی سے پڑھ سکتے تھے اور اسی روانی میں اس کے مطالب کو بھی خوب سمجھ سکتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود آپؐ کا قرآن کریم پڑھنے کا طریق کیا تھا۔ اس بارے میں حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ مَیں نے انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے متعلق سوال کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیا کرتے تھے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الوتر)

آپؐ کا قرآن کریم پڑھنے کے بارے میں کیا طریق ہوتا تھا اس بارے میں اور بہت ساری روایات ہیں۔ جن میں بیان کرنے والوں نے اپنے اپنے رنگ میں بیان کیا ہے۔ اُن سے آپؐ کے حُسنِ قراءت کی اور بھی زیادہ وضاحت ہوتی ہے۔

ایک روایت یَعْلٰی بن مَملک کی ہے کہ مَیں نے اُمّ المومنین اُمّ سَلَمَۃ رضی اللہ عنہا سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کریم کی تلاوت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت قراءت مفسرہ ہوتی تھی۔ یعنی ایک ایک حرف کے پڑھنے کی سننے والے کو سمجھ آ رہی ہوتی تھی۔ (مشکوٰۃ المصابیح۔ کتاب فضائل القرآن)

پھر حضرت اُمّ سَلَمَۃؓ ہی ایک اور جگہ روایت کرتی ہیں۔ آپؐ کے پڑھنے کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے آپ

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ
(اپنی اولاد کی عزت کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 میگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ پڑھ کر توقف فرماتے۔ پھر ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھتے اور پھر توقف فرماتے، رکتے۔ (مشکوۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن)۔ تو آپؐ اتنا غور کر رہے ہوتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں ہر ہر لفظ میں معنی پنہاں ہیں اس لئے بڑے ٹھہر ٹھہر کر غور کرتے ہوئے وہاں سے گزرتے تھے۔

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے تلاوت کرتے تھے۔ (سنن ابو داؤد کتاب التطوع)۔ اور یہ بلند آواز بھی اور آہستہ آواز بھی انہیں حدود کے اندر تھی جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، جس سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی تلاوت کو کس طرح دیکھتا تھا۔ یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کسی چیز کو ایسی توجہ سے نہیں سنتا جیسے قرآن کو سنتا ہے جب پیغمبر اس کو خوش الحانی سے بلند آواز سے پڑھے۔ (سنن ابو داؤد کتاب الوتر)

تو اللہ تعالیٰ کی اپنے پیارے نبی پر جو نظر ہے اس وقت پہلے سے بھی بڑھ جاتی ہے، جب وہ اپنا کلام اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے خوش الحانی سے سنتا ہے کہ دیکھو میرا پیارا میرے کلام کو کس خوف کس خشیت اور کس محبت کے ساتھ مکمل طور پر اس میں فنا ہو کر پڑھ رہا ہے۔

پھر حضرت حذیفہؓ سے ایک روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب آپؐ رکوع کرتے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھتے اور جب سجدہ کرتے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھتے۔ اور جب کوئی رحمت کی آیت آتی تو آپ رُک جاتے تلاوت کے وقت، اور رحمت طلب کرتے۔ اور جب کوئی عذاب کی آیت آتی تو آپ رُک جاتے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے۔ (سنن ابو داؤد کتاب الصلاۃ)۔ اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ یہ رحمت اور پناہ طلب کرتے وقت بعض دفعہ آپ کی روتے روتے ہچکی بندھ جایا کرتی تھی۔ آپؐ میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور پیار اور تعلق اور محبت اس طرح تھا کہ جس کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپؐ میں بڑھاپے کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورۃ ھود، سورۃ واقعہ، سورۃ مرسلات اور ﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ﴾ اور ﴿وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾، سورۃ تکویر وغیرہ نے بوڑھا کر دیا ہے۔

(سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورة الواقعة)

سورۃ ھود میں ان قوموں کا ذکر بھی ہے جو انبیاء کے انکار کی وجہ سے ہلاک کر دی گئیں اور آپؐ جو رحمۃ للعالمین تھے، آپؐ کا دل اس بات سے بے چین ہو جایا کرتا تھا کہ اب بھی کہیں انکار کی وجہ سے قوم پر عذاب نہ آ جائے۔ پہلے انبیاء تو صرف اپنی اپنی قوموں کے لئے ہوتے تھے، آپؐ تو کُل دنیا کے لئے نبی تھے۔ پس آپؐ کو اس زمانے میں اپنی موجودہ قوم کی بھی فکر تھی اور جو آئندہ آنے والی نسلیں ہیں اور دنیا کی تمام قومیں ہیں ان کی بھی فکر تھی، یہ لوگ عذاب میں گرفتار نہ ہو جائیں۔ اور پھر اس وجہ سے آپؐ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے، گڑگڑاتے تھے، رحم مانگتے تھے۔ اور پھر اس سورۃ کی اس آیت نے بھی آپؐ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد کر دی کہ ﴿فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا۔ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ (ھود: 113) کہ جیسے تجھے حکم دیا جاتا ہے اس پر مضبوطی سے قائم ہو جا اور وہ بھی قائم ہو جائیں جنہوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے۔ اور حد سے نہ بڑھو یقیناً وہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ صرف اس ایک حکم نے کہ ﴿فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ......﴾ (ھود: 113) نے ہی بوڑھا کر دیا۔ کس قدر احساس موت ہے آپؐ کی یہ حالت کیوں ہوئی؟ صرف اس لئے کہ تا ہم اس سے سبق لیں ورنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہادی کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور اس پر کل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔ مگر آپؐ کی زندگی کے کل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔ تو خود تو آپؐ کی زندگی پاکیزہ تھی ہی، اس فکر میں بڑھاپا آیا کہ دوسرے بھی یہ معیار حاصل کر سکیں گے یا نہیں۔ وہ بھی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر سکیں گے یا نہیں۔ دوسرے لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ان نیکیوں پر جن نیکیوں کا حکم ہے قائم ہو سکیں گے کہ نہیں، ان برائیوں سے جن سے رکنے کا حکم ہے بچ سکیں گے کہ نہیں، اس فکر میں آپؐ پر ایک عجیب حالت طاری رہتی تھی۔ پھر اسی طرح باقی سورتیں ہیں جن کے مضامین میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور آخری زمانے کی خبریں، لوگوں کی حالتیں نہ سدھرنے کی وجہ سے تباہیاں، دجل اور یہ سب کچھ ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے یقیناً آئندہ کا زمانہ بھی دکھا دیا تھا اور آپؐ جو ہر ایک کے لئے رحمت تھے اس بات سے بے چین ہو جاتے تھے کہ دنیا کا کیا ہوگا، اور امت کا کیا ہوگا اگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کیا۔ کیا کسی نے ایسا محسن انسانیت دیکھا ہے؟ جو قرآن کریم کے اس طرح سمجھنے کی وجہ سے کئی صدیوں دور کی حالت دیکھ کر بھی بے چین ہو رہا ہے۔ آپؐ کہتے ہیں مجھے اپنی تو کوئی فکر نہیں ہے۔ مجھے تو ان باتوں نے بوڑھا کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے دنیا میں ہو رہی ہیں اور دنیا میں ہونے والی ہیں۔ مجھے تو اس بات نے بوڑھا کر دیا ہے اور اس فکر نے بوڑھا کر دیا ہے، اور اس غم نے بے چین کر دیا ہے کہ کیوں دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف رجوع نہیں کرتی؟ پھر اور بہت ساری سورتیں ہیں۔ جن کی آپؐ بڑی باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتے تھے جن میں قوموں کی تباہی، ان میں شرک رائج ہونے اور توحید سے پرے ہٹنے یا قیامت کے آنے وغیرہ کا ذکر ہے۔ پھر ایسی سورتیں جن میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور توحید کا ذکر ہے، نیکیوں پر قائم ہونے کا ذکر ہے، برائیوں سے بچنے کا ذکر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا ذکر ہے، آخرین کے زمانے کا ذکر ہے، قربانیوں کا ذکر ہے جن میں مالی قربانیاں اور جانی قربانیاں ہیں، اور پھر یہ آپؐ کو نصیحت کہ آپؐ تو صرف نصیحت کرتے چلے جائیں، آپ کا کام نصیحت کرنا ہے۔ تو یہ سورتیں بھی بہت سی ہیں جن کی تلاوت آپ اکثر کیا کرتے تھے بلکہ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ روزانہ پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ تو ہم پہلی روایات میں دیکھ ہی آئے ہیں کہ آپؐ کے پڑھنے کا طریق کیا تھا۔ عذاب کی آیات یا الفاظ جہاں بھی آتے تھے آپ کانپ جایا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کی خشیت غالب آ جایا کرتی تھی۔ اور پھر یقیناً آپؐ اسی صورت میں امت کے لئے دعائیں بھی کرتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات والی آیات سن کر، پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے تھے۔

غرض کہ عجیب انداز تھا، عجیب اسلوب تھا آپؐ کا قرآن کریم پڑھنے کا اور سمجھنے کا اور تلاوت کرنے کا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ عَبْدُاللّٰہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ مَیں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ پر سوار سورۃ الفتح پڑھتے دیکھا۔ آپؐ بار بار ہر آیت کو دوہراتے تھے۔ (سنن ابو داؤد کتاب الوتر)۔ اُس وقت آپؐ کے جذبات اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز تھے، اس کے شکر سے لبریز تھے۔ آپؐ کا سر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھا۔ روایات میں آتا ہے جس اونٹ پر آپ بیٹھے ہوئے تھے اس کی سیٹ کے اگلے حصے پر سر ٹِک گیا تھا۔ کیونکہ آپ کو اس فتح کے ساتھ آئندہ آنے والی فتوحات کے نشانات بھی نظر آ رہے تھے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کے جذبات اور زیادہ بڑھ گئے تھے۔

پھر سوتے وقت بھی آپؐ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دے کر سویا کرتے تھے۔ چنانچہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب جب اپنے بستر پر جاتے تو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملاتے پھر ان میں پھونکتے اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھتے۔ پھر جہاں تک ہو سکتا اپنے بدن پر ہاتھ ملتے اور آغاز سر اور منہ اور جسم کے اگلے حصے سے فرماتے اور تین دفعہ ایسا ہی کرتے تھے۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل المعوذات)۔ گویا ایک ڈھال تھی اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی جس کو آپؐ اپنے اوپر اوڑھ لیا کرتے تھے۔ حالانکہ روایات میں آتا ہے کہ آپؐ کا سونا بھی جاگنے جیسا ہی تھا۔ کئی آدمی عموماً جاگتے ہوئے بھی سو رہے ہوتے ہیں۔ تو آپؐ کا تو یہ حال تھا کہ سوتے ہوئے بھی مسلسل دعائیں ہی کر رہے ہوتے تھے۔

پھر قرآن کریم کا علم جاننے والوں، حفظ کرنے والوں کی بھی آپؐ بے انتہا قدر کیا کرتے تھے کہ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

انہوں نے خداتعالیٰ کا کلام اپنے دل ودماغ میں بسایا ہوا ہے۔ اس زمانے میں جب جنگیں ہوا کرتی تھیں۔ جنگ احد میں بہت زیادہ شہادتیں ہوئی تھیں۔ اس میں قرآن جاننے والے، اس کا علم حاصل کرنے والے بہت سارے حفاظ بھی شہید ہوئے تھے۔ تو جب سب کی تدفین کا معاملہ پیش ہوا تو اس وقت آپؐ نے تدفین کے لئے ایک اصول وضع فرمایا جس کا روایات میں یوں ذکر آتا ہے کہ جنگ احد کے دن زخمی صحابہؓ نے شہداء کے لئے قبریں کھودنے کی بابت اپنی مجبوری عرض کی بہت سارے زخمی بھی ہو گئے تھے اور جو شہید ہوئے تھے وہ کافی تعداد میں تھے۔ علیحدہ علیحدہ ان کے لئے قبر کھودنا بڑا مشکل تھا۔ طاقت اور ہمت نہیں تھی۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ کشادہ قبریں کھودو اور انہیں عمدگی سے تیار کرو اور ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہداء کو دفن کرو اور فرمایا ان شہداء میں سے مقدم اس شہید کو رکھو جو قرآن زیادہ جاننے والا تھا۔ (سنن ترمذی کتاب الجهاد باب دفن الشهداء)۔ ان کا بھی اس وقت احترام ہے۔ شہید تو سارے ہیں لیکن قرآن زیادہ جاننے والے کو مقدم رکھو۔ قرآن کریم سے عشق و محبت تو آپؐ کو تھا ہی کیونکہ آپؐ پر نازل ہوا تھا۔ جس کے اعلیٰ معیاروں کا مقابلہ کرنا تو ممکن نہیں ہے ہاں یہ معیار حاصل کرنے کے لئے حتی المقدور اپنی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اس شخص سے محبت تھی جو قرآن کریم عمدگی سے پڑھا کرتا تھا اور اس کو یاد کیا کرتا تھا۔ اور قرآن کریم کو پڑھنے، شوق سے پڑھنے اور یاد کرنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے قرآن کریم سنا بھی کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی کیا میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ آپؐ پر قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا جواب سن کر فرمایا: میں یہ پسند کرتا ہوں اپنے علاوہ کسی اور سے بھی قرآن کریم سنوں۔ تو حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ نساء کی تلاوت کرنا شروع کی یہاں تک کہ میں آیت ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ (النساء:42) پر پہنچا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جاؤ۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ تو آپؐ کو اپنی اس گواہی پر، اللہ کے حضور اپنے اس مقام کا سن کر ایک خشیت کی کیفیت طاری ہو گئی تھی اور پھر یہ کہ میری اس گواہی کی وجہ سے جو ظاہر ہے ایک سچی گواہی ہونی ہے، میری امت کے کسی شخص کو سزا نہ ملے۔ آپؐ کو اس گواہی پہ فخر نہیں تھا کہ مجھے تو بڑا مقام ملا ہے۔ بلکہ فکر تھی۔ اور اس فکر کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فکر بھی ہوتی تھی کہ امت میں قرآن کریم پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے پیدا ہوں جس کے لئے آپؐ ہمیشہ تلقین فرماتے رہتے تھے۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے قرآن کے ماننے والو! قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور رات دن کے اوقات میں اس کی ٹھیک ٹھیک تلاوت کرو اور اس کے پڑھنے پڑھانے کو رواج دو۔ اور اس کے الفاظ کو صحیح طریق سے پڑھو اور جو کچھ قرآن میں بیان ہوا ہے ہدایت حاصل کرنے کی غرض سے اس پر غور و فکر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اس کی وجہ سے کسی دنیاوی فائدے کی خواہش نہ کرنا۔ بلکہ خدا کی خوشنودی کے لئے اس کو پڑھنا۔ (مشكوة المصابيح)۔ یعنی صرف اس کو زبانی سہارا نہ بناؤ، قرآن کریم رکھا ہوا ہے اور پڑھ رہے ہیں۔ بلکہ اس کو پڑھو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اس کے الفاظ و معانی پر غور کرو اور پھر اس کا پڑھنا خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو، نہ کہ ذاتی فائدے اٹھانے کے لئے جس طرح آج کل بعض لوگ کرتے ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ جو صحابہ میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل قرآن! قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو۔ اور اس کی تلاوت رات کو اور دن کے وقت اس انداز میں کرو جیسے اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے۔ اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو خوش الحانی سے پڑھا کرو۔ اور اس کے مضامین پر غور کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (رواه البيهقى فى شعب الايمان بحواله مشكوة المصابيح. كتاب فضائل القرآن)۔ یعنی قرآن کریم کو پڑھو بھی اور اس کی تعلیم کو پھیلاؤ بھی اور اس پر عمل بھی کرو۔ دوسروں کو بھی بتاؤ۔

پھر آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس کا حافظ ہے وہ ایسے لکھنے والوں کے ساتھ ہوگا جو بہت معزز اور بڑے نیک ہیں۔ اور وہ شخص جو قرآن کریم کو پڑھتا ہے اور اس کی تعلیمات پر شدت سے کاربند ہوتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہوگا۔ (بخاری کتاب التفسير تفسير سورة عبس)۔ تو زیادہ اجر قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی ہے۔ اور عمل اسی وقت آئے گا جب اس کے مفہوم کو سمجھ سکیں گے۔ اور آپؐ اس کی بار بار تلقین اس لئے فرماتے تھے کہ قرآن کریم پڑھو اور سمجھو کہ قرآن کریم کو گھروں میں صرف سجاوٹ کا سامان نہ بنا کے رکھو یا صرف یہی نہیں کہ پڑھ لیا اور عمل نہ کیا بلکہ عمل سے ہی درجات بلند ہوتے ہیں۔

پھر ایک اور ترغیب دیتے ہوئے آپؐ فرماتے ہیں کہ اونچی آواز سے قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے لوگوں کے سامنے خیرات کرنے والا اور آہستہ آواز میں قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسا چپکے سے خیرات کرنے والا۔ (سنن ابوداؤد كتاب التطوع. باب فى رفع الصوت بالقراءة فى صلاة الليل)

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی، جو ان کے دنیا کے گھروں میں ہوتی تھی۔ پھر جب اس کے والدین کا یہ درجہ ہے تو خیال کرو کہ اس شخص کا کیا درجہ ہوگا۔ جس نے قرآن پر عمل کیا۔

(سنن ابى داؤد كتاب الوتر باب ثواب قراءة القرآن)

دیکھیں آپؐ کو ہر وقت یہ لگن تھی کہ اس کتاب کو امت ہمیشہ پڑھتی رہے، اس پر عمل کرتی رہے۔ کبھی یہ نہ ہو کہ اس کو چھوڑ دے۔ [illegible] کے لئے آپؐ دعائیں بھی کرتے تھے۔ اور یہ جو درجات کی بلندی کے بارے میں فرما رہے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کو بتایا ہوگا۔ اور اسی سے علم پا کر آپؐ نے بتایا ہے کہ اس کے درجات کی بلندی ہوگی۔ اللہ کرے کہ آپؐ کی اس دلی تمنا کو امت سمجھے۔ اور بھی بے شمار مثالیں ہیں جن میں آپؐ نے امت کو قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے تا کہ وہ اعلیٰ اخلاق قائم ہو سکیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کا حصہ بنایا ہوا تھا اور آپ چاہتے تھے کہ امت بھی ان پر عمل کرے اور قرآن کریم کی تعلیم تمام دنیا میں رائج ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اس بارہ میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن مجید وحی متلوّ ہے اور اس کا ہر حصہ متواتر اور قطعی ہے اور حتی کہ اس کے نقطے اور حروف بھی۔ خدا تعالیٰ نے اسے ایک زبردست اور کامل اہتمام کے ساتھ ملائکہ کی حفاظت اور پہرہ میں اتارا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کسی قسم کا دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اور ہمیشہ اس بات پر مداومت سے عمل کیا کہ اس کی آیت آیت آپؐ کی آنکھوں کے سامنے اسی طرح لکھی جائے جس طرح نازل ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ آپؐ نے تمام قرآن کو جمع فرما دیا اور بنفس نفیس اس کی آیات کی ترتیب قائم فرمائی۔ آپؐ ہمیشہ نمازوں وغیرہ میں اس کی تلاوت کرتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے رفیق اعلیٰ اور محبوب رب العالمین سے جا ملے''۔

(ترجمہ عربی عبارت 'حمامة البشرىٰ' روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 217)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی سلمہٗ ...... اسد محمود بانی سلمہٗ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

قرآنی تعلیم کے اُصول

بیان فرمودہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قرآن کریم کو دوسری تمام کتب پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ مذہب کے متعلق سب کے سب سوالات کو حل کرتا ہے اور مذہب کے اصول کو نمایاں طور پر پیش کر کے لوگوں کی توجہ اس طرف پھیرتا ہے کہ مذہب کا کیا دائرہ ہے اور اس کا کیا فائدہ ہے تورات کو پڑھ جاؤ انجیل کو پڑھ جاؤ۔ ویدوں کو پڑھ جاؤ ژندودستا کو پڑھ جاؤ یا اور کسی کتاب کو پڑھ جاؤ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک لمبے مظاہرہ قدرت کے درمیان کسی وقت کوئی شخص آپہنچا ہے اور اس نے اس مظاہرہ کو اس وقت سے بیان کرنا شروع کر دیا ہے جب سے اس کی نظر اس پر پڑتی ہے لیکن قرآن کریم مذہب کو اس رنگ میں پیش نہیں کرتا وہ خلق کی حکمت اور اس کی پیدائش کے ساتھ تعلق رکھنے والے سب امور کو بیان کرتا ہے وہ بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کو کیوں پیدا کیا ہے۔ انسان کے پیدا کرنے سے اس کی کیا غرض ہے اس غرض کو پورا کرنے کیلئے کون سے ذرائع اختیار کرنا ضروری ہیں، خود اللہ تعالیٰ کا وجود کیا ہے اور کیسا ہے اس کی کیا کیا صفات ہیں۔ اور وہ صفات دنیا میں کس طرح جاری ہیں۔ بنی نوع انسان کی پیدائش کا مقصد بتاتے ہوئے اس نے اس نظام کی تشریح کی ہے جو اس دنیا کو چلانے کیلئے جاری کیا گیا ہے۔ وہ ایک طرف تو یہ بتاتا ہے کہ جسم انسانی کے ارتقاء اور نشو و نما کیلئے خدا تعالیٰ نے دنیا میں ایک قانون جاری کیا ہے جو انسان کے جسم اور اس کے دماغ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور یہ تمام قانون قدرت خدا تعالیٰ کے ملائکہ میں سے ایک قسم کے ملائکہ کے سپرد ہے۔ دوسری طرف انسانی روح کی ترقی اور اس کی بصیرت کو جلا بخشنے کیلئے اس نے قانون شریعت قائم کیا ہے۔ یہ قانون شریعت ملائکہ کی ایک دوسری قسم کے ذریعہ سے دنیا میں نازل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے انبیاء پر نازل ہوتا ہے۔ کبھی تو یہ شریعت ایک مکمل قانون کی صورت میں نازل ہوتی ہے اور کبھی انسانی تشریحات سے بگاڑی ہوئی شکل کو دوبارہ بحال کرنے کی صورت میں نازل ہوتی ہے یعنی کبھی اللہ تعالیٰ کے نبی اس لئے آتے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے ایک نئی شریعت قائم کی جائے۔ کبھی اس لئے آتے ہیں کہ پرانی شرائع کی بعض غلطیوں کی اصلاح کی جائے کبھی اس لئے آتے ہیں کہ شریعت کے معنی کرنے میں جو لوگ غلطی کرنے لگ جاتے ہیں ان کی اصلاح کریں۔ اور پھر وہ شریعت کی حکمتیں بیان کرتا ہے کہ کیوں خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت کا آنا ضروری ہے اس کے کیا فوائد ہیں۔ اور شریعت انسان کی ترقی میں کیا مدد دیتی ہے وہ صفات اور ذات کا فرق بیان کرتا ہے اور اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے یہ کہا کہ "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا" وہ سخت غلطی خوردہ ہیں صفت ذات کی قائم مقام نہیں ہو سکتی صفت صفت ہی ہے اور ذات ذات ہی ہے۔

قرآن کریم انسان کے مختار اور مجبور ہونے کے متعلق بھی روشنی ڈالتا ہے اور بتاتا ہے کہ کس حد تک انسان مجبور ہے اور کس حد تک مختار ہے۔ اور پھر وہ اس پر روشنی ڈالتا ہے کہ انسان اس حد تک مجبور نہیں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہی سے بری ہو جائے یا اس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ ہاں وہ اس حد تک مجبور ضرور ہے کہ اس دائرہ عمل سے باہر نہیں جا سکتا جو خدا تعالیٰ نے اس کے لئے تجویز کیا ہے انسان اپنی ساری کوششوں کے بعد انسان ہی رہے گا نہ اسے جمادات کی طرح بنایا جا سکتا ہے نہ وہ فرشتوں کی طرح بنایا جا سکتا ہے لیکن اپنے دائرہ کے اندر اندر اسے بہت کچھ طاقتیں حاصل ہیں اور بحیثیت انسان وہ کسی صورت میں اصلاح اور نصیحت کے دائرہ سے باہر نہیں۔ قرآن کریم ہمیں بتلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی تاریکی کے وقتوں میں اپنا کلام نازل کر کے اور اپنی غیر معمولی قدرتوں کو ظاہر کر کے اپنی ہستی کو ثابت کرتا رہتا ہے اور یہی اس کے وجود کا حقیقی ثبوت ہے پس انبیاء اور ان کے کامل اتباع کا وجود خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثابت کرنے کیلئے دنیا میں نہایت ضروری ہے اگر خدا تعالیٰ انبیاء اور ان کے اتباع کے آئینہ میں اپنی شکل نہ دکھاتا رہے تو دنیا شکوک و شبہات کے گڑھے میں گر جائے اور خدا تعالیٰ کا وجود دنیا سے مٹ جائے۔ پس جب تک دنیا قائم ہے خدا تعالیٰ سے کلام پانے والے اور اس کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہونے والے آدمی دنیا میں آتے رہیں گے اور یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا کیونکہ ایمان کا قیام اس ذریعہ سے ہے کہ خدا تعالیٰ ابتدائے عالم سے لیکر مسیح تک اور مسیح سے لیکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کلام کرتا چلا آیا ہے۔ اسی طرح جس طرح کہ وہ پیدا کرتا چلا آیا ہے جس طرح وہ سنتا چلا آیا ہے جس طرح وہ دیکھتا چلا آیا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی مخلوق کی انتہا تک اپنے خاص خاص بندوں سے کلام کرتا چلا جائے گا۔ اور اپنی ذات کو دنیا پر ظاہر کرتا رہے گا۔

قرآن کریم اس بحث کو بھی اٹھاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کلام کسی ایک قوم سے مخصوص نہیں بلکہ تمام اقوام میں خدا تعالیٰ کے نبی آتے رہے ہیں اور وہ اس سوال کو بھی اٹھاتا ہے کہ یکے بعد دیگرے خدا تعالیٰ کے نبی کیوں آتے رہے اور کیوں نہ ایک کامل کتاب ابتدائی زمانہ میں ہی نازل ہو گئی۔ پھر قرآن کریم توحید کے مسئلہ پر ایک سیر کن بحث کرتا ہے وہ بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایک ہونے کے کیا ثبوت ہیں کیونکہ ایک سے زیادہ خدا تسلیم کرنا عقل کے خلاف ہے اور واقعہ کے بھی خلاف ہے اور توحید کے عقیدہ سے دنیا کو کتنا روحانی فائدہ پہنچتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات کے بعد نبوت کا مقام ایک ایسا مقام ہے جو دنیا کیلئے ہمیشہ زیر بحث چلا آیا ہے نبی یا اس کے ہم معنی الفاظ کا استعمال تو تمام کتابوں میں پایا جاتا ہے لیکن قرآن کے سوا کوئی ایک کتاب بھی نہیں جو یہ بتاتی ہو کہ اس لفظ کی تشریح کیا ہے ہم کس شخص کو نبی کہہ سکتے ہیں اور نبوت کی کیا کیا اقسام ہیں نبی اور غیر نبی میں کیا فرق ہے۔ نبی کے فرائض کیا ہیں نبی اور خدا میں کیا فرق ہے۔ نبی کی بعثت کی غرض کیا ہے نبی اور اس کی امت کے درمیان کیا تعلق ہونا چاہئے نبی کے حقوق کیا ہیں۔ نبی اور اس کے منکروں کے تعلقات کی بنیاد کیا ہونی چاہئے کیا نبی خدا اور بندوں کے درمیان ایک دیوار حائل کی حیثیت رکھتا ہے یا وہ محض ایک ممد اور مددگار کی حیثیت رکھتا ہے۔

اسی طرح قرآن کریم ملائکہ کے متعلق تفصیلی بحث کرتا ہے ملائکہ کے کیا کام ہیں خدا تعالیٰ نے ملائکہ کو کیوں بنایا ہے اسی طرح وہ یہ بھی بحث کرتا ہے کہ شیطان کیا ہے۔ اس کا وجود بنی نوع انسان کے لئے کیوں ضروری ہے شیطان کے وساوس سے انسان کس طرح بچ سکتا ہے۔ شیطان اور انسان کا کیا تعلق ہے کیا شیطان انسان کو مجبور کر سکتا ہے یا نہیں کر سکتا۔ اور وہ بتاتا ہے کہ جس طرح ملائکہ انسان کے دل میں نیک تحریکیں پیدا کرتے ہیں اسی طرح شیاطین بد تحریکیں پیدا کرتے ہیں لیکن انسان کے اندر دونوں طاقتیں موجود ہیں وہ ملائکہ کی نیک تحریکوں کو قبول بھی کر سکتا ہے اور ان کا مقابلہ بھی کر سکتا ہے یہ دونوں وجود انسان کو کامل کرنے کیلئے پیدا کئے گئے ہیں اور اس کے وجود کو ایک حقیقت عطا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ ملکی اور شیطانی تحریکوں کے بغیر انسان کسی انعام کا مستحق نہیں بن سکتا۔ اور نہ وہ کسی سزا کا مستوجب بن سکتا ہے اگر شیطان انسان پر اثر ڈالنے والا نہ ہو تو انسان کسی انعام کا مستحق نہیں اور ملکی تحریکیں دنیا میں موجود نہ ہوں تو انسان کسی سزا کا بھی مستوجب نہیں بدی ہی کا مقابلہ انسان کو انعام کا مستحق بناتا ہے اور نیکی سے منہ موڑنا ہی انسان کو سزا کا مستوجب بناتا ہے۔ دعا کیا ہے دعا کرنے کے طریق کیا ہیں دعائیں کن حالات میں قبول ہوتی ہیں اور کن حالات میں قبول نہیں ہوتیں دعاؤں کی قبولیت کا دائرہ کیا ہے وہ نیکی اور بدی پر بھی بحث کرتا ہے کہ نیکی کیا چیز ہے اور بدی کیا چیز ہے ان کی حدیں کہاں تک ملتی ہیں حقیقی نیکیاں کیا ہیں اور حقیقی بدیاں کیا ہیں۔ نسبتی نیکیاں کیا ہیں اور نسبتی بدیاں کیا ہیں۔ وہ نیکی اور اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کے طریق بتاتا ہے وہ بدیوں سے بچنے کے طریق بتاتا ہے۔ وہ نیکیوں اور بدیوں کے منبع پر روشنی ڈالتا ہے اور بدیوں کے منبع کو بند کرنے کی تعلیم دیتا ہے وہ توبہ پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ توبہ کی حقیقت بتاتا ہے کہ توبہ کے فوائد بتاتا ہے توبہ کے مواقع بتاتا ہے اور توبہ کی شرائط بیان کرتا ہے اسی طرح وہ جزا سزا کے متعلق بھی پوری روشنی ڈالتا ہے جزاء کن حالات میں دی جاتی ہے سزا کن حالات میں دی جاتی ہے جرم اور سزا کی نسبت کیا ہونی چاہئے پھر وہ اسی سلسلہ میں نجات کی تفاصیل بیان کرتا ہے۔ نجات کیا ہے اور کس طرح حاصل ہوتی ہے اور کیا ہر بدی انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے؟ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ نجات تین قسم کی ہے

کامل ناقص اور ملتوی۔ کامل نجات انسان اسی دنیا میں حاصل کرتا ہے ناقص نجات والا انسان مرنے کے بعد تدریجی طور پر اپنی نجات کے سامانوں کو مکمل کرتا ہے اور ملتوی نجات وہ ہے جو سزائے جہنم پا لینے کے بعد حاصل ہوتی ہے اس آخری قسم کی نجات کے بارہ میں اسلام اور عیسائیت میں ایک رنگ میں تشابہ بھی ہے اور ایک رنگ میں تخالف بھی ہے عیسائیت صرف کمزور عیسائیوں کو جو اپنے عقیدہ میں پکے ہوں اس دوزخ کا سزاوار قرار دیتی ہے جس میں سے نکل کر انسان جنت میں پہنچ جاتا ہے لیکن اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہر انسان نجات ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور خواہ کوئی کیسا ہی کافر ہو مختلف علاجوں کے بعد جن میں سے ایک علاج جہنم بھی ہے وہ آخر جنت کو پالے گا قرآن نجات کے بارہ میں وزن اعمال پر زور دیتا ہے وہ کہتا ہے کہ نیک اعمال کا بڑھ جانا انسان کی نجات کیلئے اس کی سچی کوشش پر دلالت کرتا ہے اور جو سچی کوشش کرتا ہوا مر جاتا ہے وہ اس سپاہی کی طرح ہے جو فتح سے پہلے مارا جاتا ہے موت جس طرح سپاہی کے اختیار میں نہیں اسی طرح نیکی کی راہ اختیار کرنے والے کے بھی اختیار میں نہیں۔ موت خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اگر ایک شخص نیکی کیلئے جدوجہد کرتے ہوئے مر جاتا ہے تو یقیناً وہ خدا کے فضل کا مستحق ہے سزا کا مستوجب نہیں کوئی قوم اپنے سپاہیوں کو اس بات پر ملامت نہیں کیا کرتی کہ وہ فتح پانے سے پہلے کیوں مارے گئے بلکہ فتح کے لئے بھی سچی کوشش کرنے والا سپاہی عزت پاتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو شیطان کو زیر کرنے کیلئے پورا زور لگا رہا ہے کبھی شیطان اس پر غالب آجاتا ہے اور کبھی وہ شیطان پر غالب آجاتا ہے۔ مگر وہ دل نہیں ہارتا۔ وہ ہمت نہیں ہارتا۔ وہ ہتھیار نہیں ڈالتا۔ وہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت کے قیام کیلئے شیطان سے لڑتا چلا جاتا ہے قرآن کے نزدیک یقیناً نجات کا مستحق ہے اسکی کمزوری اس کیلئے ایک زیور ہے کیونکہ وہ باوجود کمزور ہونے کے خدا کے سپاہیوں میں شامل ہونے سے نہیں ڈرا اور اپنی قربانی پیش کرنے سے ہچکچایا نہیں۔ قرآن کریم روحانی ارتقاء کی منازل بیان کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ روحانی مدارج کیا ہیں کتنے ہیں اور مختلف اخلاق کو مدنظر رکھتے ہوئے روحانی مدارج کی تفاصیل بیان کرتا ہے وہ بتاتا ہے کہ صفت کتنی

(27) پر ملاحظہ فرمائیں

اَلْقِرَأٰتُ السَّبْعَةُ —— سات قرأتوں کی حقیقت

محمد حمید کوثر ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے نزول کے متعلق قرآن مجید ہی میں یہ دائمی اور ابدی وعدہ فرمادیا تھا کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:۱۰..۱۵) یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنیوالے ہیں۔ انا علینا جمعہ وقرانہ (القیمہ ۷۵) یقیناً اسکا جمع کرنا اور اسکی قراۃ (تلاوت) ہماری ذمہ داری ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق اس پاک کتاب کا نزول ۲۴ رمضان سنہ 1 بعثت نبوی مطابق ۲۰ اگست ۶۱۰ء شروع ہوا اور اوسطاً نو الفاظ روزانہ سیدنا محمد ﷺ پر نازل ہو اکرتے تھے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کہ یہ تو صرف الفاظ کی اوسط ہے ورنہ قرآن مجید کے الفاظ کا نزول کبھی اس اوسط سے بہت زیادہ بھی ہوا کرتا تھا۔ اور بعض اوقات نزول میں کئی کئی دن کے فاصلے بھی پڑ جایا کرتے تھے۔ ہاں یہ بات یقینی ہے کہ قرآن مجید کبھی بھی یک وقت اتنی زیادہ مقدار میں نازل نہیں ہوا کہ اسے یاد کرنا اور محفوظ کرنا مشکل ہو گیا ہو۔

احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر قرآن مجید کے جو الفاظ نازل ہوتے آپ انہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو اسی وقت زبانی یاد کروا دیتے۔ اور ساتھ ساتھ لکھوا بھی دیتے چنانچہ حدیث میں آتا ہے :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي سُوْرَةِ الَّتِي يَذْكُرُ فِيْهَا كَذَا وَ كَذَا فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يَذْكُرُ فِيْهَا كَذَا وَ كَذَا (ترمذی۔ ابو داؤد۔ مشکوٰۃ۔ ابواب فضائل القران)

یعنی "حضرت ابن عباس جو آنحضرت ﷺ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان خلیفہ الثالث (جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کاتب وحی رہ چکے تھے) فرمایا کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ پر جب کوئی آیات اکٹھی نازل ہوتی تھیں تو آپؐ اپنے کاتبان وحی میں سے کسی کو بلا کر ارشاد فرماتے تھے کہ ان آیات کو فلاں سورت میں فلاں جگہ لکھوا اور اگر ایک ہی آیت اترتی تھی تو پھر بھی اسی طرح کسی کاتب وحی کو بلا کر اور جگہ بتا کر اسے تحریر کروا دیتے تھے۔"

آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق قرآن مجید کو لکھ کر محفوظ کرنے کی سعادت زیادہ تر مندرجہ ذیل صحابہ کے حصہ میں آتی رہی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت زبیر بن العوام، حضرت شرجیل بن حسنہ، حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت ابی بن کعب، اور حضرت زید بن ثابت، رضوان اللہ علیہم اجمعین اسکے علاوہ ہر ماہ رمضان تک جتنا قرآن مجید کا حصہ نازل ہو چکا ہوتا تھا جبرائیل علیہ السلام اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کی دوہرائی کرتے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ :عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ لِفَاطِمَةَ :اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ عَارَضَنِي الْقُرْاٰنَ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ (المواهب اللدنيه، امام قسطلانی جلد اول)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی اپنی بیٹی حضرت فاطمہ سے فرمایا جبریل ہر سال مجھ سے ایک بار قران کریم کا دور کرتے تھے لیکن اس دفعہ دو دور مکمل کیے۔

اتنے خدائی وعدوں کے باوجود شیطانی اور ابلیسی عناصر نے قران مجید کو غیر محفوظ ثابت کرنے کی ہر زمانہ میں کوشش کی۔ کرتے بھی کیوں نہ؟ ابلیس نے تو اللہ تعالیٰ سے اجازت ملنے کے فوراً بعد کہا تھا کہ میں انسانوں کو تیرے صراط مستقیم پر چلنے نہیں دوں گا۔ راستے میں بیٹھ جاؤں گا۔ ان کے سامنے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں سے بھی اور بائیں طرف سے بھی انکو ورغلاؤں گا۔ (الاعراف:۱۷)

یہ حقیقت تو کسی تفصیل کی محتاج نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا سب سے اہم صراط مستقیم قرآن مجید ہے۔ اس لئے اسی صراط کو مشکوک بنانے کے لئے سب سے زیادہ ابلیسی حملے بھی اسی پر ہوئے۔

o۔ کبھی یہ کہا گیا قران مجید کی بعض آیات ناسخہ اور بعض منسوخہ ہیں۔

o کبھی یہ بحثیں ہونے لگیں کہ قرآنی الفاظ مخلوق ہیں یا غیر مخلوق۔

o کبھی یہ کہا گیا کہ قرآن مجید سات قرأتوں میں پڑھنا چاہئے۔

مگر قران مجید کے خلاف یہ ساری سازشیں خدائی وعدہ کی چٹان کے ساتھ ٹکرا کر پاش پاش ہو کر بکھر جاتی رہیں۔ اور با دل نخواستہ معاندین اسلام کو قران مجید کے محفوظ و مصون رہنے کا اعتراف کرنا پڑا۔ بطور نمونہ چند ایک اعتراف درج ذیل ہیں:

سر ولیم میور لکھتے ہیں: دنیا کے پردے پر غالبًا قرآن کے سوا کوئی اور کتاب ایسی نہیں جو بارہ سو سال کے طویل عرصہ تک بغیر کسی تحریف اور تبدیلی کے اپنی اصلی صورت میں محفوظ رہی ہو۔

پھر لکھتے ہیں: ہماری اناجیل کا مسلمانوں کے قران کے ساتھ مقابلہ کرنا جو بالکل غیر محرف و مبدل

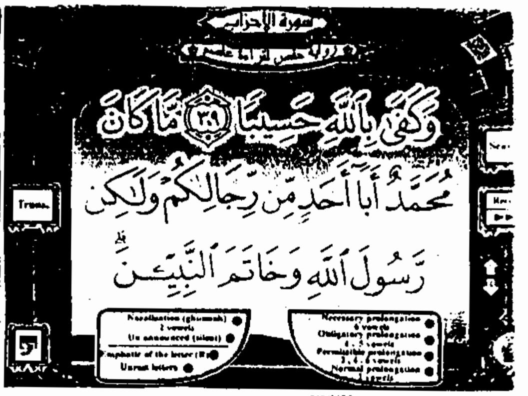

ان چاروں قرأتوں میں :

1- حفص کی روایت کے مطابق عاصم کی قرأت میں خَاتَم پڑھا اور لکھا گیا ہے
2- ورش کی روایت کے مطابق نافع کی قرأت میں خَاتَم پڑھا اور لکھا گیا ہے
3- قالون کی روایت کے مطابق نافع کی قرأت میں خَاتَم لکھا اور پڑھا گیا ہے
4- الدوری کی روایت کے مطابق ابی عمرو کی قرأت میں خَاتَم پڑھا اور لکھا گیا ہے باقی تین قرأتوں کا ذکر اس سی ڈی میں نہیں کیا گیا؟

چلا آیا ہے دو ایسی چیزوں کا مقابلہ کرنا ہے جنہیں آپس میں کوئی بھی نسبت نہیں"

پھر لکھتے ہیں: "اس بات کی پوری پوری اندرونی اور بیرونی ضمانت موجود ہے کہ قرآن اب بھی اسی شکل وصورت میں ہے جس میں محمد (ﷺ) نے اسے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا"

'نولڈکی' جو جرمنی کا ایک نہایت مشہور عیسائی مستشرق گذرا ہے اور جو اس فن میں گویا ان کے نزدیک استاد مانا گیا ہے قرآن مجید کے بارے میں تحریر کرتا ہے کہ: "آج کا قرآن بعینہ وہی ہے جو صحابہ کے وقت میں تھا" "یورپین علماء کی یہ کوشش کہ قرآن میں کوئی تحریف ثابت کریں قطعاً ناکام رہی ہے" (لائف آف محمد دیباچہ صفحہ ۲۱، ۲۲، ۲۵، ۲۶) کچھ عرصہ قبل دار المعرفہ دمشق سوریا (syria) نے چھ عدد کمپیوٹر سی ڈی "من القرأت السبع" (سات قراٗتوں میں سے) کے عنوان سے تیار کی ہیں جو کہ کم و بیش تمام عالم اسلام میں فروخت ہو رہی ہیں۔ (فی مصحف التجوید) یعنی تجوید کے لئے ان سی ڈی میں سات میں سے صرف چار قراٗتوں کو پڑھا گیا ہے۔ یعنی حفص، ورش، قالون، الدوری کی قراٗتیں اس میں موجود ہیں ہر قرأت کی آواز کے ساتھ ساتھ اسی قرأت کے مطابق تحریر بھی سکرین پر آتی ہے۔ جب خاکسار ان قرأت کو پڑھتے پڑھتے (سورۃ:۳۳۔آیت نمبر ۴۱) سورۃ الاحزاب آیت خاتم النبیین پر پہنچا تو درج ذیل صورت سامنے آئی۔

موجودہ زمانے میں کمپیوٹر کے استعمال کا رجحان دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اسے علم کے حصول کا ایک اہم ذریعہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ نئی نسل اپنی عمومی معلومات میں اضافہ کے لئے بھی زیادہ تر اسی سے استفادہ کرتی ہے۔ انکے ذہنوں میں قرآن مجید کے تئیں تشویش و تشکیک پیدا کرنے کی یہ ایک نئی سازش ہے۔ اسکے محرکین کے نزدیک اسکا دوسرا مقصد مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنا بھی ہے اور آیت خاتم النبیین کی قراٗتوں کو پیش کرنے کا مقصد مسلمان فرقوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف ایک دلیل مہیا کرنا ہے۔ کہ تین قراٗتوں میں تو خــاتـم (اسم فاعل) ہے اور ایک میں خاتَم (اسم آلہ) ہے۔

جن قارئین کرام کو اسلام کی ابتدائی تاریخ کے نشیب و فراز سے واقفیت ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ صحابہ کرام کو قرآن مجید اسی قرأت میں پڑھاتے اور سناتے تھے جو حفص یا حجازی قرأت کے نام سے موسوم ہے۔ اور اسی اصل قرأت کے مطابق ہی آپ نمازوں میں تلاوت فرماتے رہے، مگر جب مدینہ ہجرت فرمائی اور بہت سے عرب قبائل اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ اور انکے عربی لب ولہجے بھی مختلف تھے اور وہ بعض قرآنی الفاظ اور حرکات کو صحیح انداز سے ادا نہیں کر سکتے تھے۔ تو آنحضرت ﷺ نے الٰہی اجازت سے انکی مجبوری کے پیش نظر انہیں کچھ الفاظ کو ان ہی کے لب ولہجہ میں یا انکی حرکات کو انکی سہولت کے مطابق پڑھنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ اور جب آہستہ آہستہ تمام عرب قبائل قرآن مجید کی اصل قرأت پڑھنے لگے تو حضرت عثمانؓ نے اپنے دور خلافت میں اس اجازت کو ختم فرما دیا۔ چنانچہ احمد بن محمد الطحاوی (المتوفی ۳۲۱ھ۔۹۳۳ء) نے اس تعلق سے ذکر کیا کہ "ان حرفوں میں قرأت کی ضرورت اول اسلام میں تھی کہ اس وقت تک لوگوں کو قرآن میں مشق نہ تھی۔ پھر جب بہت لوگ اسلام میں داخل ہو گئے اور وحی کا لکھنا جا بجا ہوا اب ضرورت باقی نہ رہی۔ (صحیح مسلم شرح نووی۔ کتاب فضائل القران) ان قراٗتوں کے بارہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:-

"اسبارہ میں یاد رکھنا چاہئے کہ قراٗتوں کا فرق شروع زمانہ سے چلا آیا ہے۔ پوری واقفیت نہ رکھنے والے مسلمان بعض دفعہ ایسی روایتوں سے گھبرا جاتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ اگر یہ روایتیں درست ہیں تو پھر ہمارا یہ کہنا درست نہیں ہو سکتا کہ قران کریم کامل طور پر محفوظ ہے اور اسمیں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ مگر ایسا نتیجہ نکالنا درست نہ ہوگا۔ اس لئے کہ شروع زمانہ سے ہی نسخ کے منکر اور حفاظت قرآنیہ کے قائل قرأت کے اس فرق کو تسلیم کرتے چلے آئے ہیں مگر باوجود اس فرق کے ان کے نزدیک یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ ایک قرأت دوسری کو منسوخ نہیں کرتی اور دوسرے مضمون میں فرق نہیں ڈالتی۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک قرأت ایسا مضمون بیان کرے جسکی دوسری قرأت حامل نہ ہو سکے۔ ہاں بعض دفعہ وہ مضمون کو وسیع کر دیتی اور اسکی مصدق ہوتی ہے۔ دراصل بعض زبانوں کے فرق کی وجہ سے یا بعض مضامین کو نمایاں کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قران کریم کو سبعۃ احرف پر نازل کیا ہے۔ یعنی اسکی سات قراٗتیں ہیں۔ ان قراٗتوں کی وجہ سے یہ دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کہ قرآن کریم میں کوئی اختلاف ہے۔ بلکہ اسے زبانوں کے فرق کا ایک طبعی نتیجہ سمجھنا چاہئے۔ بسا اوقات ایک ہی لفظ ہوتا ہے مگر ایک ہی ملک کے ایک حصہ کے لوگ اسے ایک طرح بولتے ہیں اور اسی ملک کے دوسرے حصہ کے لوگ اسے اور طرح بولتے ہیں مگر اسکا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ لفظ بدل گیا ہے یا اس لفظ کا مفہوم تبدیل ہو گیا ہے۔ لفظ بتغیر قلیل وہی رہے گا اس لفظ کے معنے بھی وہی رہیں گے صرف اس وجہ سے کہ کوئی قوم اس لفظ کو صحیح رنگ میں ادا نہیں کر سکتی وہ اپنی زبان میں ادا کرنے کے لئے اس کی کوئی اور شکل بنا لے گی۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں چونکہ عرب کی آبادی کم تھی قبائل ایک دوسرے سے دور دور رہتے تھے۔ اس لئے ان کے لہجوں اور تلفظ میں بہت فرق ہوتا تھا۔ زبان ایک ہی تھی مگر بعض الفاظ کا تلفظ مختلف ہوتا تھا اور بعض دفعہ ایک معنی کے لئے ایک قبیلہ میں ایک لفظ بولا جاتا تھا دوسرے قبیلہ میں دوسرا لفظ بولا جاتا تھا ان حالات میں رسول کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی کہ فلاں فلاں الفاظ جو مختلف قبائل کے لوگوں کی زبان پر نہیں چڑھتے۔ ان کی جگہ فلاں فلاں الفاظ وہ استعمال کر لیا کریں۔ چنانچہ جب تک عرب ایک قوم کی صورت اختیار نہیں کر گیا اس وقت تک یہی طریق ان میں رائج رہا۔ اگر اسکی اجازت نہ دی جاتی تو قرآن کریم کا یاد کرنا اور پڑھنا مکہ کے باشندوں کے سوا دوسرے لوگوں کے لئے مشکل ہوتا اور قرآن کریم اس سرعت سے نہ پھیلتا جس طرح کہ وہ پھیلا۔ قبائل کی زبان کا یہ فرق غیر تعلیم یافتہ لوگوں میں اب تک بھی ہے تعلیم یافتہ لوگ تو کتابوں سے ایک ہی زبان سیکھتے ہیں لیکن غیر تعلیم یافتہ لوگ چونکہ آپس میں بول کر زبان سیکھتے ہیں ان میں بجائے ملکی زبان کے قبائلی زبان کا رواج زیادہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے الفاظ جو زبان کے اختلاف کی وجہ سے معانی میں بھی فرق پیدا کر دیتے ہیں اگر قرآن کریم میں اپنی اصل صورت میں ہی پڑھے جاتے تو یہ بات آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے کہ ان قبائل کو سخت مشکلات پیش آتیں اور ان کے لئے قرآن کریم کا سمجھنا مشکل ہو جاتا۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے ہم معنی الفاظ پڑھنے کی اجازت دی جن سے قرآن کریم کے سمجھنے اور اسکے صحیح تلفظ کے ادا کرنے میں مختلف قبائل عرب کو وقت پیش نہ آئے۔ پس مضمون تو وہی رہا صرف بعض الفاظ یا بعض محاورات جو ایک قوم میں استعمال ہوتے تھے اور دوسری قوم میں نہیں اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ یا ان محاورات کی جگہ انکی زبان کے الفاظ یا اپنی زبان کے محاورات انہیں بتا دئے تا کہ قرآن کریم کے مضامین کی حفاظت ہو سکے اور زبان کے فرق کی وجہ سے اس کی کسی بات کو سمجھنا لوگوں کے لئے مشکل نہ ہو جائے۔ اسی طرح اسکا پڑھنا اور یاد کرنا بھی مشکل نہ رہے۔ ورنہ اصل قرأت قرآن کریم کی وہی ہے جو حجازی زبان کے مطابق ہے۔ اس تفصیل کو معلوم کر کے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ ایک عارضی اجازت تھی۔ اصل کلام وہی تھا جو ابتداءً رسول کریم ﷺ پر نازل ہوا ان الفاظ کے قائم مقام اسی وقت تک استعمال ہو سکتے تھے جب تک قبائل آپس میں متحد نہ ہو جاتے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں جب بجائے اس کے کہ مکہ والے مکہ میں رہتے۔ مدینہ والے مدینہ میں رہتے۔ نجد والے نجد میں رہتے۔ طائف والے طائف میں رہتے۔ یمن والے یمن میں رہتے۔ اور وہ ایک دوسرے کی زبان اور محاورات سے ناواقف ہوتے۔ مدینہ دار الحکومت بن گیا تو تمام قومیں ایک ہو گئیں کیونکہ اس وقت مدینہ والے حاکم تھے جن میں ایک بڑا طبقہ مہاجرین مکہ کا تھا اور خود اہل مدینہ بھی اہل مکہ کی صحبت میں حجازی عربی سیکھ چکے تھے پس چونکہ قانون کا نفاذ ان کی طرف سے ہوتا تھا، مال انکے قبضہ میں تھا اور دنیا کی نگاہیں انہی کی طرف اٹھتی تھیں۔ اس وقت طائف کے بھی اور نجد کے بھی اور مکہ کے بھی اور یمن کے بھی اور دوسرے علاقوں کے بھی اکثر لوگ مدینہ میں آتے جاتے تھے اور مدینہ کے مہاجر و انصار سے ملتے اور دین سیکھتے تھے اور اسی طرح سب ملک کی علمی زبان ایک ہوتی جاتی تھی۔ پھر کچھ ان لوگوں میں سے مدینہ میں ہی آ کر بس گئے تھے انکی زبان تو گویا بالکل ہی حجازی ہو گئی تھی۔ یہ لوگ جب اپنے وطنوں کو جاتے ہونگے تو چونکہ یہ علماء اور استاد ہوتے تھے یقیناً انکے علاقہ پر انکے جانے کی وجہ سے بھی ضرور اثر پڑتا تھا۔ علاوہ ازیں جنگوں کی وجہ سے عرب کے مختلف قبائل کو اکٹھا رہنے کا موقعہ ملتا تھا اور افسر چونکہ اکابر صحابہؓ ہوتے تھے انکی صحبت اور انکی نقل کی طبعی خواہش بھی زبان میں یک رنگی پیدا کرتی تھی۔ پس گو ابتدا میں تو لوگوں کو قرآن کریم کی زبان سمجھنے میں دقتیں پیش آتی ہونگی مگر مدینہ کے دار الحکومت بننے کے بعد جب تمام عرب کا مرکز مدینہ منورہ بن گیا اور قبائل اور اقوام نے بار بار وہاں آنا شروع کر دیا تو پھر اس اختلاف کا کوئی امکان نہ رہا۔ کیونکہ اس وقت تمام علمی مذاق کے لوگ قرآنی زبان سے پوری طرح واقف ہو چکے تھے۔ چنانچہ جب لوگ اچھی طرح واقف ہو گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دے دیا کہ آئندہ صرف حجازی قرأت پڑھی جائے اور کوئی قرأت پڑھنے کی اجازت نہیں۔ آپ کے اس حکم کا مطلب یہی تھا کہ اب لوگ حجازی زبان کو عام طور پر جاننے لگ گئے ہیں اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ انہیں حجازی عربی کے الفاظ کا بدل استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت عثمانؓ کے اس حکم کی وجہ سے ہی شیعہ لوگ جو سنیوں کے مخالف ہیں کہا کرتے ہیں کہ موجودہ قرآن بیاض عثمانی ہے۔ حالانکہ یہ اعتراض بالکل غلط ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک عربوں کے میل جول پر ایک لمبا عرصہ گذر چکا تھا اور وہ آپس کے میل جول کی وجہ سے ایک دوسرے کی زبانوں کے فرق سے پوری طرح آگاہ ہو چکے تھے۔ اس وقت اس بات کی کوئی ضرورت نہیں تھی کہ اور قراٗتوں میں بھی لوگوں کو قرآن کریم پڑھنے کی اجازت دی جاتی۔ یہ اجازت محض وقتی طور پر تھی اور اس ضرورت کے ماتحت تھی کہ ابتدائی زمانہ تھا قومیں متفرق تھیں اور زبان کے معمولی فرق کی وجہ سے الفاظ کے معانی بھی تبدیل ہو جاتے تھے اس نقص کی وجہ سے عارضی طور پر بعض الفاظ کو جو ان قبائل میں رائج تھے اصل وحی کے بدل کے طور پر خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق پڑھنے کی اجازت دی گئی تھی تا کہ قرآن کریم کے احکام کے سمجھنے اور اسکی تعلیم سے روشناس ہونے میں کسی قسم کی روک حائل نہ ہو اور ہر زبان والا اپنی زبان کے محاورات میں اسکے احکام کو سمجھ سکے اور اپنے لہجہ کے مطابق پڑھ سکے۔ جب بیس سال کا عرصہ اس اجازت پر گذر گیا زمانہ ایک نئی شکل اختیار کر گیا قومیں ایک نیا رنگ اختیار کر گئیں، وہ عرب جو متفرق قبائل پر مشتمل تھا ایک زبردست قوم بلکہ ایک زبردست حکومت بن گیا، آئین ملک کا نفاذ اور نظام تعلیم کا اجراء

(20) پر ملاحظہ فرمائیں

اصول تفسیر قرآن کریم

ملک سیف الرحمٰن مرحوم مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قرآن کریم صحیفہ ہدایت دستور زندگی اور کامل کتاب ہے۔ یہ انفرادی ہدایت کیلئے بھی ہے اور اجتماعی ہدایت کیلئے بھی۔ اس لئے اس کی تلاوت اور اس سے اخذِ مطالب کا منتہائے مقصود یہ ہے کہ انسان اس کے ذریعہ قرب الٰہی اور نجات اخروی حاصل کرے۔ اس کے دینی او ردنیوی مقاصد پورے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطمینان کی زندگی اسے حاصل ہو جائے۔

۲۔ دوسرے نمبر پر مطالعہ قرآن کا یہ مقصد ہوسکتا ہے کہ انسان دوسرے لوگوں کو بتائے کہ اس نے قرآن کریم کو کس طرح سمجھا ہے۔ اس کے نزدیک قرآن کے بیان کردہ حقائق کیا ہیں اور لوگوں کیلئے وہ کیا راہ ہدایت متعین کرتا ہے۔ یہ بیان کردہ مطالب صحیح بھی ہوسکتے ہیں اور ان کے بعض حصے دوسروں کے لئے محل نظر بھی قرار پاسکتے ہیں اور ایک سمجھدار انسان اسی نقطہ نظر سے سابقہ مفسرین کی مختلف آراء کو زیر مطالعہ لاتا ہے۔

۳۔ قرآن کریم کتاب دینیات اور قرب الٰہی کی راہیں ہموار کرنے والا صحیفہ فطرت ہے اس لئے اس کے جملہ مضامین کا مرکزی نقطہ دین ہدایت ہی ہے۔ ہر آیت دین ہی کے کسی پہلو پر روشنی ڈالتی ہے۔ خواہ اس میں الٰہیات کے کسی مسئلہ کو بیان کیا گیا ہو۔ آسمان وزمین کی کسی حقیقت کو واشگاف کیا گیا ہو۔ تاریخ و جغرافیہ کا کوئی مسئلہ ہو یا انسانی تمدن و معاشرت، اقتصاد و معاش کا کوئی اصول۔ بلحاظ فن کے قرآن نے اس کی طرف اشارے کئے ہیں۔ لہٰذا آیات کی تفسیر میں اس حقیقت کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے ورنہ نتائج کی یہ دستاویز کسی مخصوص فن کی کتاب تو ہوگی قرآن کریم کی تفسیر کہلانے کی مستحق نہ ہوگی۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت ادراک عطا کی ہے۔ غور وفکر کی دولت سے مالا مال ہے۔ عقل کی راہنمائی اسے حاصل ہے جس کے ذریعہ وہ بہت سی صداقتوں تک پہنچ سکتا ہے۔ صواب و خطا میں تمیز کرسکتا ہے۔ لیکن یہ انکشاف قرآنی ہدایت اسی وقت کہلائیں گے جب قرآن کریم کے ذریعہ ان کا علم حاصل ہو۔ اس کے بعد ہی ان سے وہ برکات ظاہر ہوں گی جن کا قرآن کریم ضامن ہے۔ دنیا والے ایک حقیقت کو پالیتے ہیں اور قرآن کریم نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہوتا ہے۔ اب یہ امر اس حد تک تو صحیح ہے کہ ایک حقیقت کو جسے دنیا نے آج جانا ہے قرآن نے صدیوں پہلے اس کی طرف اشارہ کردیا تھا۔ لیکن قرآن نے جس غرض اور جس نقطہ نظر سے اس حقیقت کو بیان کیا ہے وہ اسی وقت نمایاں ہوگا جبکہ قرآنی مقصد کے مطابق اس حقیقت کو زیر بحث لایا جائے اور اس صورت میں ہی وہ حقیقت سامان خیر و برکت ہوگی ورنہ تباہی و بربادی انتشار وتخریب کے اسباب میں ایک نئے سبب کے اضافہ سے زیادہ اس کی حیثیت نہیں۔ پس تفسیر قرآن میں اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

۵۔ غور فکر پر نقطہ نظر کا بڑا گہرا اثر پڑتا ہے جس نقطہ نظر جس نیت وارادہ سے کسی امر پر غور کیا جائے نتائج اس سے لازمی طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے قرآن کریم پر غور کرتے وقت صاف دل، نیک ارادہ اور طالب ہدایت ہونا ضروری ہے۔ جانبداری کے جذبات سے اس کا دل بالکل پاک ہو اور فکر ونظر کے وقت انسان قبول ہدایت کیلئے پوری طرح تیار ہو۔ اس ارادہ میں کوئی نظریہ کوئی تعصب کوئی جانبداری کوئی بڑائی کسی بھی لحاظ سے اس کے سامنے حائل نہ ہو۔ قرآن کی ان آیات میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

"یقیناً اس پر مُل حقیقتوں کی نشاندہی ہے ایسے شخص کیلئے جو مائل الی الحق دل رکھتا ہے اس بیان پر کان دھرتا ہے اور حاضر دماغ ہے"

(سورۃ ق 38)

"لیکن ایسے لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ ایسی باتوں کے پیچھے پڑنے کی کوشش کرتے ہیں جن میں معنوی تشابہ کی گنجائش ہے اور ایسا کرنے سے ان کا مقصد فتنہ انگیزی اور حسب خواہش مطلب برآری ہوتا ہے اس لئے وہ ہدایت پانے اور اصل حقیقت کا پتہ لگانے سے محروم رہتے ہیں" (سورۃ آل عمران:۸)

"اور ایسے ہر اکڑ باز ہدایت پر ناک بھوں چڑھانے والے خودسر کے دل پر حق سے محرومی کے متعلق مہر کردی جاتی ہے۔ (المومن:36)

"کیا تو نے ایسے ہی ایک متکبر کی طرف نہیں دیکھا جو صرف اسی گھمنڈ میں کہ خدا نے اسے حکومت دی تھی ابراہیم سے اس کے رب کے بارہ میں الجھ پڑا اور ابراہیم کے پیش کردہ دلائل کے سامنے عاجز آجانے اور ان کی چمک پر ہکا بکا رہ جانے کے باوجود تکبر کی وجہ سے قبول حق کی سعادت سے محروم ہوگیا۔

(البقرہ :۲۵۹)

۶۔ جس طرح ہر اہم حقیقت کا ابتدائی تصور بالکل سادہ اور آسان ہوتا ہے اسی طرح آسمانی ہدایت بھی سادہ اور آسان ہے۔ جو شخص بھی دانستہ لاپرواہی۔ بے رخی، بے جا ضد اور بلاوجہ تعصب کے گند سے اپنی مختی دل کو صاف کرلے گا اور ہدایت کا طالب ہوگا وہ قرآنی صداقتوں اور اس کی ابتدائی ہدایتوں کو پالے گا اور ان کے معلوم کرنے میں اسے کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ پس اس لحاظ سے قرآن کریم ایک بالکل سادہ اور آسان کتاب ہے لیکن جیسا کہ ظاہر ہے کسی حقیقت کا علم جوں جوں ترقی کرتا جاتا ہے اس میں گہرائی اور وسعت آتی جاتی ہے۔ بالکل یہی حال قرآنی ہدایتوں کا ہے اور ظاہر ہے کہ بلند درجات کو حاصل کرنے کے لئے بلند علمی اور روحانی قابلیتوں کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ انہی حقائق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ ایک کامل کتاب ہے جو شک سے پاک ہے اور اپنے باطن کو کجی سے پاک رکھنے والوں کیلئے سرچشمہ ہدایت ہے" (البقرہ:۳)

"ہم نے اس قرآن کو عمل کی خاطر اور نصیحت آموزی کیلئے آسان کردیا ہے۔ پس ہے کوئی عملی فائدہ اٹھانے والا" (سورۃ القمر:۱۸)

۷۔ ظاہری اعمال اور اخلاق وعادات کی پاکیزگی بھی معارف قرآن کے پانے کیلئے ایک ضروری شرط ہے۔ قرآنی معارف وحقائق اور باطنی انکشاف اس کے بغیر ممکن نہیں۔ خداوند تعالیٰ انہیں پر کلام کی گرہیں کھولتا ہے جو اس کی طرف جھکتے ہیں اور پاک باطن رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرمایا۔

"نیک اور پاک لوگ ہی اس تک پہنچ سکتے ہیں ناپاک تو اسے چھو بھی نہیں سکتے چہ جائے کہ وہ اس میں غوطہ لگانے کی جرأت کرسکیں"۔

(سورۃ الواقعہ ۸۰:۵۶)

۸۔ معارف قرآن معلوم کرنے کی جستجوئے صادق ہو اس راہ میں تحقیق اور محنت کا حق ادا کیا جائے تب ہی اس کے لئے بھی ہدایت کی راہیں کھولی جائیں گی جیسے فرمایا:

"اور تجھے اس نے سرچشمہ ہدایت کا شدید مشتاق پایا سو اس سے اس کی طرف تیری رہنمائی کی"

(سورۃ الضحیٰ:۸)

"کیا ہم نے تیرے سینے کو حقائق عالم کیلئے کھول نہیں دیا اور تجھ سے ذمہ داریوں کا وہ بوجھ اتار دیا جس نے تیری پیٹھ دوہری کررکھی تھی اور ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا کیونکہ مشکلات کا پامردی سے سامنا کرنا آسانیوں اور کامیابیوں کا پیش خیمہ ہے۔ مقصد و عزم بلند ہو تو عسر کے ساتھ یسر لازم ہے"

(سورۃ الم نشرح ۲۔۷)

۹۔ آنکھ، کان، دل، دماغ۔ ذوق، وجدان ادراک تعقل اور قوائے عملیہ ہدایت کے ابتدائی درجے ہیں اور ان کی حیثیت بیج کی ہے۔ وحی الٰہی انہیں کو نشو ونما دیتی ہے انکی رکھوالی کرتی ہے اور بالآخر اس باغ انسان کو بہارستان میں تبدیل کردیتی ہے۔

"وہ خدا جس نے انسان کی ضرورت کا پورا پورا لحاظ رکھا اور پھر اس کے مطابق سامان ہدایت مہیا کئے"

(سورۃ الاعلیٰ ۴)

۱۰۔ "اس نے بدی اور نیکی دونوں اہلیتیں فطرت انسانی میں ودیعت کی ہیں" (سورۃ الشمس ۹۱:۹)

غرض ہدایت کوئی باہر کی چیز نہیں بلکہ یہ انہیں قوتوں کی صحیح صحیح نشو ونما کا نام ہے جو انسان کے اندر مخفی ہیں اور علم وحکمت کے انہیں خزانوں کی نشاندہی ہے جن سے انسانی فطرت معمور ہے۔ ضرورت صرف اس آسمانی پانی کی ہوتی ہے جو اس باغ فطرت کو سرسبز و شاداب بنادیتا ہے اور جس کے ذریعہ مناظر حسن کا چپہ چپہ رشک جناں بن جاتا ہے۔ پس تفسیر قرآن میں فطرت انسانی سے باہر دیکھنا اور اس حسن دلربا سے آنکھیں پھیر کر مافوق البشر تصورات کی دنیا میں گھومنا نزول وحی کی حکمت سے ناواقفیت کی دلیل ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان کتاب الٰہی کی صحیح تفسیر سے دور جا پڑے گا۔

قرآن پاک کا ایک مقصد ہے اور وہ ہے تعمیر حیات محبت الٰہی ایمان باللہ تزکیہ نفس گداز باطنی اور لطیف احساسات کی نشو ونما اس مقصد کو قرآن کریم کہیں بھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتا گھوم پھر کر ادھر ہی اس کا رخ رہتا ہے۔

تصریف آیات کا یہی مطلب ہے اور اس آیت میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

"ہم اس طرح قدر کرنے والے شکرگزاروں کے لئے پھیر پھیر کر مختلف انداز بیان سے آیات کا ذکر کرتے ہیں تا کہ ان پر کوئی پہلو مخفی نہ رہے"

(سورۃ الاعراف:۵۹)

۱۱۔ مادی غلبہ کے نتیجہ میں عقل انسانی جب راہ ہدایت سے بھٹک جاتی ہے اور قرآنی مطالب سے دور جا پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ قرآن کریم کو دوبارہ ثریا سے واپس لاتا ہے اور وہ پھر سے انسان معقول کی پہنچ کے قریب آجاتا ہے اللہ تعالیٰ کے یہ بندے اپنے اپنے وقت پر آتے ہیں مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوتے ہیں اور مامورین کا خطاب پاتے ہیں۔ قرآن کریم کی معنوی حفاظت کے اسی سامان کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے فرمایا" ہم نے یہ ذکر (قرآن) اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے" (سورۃ الحجر:۱۰)

اس بنیادی بحث کے بعد اب ہم تفسیر قرآن کے بعض خاص اصول بیان کرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ قرآن کریم عربی، عجمی، عالم اور جاہل ہر ایک کے لئے کتاب ہدایت ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی برکات سے حسب طلب اور حسب استطاعت متمتع کرتا ہے اور اس کے مطالب اسے سمجھاتا ہے اس لئے عربی زبان کا ماہر ہونا ضروری ہے تاہم تفصیلی تفسیر اور نتائج فکر کی چھان پھٹک کے لئے علم عربی اور بعض دوسری قابلیتوں کی ضرورت سے مجال انکار نہیں۔

لغت عربی کی فلاسفی کا علم

قرآن کریم کی زبان عربی ہے اور یہ ایک خاص فلسفیانہ زبان ہے یعنی اس کے الفاظ میں وہ حکمتیں مخفی ہیں جن کی بناء پر کوئی لفظ کسی خاص معنی کیلئے وضع ہوا ہے۔ اس کے لفظ اور معنی میں مناسبت کو مدنظر رکھا گیا ہے اس کے مادے انسانی مشاہدات ابتدائی تاثرات اور دلی جذبات کے اظہار کا خاص خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں اور قرآن کریم جب کسی لفظ کو استعمال کرتا ہے تو

الفاظ کی اس خصوصیت کو کیا بلحاظ وسعت اور کیا بلحاظ گہرائی اور زیادہ اجاگر کر دیتا ہے اس لئے کہ یہ محدود طاقتوں والے کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ عالم الغیب والشہادت بہت بڑی طاقتوں والے خدا کا کلام ہے۔ پس تفسیر قرآن کے لئے جہاں عربی زبان کا جاننا ضروری ہے وہاں اس کی ان خصوصیات اور قرآنی استعمالات کے اس شرف کو مدنظر رکھنا بھی لابدی ہے۔

عربی زبان کے انداز بیان کا علم

عربی زبان میں مہارت کیلئے لغت صرف و نحو معانی و بیان نظم و نثر، عربی سے واقفیت کے علاوہ اصلی اور نقلی عربی میں امتیاز کا ملکہ بھی حاصل ہونا چاہئے کیونکہ کسی زبان کے اسلوب ادا اور اس کے اصول تعبیر سے گہری واقفیت کے بغیر اس زبان میں بیان کردہ حقائق تک رسائی کا دعویٰ بڑی ہی جرات کا کام ہے۔

عربوں کے حالات اور اسباب نزول کا علم

اگرچہ قرآن کریم کوئی مختص المقام یا مختص الزمان کتاب نہیں۔ تاہم اس لحاظ سے کہ کسی عہد کا کلام اس عہد کے بے شمار تمدنی۔ سیاسی معاشرتی اور اخلاقی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے اور اس میں اس عہد کے تمدن، مذہب و سیاست کی کئی حقیقتیں مضمر ہوتی ہیں اس لئے اس ماحول کی تاریخ سے واقفیت بھی تفسیری مقاصد کیلئے بہت بڑے فائدے کا باعث ہوگی جس ماحول میں قرآن کریم نازل ہوا ہے پس اس لحاظ سے ایک مفسر کیلئے زمانہ نزول قرآن میں تمام دنیا کے بالعموم اور عرب اقوام کے بالخصوص تمدنی حالات، سیاسی رجحانات۔ بین القبائلی اور بین الاقوامی تعلقات مذہبی عقائد اور ان کے رسم و رواج سے حتی الوسع واقف ہونا ضروری ہے اسباب نزول سے متعلقہ مباحث و روایات کا تعلق درحقیقت اسی اصل سے ہے۔

تاریخ نزول اور جمع و ترتیب قرآن کا علم

مفسر کو نزول کتاب اور جمع و ترتیب قرآن کی تاریخ کا بھی علم ہونا چاہئے ورنہ اسے بہت سی مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا اور اس کا راستہ بڑا کٹھن ہو جائے گا۔

کلام الٰہی اور فعل الٰہی میں ربط و نظم کا علم

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور کائنات اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اس لئے دونوں ایک دوسرے کی تفسیر ہیں اور ان پر یکجائی نظر انکشاف حقیقت کیلئے ایک بڑی دشوار راہ ہے۔ بظاہر یوں نظر آتا ہے جیسے اس کائنات میں کوئی ربط و نظم نہیں لیکن غور کرنے والوں نے اس وہم کہ دھجیاں اڑا کر رکھ دی ہیں۔ ایسا ہی جو لوگ قرآن کریم کی گہرائیوں میں جاتے ہیں انہیں یہ مفروضہ حقیقت سے کوسوں دور نظر آئے گا کہ اس کتاب مبین کی آیات و سورتوں میں باہمی نظم و ربط کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ پس تفسیر میں ربط آیات و سورتوں کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کیوں کہ ترتیب آیات میں غور کرنا اور یہ دیکھنا کہ ایک آیت کا بعد کی آیت سے ایک سورۃ کا پیچھے آنے والی سورۃ سے کیا ربط ہے معانی قرآن کو کھول دیتا ہے۔ پس یہ ایک عظیم علم ہے جسے اس کا علم دیا گیا اس نے دنیا میں ہی جنت کو پالیا۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب

قرآن کریم آفتاب آمد دلیل آفتاب کا مصداق ہے اس کی صداقت ثابت کرنے کیلئے باہر سے مدد لینے کی ضرورت نہیں وہ اپنی صداقت کا خود دعویٰ بھی کرتا ہے اور اس کے لئے عقلی اور اقتداری دلائل بھی خود ہی مہیا کرتا ہے۔ اسی طرح تفصیل کے لحاظ سے ہر وہ بات جو قرآن کریم نے بیان کی ہے اس کے درست ہونے کا ثبوت اور اس کے حکیمانہ ہونے کی دلیل بھی اس نے خود ہی بیان کر دی ہے۔ غرض قرآن کریم اپنی حمایت سے نہ عاجز ہے اور نہ ہی اس کے لئے اسے خارجی مدد کی ضرورت ہے اور یہ قرآن کریم کا وہ اعجاز ہے جس کی نظیر موجود نہیں۔ پس تفسیر قرآن میں اس اصل کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

آئندہ آنے والے علوم و حقائق سے آگاہی

قرآن پاک کسی انسان کا تصنیف کردہ صحیفہ نہیں بلکہ یہ صاحب جلال علام الغیوب خدا کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے اس لئے یہ کہنا کہ وہ صداقتیں جو آج ظاہر ہوئیں قرآن کریم میں ان کا ذکر کیسے آ گیا یا اس زمانے کے حالات و کوائف کے متعلق اس کی ہدایت کے کیا معنے ایک بالکل لغو اعتراض ہے۔ قرآن حکیم کا یہ کمال ہے کہ اس نے اپنے اولین مخاطبین کی قابلیتوں کو بھی مدنظر رکھا اور جیسا کہ بلاغت کا اصول ہے اس نے کمال حکمت سے اب مخاطبین کی اہلیت و حیثیت کے مطابق ان سے کلام کیا لیکن اس کے ساتھ ہی اسلوب کلام میں یہ اعجاز رکھ دیا کہ یہی آیات ہمیشہ کیلئے آئندہ آنے والے دینی حقائق کی پردہ کشائی کا ذریعہ بنتی رہیں۔ غرض یہ ایک اہم اصل ہے جسے قرآن کریم کی تفسیر میں نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔

قرآنی پیشگوئیاں

علم غیب اور پیشگوئیاں وحی کا ایک اہم حصہ ہوا کرتی ہیں خصوصاً ہمیشہ رہنے والی مذہبی کتاب کا یہ بڑا اہم عنصر ہیں۔ پس کلام پاک کی تفسیر کیلئے یہ امر بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

القرآن یفسر بعضہ بعضا

• قرآن کریم کے بعض حصے دوسرے حصوں کی تفسیر کرتے ہیں۔ ایک جگہ اگر اجمال ہے تو دوسری جگہ تفصیل آ گئی ہے۔ ایک جگہ اشارہ ہے تو دوسری جگہ وضاحت بھی موجود ہے۔ اسلئے کسی آیت کی تفسیر میں دوسری تائیدی یا تشریحی آیات کو ملحوظ رکھنا بڑا ضروری ہے ورنہ راہ حق سے بھٹک جانے کا قوی امکان ہوگا' القرآن یفسر بعضہ بعضا میں اسی اصل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

سنت متواترہ احادیث صحیحہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق آیت " بلغ ما انزل الیک من ربک " جہاں قرآن کے مبلغ ہیں وہاں بموجب آیت کریمہ لتبین للناس مانزل الیھم قرآن مجید کے مبین و مفسر بھی ہیں۔ اس لئے سنت متواترہ اور احادیث صحیحہ قرآن کریم کے ضروری حصوں کی بہترین تفسیر ہیں۔ انہیں نظر انداز کرنا بڑی بدقسمتی ہے اور کوئی سمجھدار مفسر اس کی جرات نہیں کر سکتا۔

تفسیر صحابہؓ و تابعین

صحابہ کرامؓ کے سامنے قرآن کریم نازل ہوا۔ وہ واقعات نزول کے شاہد تھے اور قرآن کے پہلے مخاطب بنے۔ عربی ان کی مادری زبان تھی۔ اس لئے کسی آیت کے صحیح مطلب کو سمجھنے کے جو مواقع انہیں میسر تھے وہ بعد میں آنے والوں کے حصہ میں نہیں آئے۔ اس لئے آثار صحابہ یعنی صحابہؓ کے اقوال اور اقوال تابعین کو تفسیر قرآن میں ہمیشہ سے ایک اصولی اہمیت حاصل رہی ہے البتہ اس سلسلہ میں روایت اور مستقبل سے متعلق تفسیر کو ملحوظ رکھنے سے کسی نے انکار نہیں کیا۔

سابقہ تفاسیر

سابقہ تفاسیر بھی زیر نظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ علمی دنیا میں سابقہ تحقیقات ہی پر نئی تحقیقات کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے پہلوں نے کیا سوچا اور ہمارے نتائج فکر کیا ہیں اگر ان میں اختلاف ہے تو اس کی بنیاد کیا ہے۔

تاریخ و کتب مذاہب سابقہ کا علم

قرآن کریم سابقہ الہامی کتب کا مصدق ہے ان میں سے بعض کی تصحیح کرتا ہے اس لئے ملکہ تفسیر کیلئے ان کتب کے مضامین سے واقفیت اور سابقہ مذاہب کی تاریخ کا علم بھی ضروری ہے ورنہ واقعہ کی صحیح صحیح تصویر کھینچنا اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینا ممکن نہیں ہوگا۔

قرآن کا کتب سابقہ پر مہیمن ہونا

قرآن کریم کو صحف گزشتہ کے لئے مہیمن قرار دیا گیا ہے وہ ان کی سچائیوں کا محافظ اور ان میں لوگوں کی گمراہ کن دخل اندازیوں کی نشاندہی کرتا ہے اور اس میں اس نے صرف دعویٰ ہی سے کام نہیں لیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اندرونی اور خاص تاریخی شواہد بھی محفوظ رکھے ہیں پس تفسیر میں ان شواہد کی جستجو اور تفصیل بڑی اہم ضرورت ہے۔

گزشتہ اقوام کے حالات کے بیان کی حکمت

قرآن کریم صحیفہ زندگی بھی ہے اور ماضی کی کتاب بھی لیکن اس حیثیت سے نہیں کہ یہ کوئی تاریخی کتاب ہے بلکہ ایک خاص مقصد کے پیش نظر اس نے بعض تاریخی واقعات کو منتخب کیا ہے۔ پس جہاں اب تاریخی واقعات کی ضروری تفاصیل بیان کرنا ایک مفسر کا فرض ہے وہاں اس مقصد کی نشاندہی کرنا بھی اس کی ذمہ داری ہے جس کیلئے کسی واقعہ کا انتخاب زیر عمل آیا ہے کیونکہ یہ امر کبھی فراموش نہیں ہونا چاہئے کہ عبرت کے علاوہ کسی اور بہت بڑے بلند مقصد کے لئے بھی ان وقائع اور تاریخی حقائق کا انتخاب کیا گیا ہے۔

علوم جدیدہ کا علم

ہر زمانہ اپنے ساتھ نئے علوم لاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ دائمی صداقتوں کی حامل کتاب کو ان علوم کی روشنی میں حل کیا جائے کیونکہ ایسی کتاب اب علوم سے بے تعلق نہیں رہ سکتی اسی طرح بین الاقوامی اصول کی جن بنیادوں کی طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے وہ بھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونی چاہئے ورنہ بعض آیات کے بڑے ضروری حصے غفلت کا شکار ہو جائیں گے۔

اصل مضامین قرآن کو مدنظر رکھنا

قرآن کریم اپنے مضامین کے لحاظ سے اصولاً چار حصوں میں منقسم ہے۔ آیات اللہ یعنی دلائل و براہین جسے ہم دین کی منطق یا قرآن کریم کا علم الکلام کہہ سکتے ہیں۔ دوسرے موعظہ حسنہ جو تزکیہ نفس اور اخلاق کی درستی کا بڑا زبردست ذریعہ ہے تیسرے کتاب اللہ یعنی احکام و قوانین جن پر دین کے نظام کا مدار ہے اور ان کا تعلق معاشرہ کے تنظیمی پہلو سے ہے۔ چوتھے الحکمہ یعنی روح شریعت اور فلسفہ دین اور مقصد مذہب جیسے فرمایا:۔

"وہی ہے جس نے امیوں میں رسول بھیجا وہ انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے انہیں پاک کرتا ہے اور کتاب و حکمت سکھاتا ہے"۔ (سورۃ الجمعۃ:۳)

پس قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے مضامین قرآن کی اس حیثیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

قرآن کے ہر حصہ کو قابل فہم یقین کرنا

قرآن کریم کا اسلوب بیان بڑا واضح ہے اور

بقیہ صفحہ (16) پر ملاحظہ فرمائیں

قرآن حکیم کے فضائل اور امتیازات

شیخ عبدالقادر صاحب پاکستان

قرآن شریف کا نزول آج سے چودہ سو سال پہلے غار حرا میں اقرا باسم ربک الذی خلق کی آیت جلیلہ سے شروع ہوا ماہ رمضان کا آخری عشرہ تھا۔ ۲۵ ویں یا ۲۷ ویں رات کو جو لیلۃ القدر کہلاتی ہے لوح محفوظ سے قرآن قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنا شروع ہوا۔ رُوح القدس یا جبرئیل کے توسط سے قرآن حکیم کی ۱۱۴ سورتیں ایک مرتبہ نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کرکے نازل ہوئیں۔ ۲۳ سال میں جو وحی اُتری ان ٹکڑوں کی ترتیب خود آنحضرت ﷺ نے خدائی ہدایت کے ماتحت کی قرآن کریم دنیا کا سب سے بڑا اور ہمیشہ رہنے والا معجزہ ہے۔ قرآن کے اسماء میں ان خصوصیات، فضائل اور امتیازات کا ذکر ہے جو خاتم الکتب کو حاصل ہیں یہ سب نام قرآن حکیم میں بیان ہوئے ہیں۔

(۱) اس کا پہلا نام قرآن ہے جو لفظ قراء سے مشتق ہے جس کے معنے ہیں اکٹھا کیا جمع کیا۔ دوسرے معنے ہیں پڑھا۔ اعلان کیا گویا یہ کتاب آسمانی صداقتوں کی جامع یا انہیں اکٹھا کرنے والی بہت پڑھی جانے والی اور خدائی پیغام کی منادی کرنے والی ہے۔

اِقْرَا بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ کے فقرہ سے شروع ہونے والی اور اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے فقرہ پر اختتام پذیر ہونے والی وحی دونوں معنوں کے لحاظ سے قرآن ہے۔

فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ کے لحاظ سے بھی اور

اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ کے لحاظ سے بھی دونوں معنوں کے پیش نظر قرآن کو جملہ کتب سماوی پر بیّن فضیلت حاصل ہے۔ آسمانی صداقتوں کا اتنا بڑا گلدستہ اتنا مکمل نظام کہاں مل سکتا ہے؟ پھر لاکھوں دلوں میں قرآن محفوظ ہے اور شب روز اس کی تلاوت جاری ہے۔ فضائے عالم میں تیرہ سو سال سے ہر وقت اور ہر گھڑی قرآن حکیم کی تلاوت سے صوتی لہریں پیدا ہو رہی ہیں۔ اتنے وسیع پیمانہ پر پڑھی جانے والی کتاب اور کوئی نہیں۔ فلپ حتی اپنی کتاب تاریخ عرب میں رقمطراز ہیں:۔

''اگرچہ قرآن مجید عہد آفریں کتابوں میں سب سے کم عمر ہے لیکن دنیا میں جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے''

۲۔ دوسرا نام الکتاب ہے یعنی ایسی تحریر جو اپنے اندر کمالیت کا جوہر لئے ہوئے ہے قرآن حکیم منفرد کتاب ہے جس میں ایک حرف بھی انسان کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کتاب لوح محفوظ میں لکھی گئی۔

۳۔ قرآن شریف کا ایک نام الفرقان وارد ہوا ہے یعنی حق اور باطل میں فرق کرنے والا آسمانی کلام کتب سماوی محرف و مبدل ہو چکی تھیں۔ اسی سے اندازہ لگائیں کہ تورات میں حیات بعد الآخرت کا ذکر مفقود ہے قرآن حکیم نے باطل کی آمیزش دور کردی اور اصل تعلیمات سے دنیا کو روشناس کیا۔ معرکۂ حق و باطل میں قرآن شریف کی راہنمائی بے مثال ہے۔

۴۔ اسی طرح الذکر۔ الموعظہ۔ الحکمۃ الحکم۔ الشفاء۔ الھدی۔ التنزیل۔ الرحمہ۔ الروح۔ الخیر۔ البیان۔ النعمہ البرھان۔ القیم۔ المھیمن۔ النور۔ الحق۔ حبل اللہ۔ المبین۔ الکریم۔ المجید۔ الحکیم۔ عربی۔ العزیز۔ مکرمہ۔ مرفوعہ۔ مطھرہ۔ العجب۔ کتاب مکنون۔ مبارك۔

قرآن حکیم کے گوناگوں صفاتی نام اللہ تعالیٰ نے گنوائے ہیں۔ ہر نام کی تفصیل کیلئے دفتر درکار ہیں۔ ان ناموں میں قرآنی فضائل اور امتیازات کی طرف حکیمانہ رنگ میں اشارے موجود ہیں۔

۵۔ قرآن کریم کی خصوصیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں مندرجہ ذیل ہیں:۔

اوّل:۔ وہ بے مثل اور بے مانند کتاب ہے۔

دوم:۔ وہ جامع حکمت مع کمال ایجاز واختصار ہے۔

سوم:۔ وہ لاکھوں آدمیوں کو حفظ ہے۔

چہارم:۔ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ کوئی صفحہ اس کا ذکر اللہ سے خالی نہیں۔ اول سے آخر تک اللہ ہی اللہ بھرا ہوا ہے اور ہر ایک کلمہ کا مرجع خدا ہے۔

پنجم:۔ خوبی قرآن مجید میں ہے کہ جس قدر نام پروردگار کا قرآن مجید میں ہے کسی کتاب میں نہیں اور بقول من احب شیئاً اکثر ذکرہ اس کلام کا خدا سے علاقہ محبت ثابت ہوتا ہے۔

ششم:۔ خوبی قرآن مجید میں یہ ہے کہ جس قدر ستائش اور تعریف خدا تعالیٰ کی بانواع محامد و بکثرت تکرار اس کتاب میں ہے دنیا میں اور کسی کتاب میں نہیں۔

ہفتم۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْکَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا

اس آیت شریفہ سے یہ امر بھی متحقق ہے کہ تعلیم حقہ حکمت اور معانی میں کوئی انسانی تعلیم قرآن کریم کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ (الحکم ۷ اجنوری ۱۹۰۶ء)

۶۔ قرآن حکیم کے فضائل انبیائے بنی اسرائیل نے بھی بیان کئے ہیں۔ سلسلہ موسوی کے آخری پیغمبر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام تھے۔ آپ اور آپ کے حواری اس آسمانی کتاب کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کی سریانی نظمیں بیسویں صدی کے شروع میں آثار سے منکشف ہوئیں ۴۲ نظموں کی یہ درثمین شائع ہوکر آج ہمارے سامنے موجود ہے نظم نمبر ۲۳ میں ایک آسمانی کتاب کے نزول کی بشارت بایں الفاظ دی گئی۔

''اللہ تعالیٰ کا ارادہ ایک خط کی مانند تھا۔ اس کی مرضی آسمان سے اتری اور وہ اس تیر کی طرح بھیجی گئی جو نہایت تیزی سے کمان سے چھوڑا گیا............ بالآخر ایک خدائی چکر نے اس خط کو جالیا اور وہ اس پر محیط ہوگیا۔ اس چکر کے پاس ایک بادشاہت اور ایک سلطنت کا نشان تھا۔ ہر وہ چیز جس نے اس چکر کو ہٹانے کی کوشش کی اس کو اس نے درانتی کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کرکے پھینک دیا............ یہ خط ایک حکم اور فرمان تھا جس میں تمام کے تمام علاقے مخاطب تھے۔

یہ خط دراصل ایک بڑی کتاب تھا جس کا ہر ہر حرف خدا کی اُنگلی نے لکھا تھا۔''

The Lost books of the bible by world publishing Co.New York. Odes of soloman ode No.23

اس نظم پر عیسائی علماء نے مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے:

''ایک مختوم خط کا بیان جو کہ خدا نے (بندوں کے نام) بھیجا۔ یہ خط اس صحیفہ کے اسرار میں سے ایک بڑا راز ہے''۔

قرآن حکیم نے اس راز سے پردہ اٹھا دیا۔ یہی وہ کتاب ہے جس کا ذکر قرنِ اوّل کے عیسائیوں کی درثمین میں کیا گیا۔

آج سے دو ہزار آٹھ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی یسعیاہ برپا ہوئے قرآن حکیم نے ان کا نام الیسع بتایا ہے اس نبی کے صحیفہ میں ریگ زار عرب میں نزولِ وحی کا ذکر ہے۔ صاف لکھا ہے کہ یہ وحی اقراء کے لفظ سے شروع ہوگی حضرت الیسع علیہ السلام کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

''پکارنے والے کی آواز! بیابان میں خداوند کی راہ دُرست کرو عربہ (یعنی صحرائے عرب) میں ہمارے خدا کیلئے شاہراہ ہموار کرو۔ ہر ایک نشیب اُونچا کیا جائے اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلہ پست کیا جائے اور ہر ایک ٹیڑھی چیز سیدھی اور ہر ایک ناہموار جگہ ہموار کی جائے خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور تمام نوع انسان اسے دیکھے گی کیونکہ خداوند نے اپنے منہ سے کلام کیا ہے۔

سنو! کوئی کہہ رہا ہے اقراء ایک شخص نے جواب میں کہا اقراء دیکھو خداوند بڑی قدرت کے ساتھ...... اور اس کا بازو اس کیلئے سلطنت کرے گا'' (یسعیاہ 40/1000 نیو ورلڈ ٹرانسلیشن)

یہ عظیم الشان بشارت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شاندار فتوحات اور آپؐ کے ذریعہ برپا ہونے والے روحانی انقلاب کی آئینہ دار ہے۔ اس بشارت میں بتایا گیا ہے کہ یہ انقلاب ایک غیبی آواز کے نتیجہ میں پیدا ہوگا۔ کوئی پکارنے والا کہے گا اقرأ زور سے پکار یا منادی کر جواب میں مورد وحی کہتا ہے اقرأ کیا پڑھوں؟ کونسا اعلان کروں؟ میں کیا منادی کروں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی وحی میں اسی قسم کا تجربہ ہوا۔ تاریخ ابن ہشام جو کہ آج سے بارہ سو سال پہلے لکھی گئی اس میں لکھا ہے:۔

''رمضان کا مہینہ تھا کہ حضور مع اپنی اہلیہ کے غار حرا میں تشریف لے گئے جیسے کہ ہمیشہ تشریف لے جاتے تھے یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس میں آپؐ رسول ہوئے تو آپ فرماتے ہیں کہ میں سوتا تھا جو میرے پاس جبرئیل آئے اور دیباج کے کپڑے میں لپٹی ہوئی ایک کتاب ان کے پاس تھی۔ مجھ سے کہا اقرا تو میں نے کہا ماذا اقراء جبرئیل نے مجھ کو بھینچا یہاں تک کہ میں سمجھا کہ دم نکل جائے گا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھ۔ میں نے کہا کیا پڑھوں۔ اور یہ میں اسلئے کہتا تھا کہ پھر یہ میرے ساتھ وہی کریں جو پہلی بار کیا ہے تب انہوں نے کہا پڑھ اقراء باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق. اقراء وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو پڑھا اور جبرائیل میرے پاس سے چلے گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ پس گویا یہ آیت میرے دل پر لکھی ہوئی تھی فرماتے ہیں پس میں اٹھ کر چلا یہاں تک کہ جب بیچ پہاڑ کے پہنچا تو آسمان سے مجھ کو ایک آواز آئی کہ اے محمدؐ تم خدا کے رسول ہو اور میں جبرئیل ہوں فرماتے ہیں میں نے اوپر سر کیا تو دیکھا کہ جبریل ایک انسان کی صورت میں آسمان و زمین کے درمیان معلق کھڑے ہیں اور مجھ سے کہا کہ اے محمدؐ آپ خدا کے رسول ہیں اور میں جبرائیل ہوں۔ فرماتے ہیں جب میں اپنی نگاہ ادھر اُدھر پھراتا تھا ان کو اپنے پیش نظر دیکھتا تھا اور اس حالت میں کھڑا تھا نہ آگے بڑھتا تھا نہ پیچھے ہٹتا تھا یہاں تک کہ خدیجہ نے میری تلاش میں آدمی بھیجے آخر جبرئیل میرے سامنے سے چلے گئے اور میں خدیجہ کے پاس آیا''

(از اردو ترجمہ صفحہ ۱۲۸۔۱۱۹)

عبید بن عمیر صحابی رسول نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے یہ واقعہ بیان کیا اور قدیم ترین سیرت کی کتاب میں محفوظ ہوگیا۔

اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ یسعیاہ نبی کو نزول وحی کا یہ نظارہ دکھایا گیا بیابان عرب میں پکارنے والے (جبرئیل) کی آواز کو اس نے سنا اقرا اور اقراء کے کلمات عبرانی میں بیان کئے۔ تاریخ ابن ہشام میں یہی واقعہ درج ہے کتنی مشابہت ہے ۱۴۰۰ سال پہلے کی بشارت اور بشارت سے ۱۴۰۰ سال بعد جب کے واقعہ میں۔

الغرض قرآن حکیم ایک بے مثال اور لازوال

باقی صفحہ (27) پر ملاحظہ فرمائیں

قرآن حکیم ۔ غیر مسلموں کی نظر میں

سید فہیم احمد مبلغ انچارج سکم (گنٹوک)

انسانیت کی بہتری اور بہبود کیلئے مختلف ادوار میں مختلف صحائف اور آسمانی کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں۔ مگر وہ کتب امتداد زمانہ سے یا تو باقی نہ رہ سکیں یا انسانی دست برد کا شکار ہوگئیں۔ مگر قرآن کریم وہ سرچشمہ علم وحکمت ہے جو تحریف سے مبرا ہے اور جملہ آسمانی کتب کی دائمی صداقتیں بھی اس میں ہیں یہ زبور کی طرح مجموعہ مناجات بھی ہے اور انجیل کی طرح ذخیرہ امثال بھی۔ توریت کی طرح گنجینہ شریعت بھی ہے اور کتب ہائے دانیال کی طرح خزینہ اخبار مستقبل بھی۔ ہاں یہ وہی مائدہ ہے جس کے ساتھ انا لہ لحافظون کا آسمانی پہرہ کارفرما نظر آتا ہے۔

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

قرآن کریم وہ شریعت ہے جس نے پہلی دفعہ عقل اور مذہب میں مطابقت پیدا کی جس نے منطقی دلائل سریع الفہم امثلہ اور قصص سے بہت سے پیچیدہ مسائل کو حل کردیا جو نہ صرف مذہبی مسائل کا مجموعہ بلکہ سیاسی زندگی کا رہنما اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔

غرض قرآن کریم کے کمالات نے جہاں اپنوں پر گہرے نقوش چھوڑے وہاں اغیار کو بھی اپنی فضیلت کا اعتراف کرنے پر مجبور کیا۔ یہی وجہ ہے کہ مشرق و مغرب کے غیر مسلم اہل علم اور مفکرین نے قرآن حکیم کی خدمت میں گلہائے عقیدت پیش کئے ہیں جن میں سے چند ہدیہ قارئین ہیں۔

بغیر تحریف وتغیر

"قرآن پاک کا کوئی جزو کوئی فقرہ اور کوئی لفظ ایسا نہیں سنایا گیا جس کو جمع کرنے والوں نے چھوڑ دیا ہو۔ اور نہ کوئی لفظ اور فقرہ ایسا پایا جاتا ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ داخل کیا گیا ہے۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو اُن احادیث میں جن میں محمد (ﷺ) کی چھوٹی چھوٹی باتیں محفوظ رکھی گئی ہیں ان کا پتہ ضرور چلتا"۔

(سر ولیم میور)

معجزانہ کتاب

"قرآن بلا شبہ عربی زبان کی سب سے بہتر اور دُنیا کی سب سے زیادہ مستند کتاب ہے کسی انسان کا علم ایسی معجزانہ کتاب لکھنے سے قاصر ہے۔ یہ مُردوں کو زندہ کرنے سے بڑھا ہوا معجزہ ہے۔ ایک اُمّی ناخواندہ محض کس طرح بے عیب اور لاثانی عبارت تحریر کرسکتا ہے"۔ (جارج سیل)

بے حد سلیس اور جامع

"سورہ فاتحہ حمد باری کی سب سے زبردست مناجات ہے سلیس اتنی کہ مزید تشریح سے بے نیاز مگر اس پر بھی معنویت سے لبریز"۔

(انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد ۱۵ صفحہ ۹۰۲)

اختلاف معنوی ولفظی سے مبرا

"قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جس میں تیرہ سو برس سے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہودی اور عیسائی مذہب میں کوئی ایسی چیز نہیں جو معمولی طور سے بھی قرآن کے مقابلے میں پیش کی جاسکے"۔

(عیسائی مورخ مسٹر باڈلے)

حفظان صحت کا سرچشمہ

"قرآن نے صفائی، طہارت اور پاکیزگی کی وہ تعلیم دی ہے کہ اگر اُن پر عمل کیا جائے تو جراثیم امراض سب کے سب ہلاک ہوجائیں"

(جرمن فاضل ایم کی بولف)

کھلی اور سچی حقیقت

"میرے نزدیک قرآن میں خلوص اور سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے اور یہ بالکل کھلی اور سچی حقیقت ہے کہ اگر کوئی خوبی پیدا ہوسکتی ہے تو اسی سے ہوسکتی ہے" (پروفیسر کارلائل)

مادیات کے شرک کی نفی

"قرآن کی تعلیم نے بت پرستی مثالی جنات و مادیات کا شرک مٹایا۔ اللہ کی عبادت قائم کی۔ بچوں کے قتل کی رسم نیست ونابود کی۔ اُم الخبائث شراب کو حرام مطلق ٹھہرایا۔ چوری، جوا، زناکاری اور قتل وغیرہ کی ایسی سزائیں مقرر کیں کہ کوئی شخص ارتکاب جرم کی جرات ہی نہ کرسکے (پادری ریورنڈ ۔ جی ایم ایڈویں)

تمام عیوب سے پاک

"من جملہ ان بہت سی خوبیوں کے جن پر قرآن فخر کرتا ہے دو نہایت ہی عیاں ہیں ایک تو وہ مؤدبانہ انداز اور عظمت جس کو قرآن اللہ کا ذکر یا اشارہ کرتے ہوئے ہمیشہ مدنظر رکھتا ہے۔ کہ وہ اُس کی طرف خواہشات رذیلہ اور انسانی جذبات کو منسوب نہیں کرتا۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ وہ تمام نامہذب اور ناشائستہ خیالات حکایات اور بیانات سے بالکل مبرا ہے جو بدقسمتی سے یہود کے صحائف میں عام ہیں۔ یہ قابل انکار حقیقت ہے کہ قرآن ان تمام عیوب سے مبرا ہے اس پر خفیف سی حرف گیری بھی نہیں ہوسکتی۔ اُس کو شروع سے آخر تک پڑھ جایئے مگر تہذیب کے رخساروں پر ذرا بھی جھینپ کے آثار نہیں پائے جائیں گے" (ایک عیسائی "ڈیون پورٹ")

علم وآگہی کا مخزن

"اسے تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ خدا کی وحدانیت ۔ طاقت ۔ علم اور حقانیت کا جو تصور اور خدا، جنت اور زمین کے متعلق جس تعین کا بار بار قرآن میں اظہار کیا گیا ہے اُس کی وجہ سے ہم اس کتاب کی جتنی بھی تعریف [illegible] ۔ یہ اعلیٰ وارفع اخلاقی تعلیم سے پر ہے اور اس میں علم وآگہی کے جو نکات بیان کئے گئے ہیں اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی بنیاد پر بڑے بڑے طاقتور ملک اور جلیل القدر سلطنتیں قائم کی جاسکتی ہیں" (دی قرآن صفحہ ۱۵ از ریورینڈ جے ایم راڈویل)

لاثانی نظام مسرت

مجھے اُمید ہے کہ میں دُنیا کے تمام دانا اور باشعور لوگوں میں جاکر کے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایک لاثانی نظام قائم کروں گا۔ کیونکہ صرف یہی تعلیمات ہی انسان کو مسرتوں سے روشناس کرسکتی ہیں"۔

(اقتباس تقریر نپولین ۔ از کتاب بوناپارٹ اور اسلام صفحہ 105 مصنفہ شیر فلس)

مسخر کرنے والی طاقت

"قدیم عربی میں نازل شدہ قرآن خوبصورتی اور دلکشی کا حسین مرقع ہے اُس کا اسٹائل بڑا جامع اور دلپذیر ہے۔ اُس کے چھوٹے چھوٹے جملوں میں جو کہیں کہیں شاعری کے نادر نمونے ہیں غضب کا استدلال اور مسخر کرنے والی طاقت ہے۔ اُس کے مفہوم کو کسی زبان کے سانچے میں ڈھالنا کٹھن کام ہے" (The Wisdom of the Quran دیباچہ صفحہ Viii از جان فاش)

سب سے زیادہ زیر مطالعہ کتاب

"دنیا کی کوئی کتاب اتنی پڑھی نہیں جاتی جتنا قرآن پڑھا جاتا ہے ہوسکتا ہے بائبل کی جلدیں زیادہ فروخت ہوتی ہوں۔ لیکن پیغمبر اسلام کے کروڑوں پیرو قرآن کی لمبی لمبی آیات دن میں پانچ مرتبہ اُس وقت سے شروع کرتے ہیں جب وہ باتیں کرنا سیکھتے ہیں۔

(دی فیتھس مین لیو بائے صفحہ ۸۱ از چارلس فرانس پوٹر)

تمام آسمانی کتب پر فائق

"یہ کتاب قرآن عظیم تمام آسمانی کتب پر فوقیت رکھتی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قدرت کی ازلی عنایت نے انسان کیلئے جو کتابیں تیار کی ہیں۔ اُن میں بہترین کتاب ہے۔ اُس کے نغمے انسان کے خیر وفلاح کیلئے فلاسفہ یونان کے نغموں سے کہیں بہتر ہیں۔ اُس کا ہر ہر حرف خداوند عالم کی عظمت کے ذکر سے لبریز ہے۔ قرآن علماء کیلئے ذخیرہ لغات ۔ شعراء کیلئے عروض کا مجموعہ حکمرانوں کیلئے دائرہ المعارف کی حیثیت رکھتا ہے" (ڈاکٹر مورلس فرانسیسی)

دین ودنیا کا راہنما

مسلمان جب قرآن وحدیث میں غور وفکر کریں گے تو اپنی دینی ودنیاوی ضروریات کا اعلاج اُس میں تلاش کریں گے۔

(اخبار الوطن مصر "ایک مسیحی نامہ نگار)

مکمل احکام کا مجموعہ

"جو احکام قرآن پاک میں موجود ہیں وہ اپنی جگہ پر مکمل ہیں"

(پریچنگ آف اسلام از ڈاکٹر آرنلڈ)

فصیح وبلیغ زندہ جاوید

"قرآن پاک میں مطالب اتنے ستھرے اور ہمہ گیر ہیں اور ہر زمانے کیلئے اس قدر موزوں ہیں کہ زمانے کی تمام صدائیں خواہ مخواہ اُس کو قبول کرلیتی ہیں اور وہ محلوں، ریگستانوں شہروں اور سلطنتوں میں گونجتا پھرتا ہے"۔ (ڈاکٹر سمویل جانسن)

عالم انسانیت کا مصلح

"قرآن اخلاقی ہدایتوں اور دانائی کی باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور قرآن نے عالم انسانیت کی زبردست اصلاح کی ہے۔ جن اشخاص نے اس کے مضامین پر غور کیا ہے۔ وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ایک مکمل قانون ہدایت ہے۔ انسانی زندگی کی کوئی سی شاخ لے لیجئے ناممکن ہے کہ اس شعبہ میں اس کی تعلیم رہنمائی نہ کرتی ہو۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو ایک سمجھدار آدمی بیک وقت دنیوی اور روحانی ترقی حاصل کرسکتا ہے"۔

(لیکچر ان اسلام از پروفیسر ہربرٹ وائل)

انتہائی لطیف پاکیزہ اور بے مثل معجزہ

"قرآن انتہائی لطیف اور پاکیزہ زبان ہے اس کتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی انسان اس کی مثل نہیں بنا سکتا۔ یہ لازوال معجزہ مردہ زندہ کرنے سے کہیں زیادہ ہے" (ڈاکٹر سیل)

جامع اور روح افزا پیغام زندگی

"قرآن ایسا جامع اور روح افزا پیغام زندگی ہے کہ ہندو دھرم اور مسیحیت کی کتابیں اس کے مقابلے میں کوئی بیان پیش نہیں کرسکتیں"۔

(پروفیسر رو بیجاداس)

اجتماعی اور معاشرتی احکام

"قرآن پاک مذہبی قواعد وضوابط کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ اُس میں اجتماعی اور معاشرتی احکام بھی موجود ہیں۔ جو تمام دُنیا کے انسانوں کیلئے بہر حال مفید ہیں"۔

(ڈاکٹر موسیو جین)

وسیع جمہوری سلطنت کا قانون

قرآن میں عقائد اخلاق اور اُن کی بنا پر قانون کا مکمل مجموعہ موجود ہے اُس میں ایک وسیع جمہوری سلطنت کے ہر شعبہ کی بنیادیں بھی رکھ دی گئی ہیں تعلیم ۔ عدالت ۔ حربی انتظامات ۔ مالیات اور نہایت محتاط قانون ہے" (ڈاکٹر لڈر ہف کریل)

عملی قوتوں کا سرچشمہ

"اس کتاب کی تعلیم میں ایسے عناصر موجود ہیں جن کے ذریعہ زبردست اقوام اور فتوحات کرنے والی سلطنتیں بن سکتی ہیں۔ اس کی تعلیم میں وہ اصول موجود ہیں جو عملی قوتوں کا سرچشمہ ہیں"۔ (ڈاکٹر راڈویل)

روحانی نجات وحقوق رعایا

قرآن میں دیوانی، فوجداری اور باہمی سلوک کے قواعد پائے جاتے ہیں ۔ مسائل نجات روح۔ حقوق شخصی اور نفع رسانی خلائق وغیرہ وغیرہ موجود ہیں"۔

(از مصنف اپالوجی فار محمد اینڈ قرآن)

فطرت انسانی کے عین مطابق

"میں نے تعلیمات قرآنی کا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کرنے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں ہے۔ مجھے اس کی سب سے بڑی خوبی یہ نظر آئی کہ یہ فطرت انسانی کے عین مطابق ہے"

(ینگ انڈیا۔ گاندھی)

مسلمہ صداقتوں کا پرتو

"وہ وقت دور نہیں جبکہ قرآن کریم اپنی مسلمہ صداقتوں اور روحانی کرشموں سے سب کو اپنے اندر جذب کرلے گا" (ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور)

معاشرتی، سیاسی اور رُوحانی معلم

"میں مذہب اسلام سے محبت کرتا ہوں اور اسلام کے پیغمبر کو دُنیا کے مہاپرش سمجھتا ہوں۔ میں قرآن کی معاشرتی۔ سیاسی اخلاقی اور روحانی تعلیم کا دل سے مداح ہوں اور اس رنگ کو اسلام کا بہترین رنگ سمجھتا ہوں۔ جو حضرت عمرؓ کے زمانے میں تھا"

(لالہ لاجپت رائے)

عقل وحکمت کے مطابق

"قرآن کے احکام اسقدر عقل و حکمت کے مطابق واقع ہوئے ہیں کہ اگر انسان انہیں چشم بصیرت سے دیکھے تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کرسکتا ہے شریعت اسلام اعلیٰ درجہ کے عقلی احکام کا مجموعہ ہے۔ میرے نزدیک قرآن کے تمام معانی میں سچائی کا جوہر موجود ہے۔ یہ کتاب سب سے اوّل اور سب سے آخر جو خوبیاں ہوسکتی ہیں۔ اپنے اندر رکھتی ہے۔ بلکہ دراصل ہر قسم کی توصیف صرف اسی سے ہوسکتی ہے"

(نامور انگریز کارلائل)

مستقبل کی دُنیا کا مذہب

"قرآن شریف غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے۔ اُس کے اصول کی پیروی سے دُنیا خوشحال ہوسکتی ہے"

(لندن میں تقریر۔ مسز سروجنی نائیڈو)

اعلیٰ زبان کی کتاب

"آنحضرت ﷺ خود لکھے پڑھے نہ تھے اور علم کا مفہوم جو دنیا سمجھتی ہے اُس اعتبار سے وہ عالم نہ تھے۔ آپؐ نے خود کو بار بار اُمّی کہا ہے۔ اور آپؐ کے متبعین قرآن کریم کو ہمیشہ باقی رہنے والا معجزہ تسلیم کرتے ہیں۔ جن سے آپ کا دعویٰ رسالت بھی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ کتاب نہایت اعلیٰ زبان میں ہے"۔

(مشہور لیکچرار مسز اینی بسنٹ)

فلسفہ وحکمت کا علم

"قرآنی تعلیم سے فلسفہ وحکمت کا ظہور ہوا اور اسکی ترقی کی کہ اپنے عہد کی توحید و رسالت کا یقین اور خدا و آخرت پر ایمان۔ یہی دونوں اصول اسلامی عقیدہ کی بنیاد ہیں" (مسٹر ایس ایچ لیڈر)

اجتماعی احکام کا رہبر

"قرآن مجید مذہبی قواعد اور احکام ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں اجتماعی (سوشل) احکام بھی ہیں۔ جو انسانی زندگی کیلئے ہر حالت میں مفید ہیں۔ (نامور فرانسیسی ادیب "موسیلو اوجین کلاکل)

اسلام کی قوت اور طاقت

"اسلام کی قوت اور طاقت قرآن میں ہے۔ قرآن قانون اساسی ہے اور حقوق کی دستاویز ہے"

(مسٹر ای ڈی ماریل)

عظیم اور حسین

"اگر ہم قرآن کی عظمت وفضیلت اور حسن وخوبی سے انکار کریں تو گویا ہم عقل و دانش سے بیگانہ ہوں گے"

(New East London اخبار کا خاص نمبر)

یورپ کیلئے نور

"قرآن شریف اس بات کا مستحق ہے کہ یورپ کے گوشہ گوشہ میں اُسے پھیلایا جائے۔

(سرایڈورڈ ڈینی راس۔ سی آئی اے)

غلامی کی رسم کو مٹانے والا

"یہ ضروری ہے کہ غلامی کی مکروہ رسم کو دُنیا سے مٹانے کیلئے ہندو شاستر کو قرآن سے بدل لیا جائے"

(مسٹر رچرڈسن)

بائبل سے مؤثر قانون

"قرآن کا قانون بلاشبہ بائبل کے قانون سے زیادہ موثر ہے" (ڈین اسٹینلی)

مجموعہ قوانین اسلام

"قرآن مسلمانوں کا مشترکہ قانون ہے معاشرتی ملکی۔ تجارتی۔ فوجی، عدالتی اور تعزیری سب معاملات اُس میں موجود ہیں۔ پھر بھی یہ ایک مذہبی کتاب ہے اس نے ہر چیز کو باقاعدہ بنادیا ہے"

(محمدؐ اور قرآن از ڈیون پورٹ)

زندہ جاوید تعلیمات

"تیرہ سو برس کے بعد بھی قرآن کی تعلیمات کا اثر یہ ہے کہ ایک خاکروب بھی مسلمان ہونے کے بعد بڑے بڑے خاندانی مسلمان کی برابری کا دعویٰ کرسکتا ہے" (مسٹر بھوپندر ناتھ باسو)

اخوت ومساوات کا علمبردار

"قرآن کی تعلیم میں ہندوؤں کی طرح ذات پات کا امتیاز نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی کو محض خاندانی اور عالی عظمت کی بناء پر بڑا سمجھا جاتا ہے۔

(مشہور بنگالی۔ بابو چندر پال)

کتب سماوی میں ممتاز

"قرآن مجید احکام حفظ صحت کے لحاظ سے بھی کتب سماوی میں ممتاز ہے (جوانگم بولف)

مذکورہ غیر مسلم اسکالرز کے تبصروں کے بعد فوراً ہماری توجہ قرآن کریم کی اُن پیشگوئیوں کی طرف جاتی ہے۔ کہ رُبما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین (حجر) کو ظاہری اعتبار سے وہ اسلام بے شک قبول نہ کریں۔ مگر اُن کے دل گواہی دے رہے ہیں کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے۔ اور قرآن کریم ہی وہ واحد آسمانی کتاب ہے جس پر عمل کرکے آج انسان زندگی کے ہر میدان میں ہر معرکہ سر ہوسکتا ہے۔ آئے دن سماجی اور معاشرتی زندگی میں رونما ہونے والے واقعات وحادثات اُنہیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ چاہے طلاق وخلع کے مسائل ہوں یا وراثت کا قانون۔ جبر آج کیا عیسائی اور کیا ہندو عمل کرنے پر مجبور ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج دُنیا کے اکثر ملکوں کے دستور اساسی میں اسلامی تعلیمات کے نقش پائے جاتے ہیں۔ جہاں آج عیسائی اپنی تعلیمات سے روگرداں ہورہے ہیں دوسری طرف دیگر مذاہب والے بھی اپنے مذاہب سے بیزار ہیں۔ اُن کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے دسمبر کے سرد مہینہ میں کسی کو Ice Cream کا زبردستی مزہ دلایا جائے۔

اللہ کرے وہ دن جلد طلوع ہو۔ جب ہر دل میں قرآن کریم کا انقلاب جاری ہو۔ اور ہر زبان پر لا الہ الا اللہ کا نعرہ ہو۔ اور ہر دل میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ہو۔ اور ہر شہر کی یونیورسٹی میں قرآن کریم اور احادیث نبویؐ پر ریسرچ ہو اور ہر طالب علم اسلام علوم کا ماہر ہو۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

بقیہ صفحہ (13)

ادائے مطلب میں اس نے کوئی ابہام باقی نہیں رہنے دیا جیسے فرمایا:

"یہ ایک نصیحت اور ہمیشہ پڑھی جانے والی واضح المطالب کتاب ہے"۔ (سورۃ الجمعۃ:۳)

اس لئے یہ کہنا کہ قرآن کا کچھ حصہ ایسا بھی ہے جس کا مطلب انسان کی دسترس سے باہر ہے اور صرف اللہ تعالیٰ ہی اس کی مراد کو جانتا ہے درست نہیں کیونکہ یہ خیال قرآن کے مبین اور بیان ہونے اور اس کے کتاب ہدایت ہونے کے منافی ہے۔

متشابہ آیات کی تفسیر محکم آیات کی روشنی میں

قرآن کریم ہر قسم کے اختلاف سے پاک ہے اور اس کا کوئی حصہ دوسرے حصے کے متضاد نہیں اس لئے متشابہ آیات کی تفسیر محکم آیات کی روشنی میں کرنی چاہئے تاکہ اصل اصول کی خلاف ورزی کا امکان باقی نہ رہے۔ مثلاً قرآن کریم تناسخ اور ایک نوع کے جانور کا دوسری نوع کے جانور میں تبدیل ہوجانے کا قائل نہیں جیسے فرمایا:۔

لا تبدیل لخلق اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی خلق میں تبدیلی ناممکن ہے۔

پس اس لحاظ سے آیت کونوا قردۃ خاسئین کے معنے یہ نہیں کئے جاسکتے کہ یہ لوگ واقعی بندروں کی جون میں بدل گئے تھے۔ الغرض قرآن کریم کی تفسیر میں ان اصولوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ جو ان اصولوں کو مدنظر نہ رکھے وہ قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتا صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے سامنے ان میں سے کئی اصول نہ تھے لیکن اپنے زمانہ کی ضرورت کے مطابق بہترین طریق پر انہوں نے قرآن کریم کو سمجھا اور اس کے مطابق عمل پیرا ہوکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی لیکن کسی نتیجہ فکر کی صحت کسی تفسیر کی تنقید ان اصولوں کو مدنظر رکھے بغیر بہت مشکل ہے۔ پس یہ اصول تفسیری حقائق کے پرکھنے کا ایک نادر ذریعہ ہیں اور اس لحاظ سے ان کی بڑی اہمیت ہے لیکن یہ سب اصول سامنے رکھنے کے باوجود بھی اگر کوئی قرآنی مشکل حل نہ ہوتو گھبرانا نہیں چاہئے اور نہ ہی راہ حق کو ترک کرنا چاہئے بلکہ ثابت قدمی سے یقین محکم کی چٹان پر کھڑے ہوکر دعا کے سہارے اپنی کوشش جاری رکھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ انکشاف حقیقت کی کوئی نہ کوئی راہ اس کیلئے ضرور ظاہر کردے گا۔ اسی لئے فرمایا:

"وہ لوگ جو ہمارے راستوں کی تلاش میں مقدور بھر کوشش کریں گے ہم انہیں اپنے راستے ہمیشہ دکھاتے رہیں گے" (سورۃ العنکبوت:۷۵)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کے معارف اور علوم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443
خالص
اور
معیاری
زیورات
کا مرکز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیا (مشرقی افریقہ) میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

نیشنل مجلس عاملہ کینیا کے ساتھ میٹنگ، تقریب آمین، ممباسہ میں استقبالیہ میں شرکت، ممباسہ اور نیروبی میں چلڈرن کلاسز، یادگاری پودا لگانے کی تقریب، انفرادی و فیملی ملاقاتیں، کینیا، کونگو اور زمبابوے کے مبلغین اور معلمین کینیا کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور اشاعت اسلام اور تعلیم و تربیت کے ضمن میں نہایت اہم تفصیلی ہدایات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

4رمئی 2005ء بروز بدھ:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مسجد نیروبی میں پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔ ایک بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

کینیا کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ

چار بجے سہ پہر نیشنل مجلس عاملہ کینیا کی میٹنگ حضور انور کے ساتھ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور میٹنگ کا آغاز ہوا۔ حضور انور نے باری باری تمام ممبران کے شعبوں، ان کے کام اور آئندہ کے پروگراموں کا جائزہ لیا۔

حضور انور نے جماعت کے سالانہ بجٹ اور چندوں کا ہر پہلو سے تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ ابھی آپ کے انکم بجٹ میں اضافہ کی بے حد گنجائش ہے۔ آپ اپنے موجودہ بجٹ میں کم از کم ایک ملین کا اضافہ کریں۔ فرمایا: آپ کی استطاعت اس سے زیادہ ہے۔ احباب جماعت کو، نومبائعین کو چندہ کے نظام میں شامل کرنے کے لئے خصوصی کوشش کریں۔ مبلغین اور معلمین سے مدد لیں۔ صدران جماعت سے مدد لیں اور زیادہ سے زیادہ احباب کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔

فرمایا ابھی آپ نے بہت لمبا سفر کرنا ہے۔ اپنے سب رجسٹرز کو Activate کریں اور ان کو معین ٹارگٹ اور ہدف دیں اور پھر مسلسل اس کے حصول کی کوشش کریں۔

فرمایا نومبائعین کی تربیت کے لئے بیحد ضروری ہے کہ وہ چندہ کے نظام میں شامل ہوں۔ جب تک وہ چندہ ادا نہیں کریں گے مضبوط احمدی نہیں ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پرانے ممبرز جماعت کو توجہ دلائیں کہ وہ شرح کے مطابق چندہ ادا کریں۔ حضور انور نے ایک اصولی بات کی طرف توجہ دلائی کہ مجلس عاملہ کے وہ ممبرز جو شرح کے مطابق چندہ ادا نہیں کرتے مجلس عاملہ کے ممبرز نہیں بن سکتے۔

حضور انور نے موصیان کی تعداد اور ان کے چندوں کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ فرمایا مجلس عاملہ کے جن ممبران نے ابھی تک وصیت نہیں کی پہلے ان کو وصیت کے نظام میں شامل ہونا چاہئے۔ پھر دوسروں کو اس نظام میں شامل کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مزید کوشش کریں تو چندہ بھی بڑھ سکتا ہے۔

حضور انور نے شعبہ تربیت کو ہدایت فرمائی کہ نومبائعین سے رابطہ کی طرف خصوصی توجہ دیں اور ان کو اپنے نظام میں شامل کریں۔ ان کی تعلیمی و تربیتی کلاسز لگائیں۔

حضور انور نے تحریک جدید اور وقف جدید کے چندہ اور چندہ دہندگان کی تعداد کا بھی جائزہ لیا اور تفصیل سے رہنمائی فرمائی۔

شعبہ سمعی و بصری کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کے پاس ڈاکومنٹری فلم بنانے کے بہت سے مواقع ہیں۔ آپ کے ہاں نیشنل پارک ہیں۔ ڈاکومنٹری فلم بنائیں اور MTA کے لئے بھجوائیں۔

حضور نے شعبہ تعلیم کو ہدایت فرمائی کہ سکول میں جانے والے بچوں کی لسٹ بنائیں۔ پرائمری سکول میں کتنے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح سیکنڈری اور ہائر ایجوکیشن میں کتنے بچے ہیں۔ کتنے ایسے طلباء ہیں جو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

حضور انور نے سیکرٹری امور عامہ کو ہدایت فرمائی کہ جو احباب کام نہیں کرتے، کماتے نہیں، ان کے لئے Job کے حصول کے بارہ میں کام کریں۔ اور ملازمتوں کے حصول کی کوشش کریں۔

حضور انور نے سیکرٹری جائیداد کو ہر لحاظ سے اپنا ریکارڈ مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی اور تفصیل سے سمجھایا کہ کس طرح اور کن کن چیزوں کا ریکارڈ آپ نے مکمل کرنا ہے اور رجسٹر میں اندراج کرنا ہے۔

حضور انور نے ریڈیو سٹیشن کے قیام کا جائزہ لینے کی ہدایت فرمائی۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ اب سونے کا ٹائم ختم ہو چکا ہے، اب تیز دوڑنے کا وقت ہے۔

آخر پر نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

یہ میٹنگ ساڑھے پانچ بجے ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

سات بجے حضور انور نے مسجد احمدیہ نیروبی میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد عزیزم مبارز احمد ابن مکرم بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ ایلڈوریٹ ریجن، کینیا کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور نے مبارز احمد صاحب سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

5رمئی 2005ء بروز جمعرات:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مسجد نیروبی میں پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق ممباسہ (Mombasa) کے لئے By Air روانگی تھی۔ حضور انور پونے آٹھ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ اس کے بعد نیروبی کے Jomo Kenyata International Airport کے لئے روانگی ہوئی۔ 8:30 بجے حضور انور ائرپورٹ پہنچے اور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔

کینیا ائرویز کی فلائٹ KG0602 اپنے وقت کے مطابق ساڑھے نو بجے نیروبی سے ممباسہ کے لئے روانہ ہوئی۔ چالیس منٹ کے سفر کے بعد جہاز ممباسہ کے Moi International Airport پر اترا۔ جونہی حضور انور جہاز سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت ممباسہ، مبلغ سلسلہ ممباسہ ریجن اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

10:30 بجے حضور انور جونہی VIP لاؤنج سے باہر تشریف لائے تو ممباسہ ریجن سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں نے والہانہ انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ افریقن بچوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم "ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس وقت بڑا ایمان افروز منظر تھا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے بچوں کے پاس کھڑے رہے۔

اس کے بعد حضور انور ائرپورٹ سے اپنی جائے رہائش کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور انور کا ممباسہ میں قیام مکرم ظفر اللہ خان صاحب، نائب امیر جماعت کینیا کے گھر تھا۔ موصوف نے اپنا سارا گھر اس غرض کے لئے وقف کیا تھا۔

11:45 بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے احمدیہ مسجد و مشن ہاؤس ممباسہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور انور جب مشن ہاؤس پہنچے تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ سبھی کے چہرے خوشی و مسرت سے معمور تھے۔ ہر طرف سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں آ رہی تھیں۔

فیملی ملاقاتیں

حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ممباسہ ریجن کی مختلف جماعتوں سے آنے والی 26 فیملیز نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ جو بھی فیملی ملاقات کر کے باہر آتی اس کی طرف سے بیحد خوشی کا اظہار ہوتا اور اپنے جذبات پر قابو رکھنا مشکل ہوتا۔

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ایک بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے احمدیہ مسجد ممباسہ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

6:30 بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور امیر صاحب کینیا و نائب امیر صاحب کینیا سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ پونے سات بجے حضور انور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے ممباسہ مسجد تشریف لے گئے جہاں حضور نے یہ دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے ممباسہ ریجن کی مختلف جماعتوں سے آئے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ تشریف لے آئے۔

استقبالیہ تقریب

جماعت احمدیہ ممباسہ نے حضور انور کے اعزاز میں ایک Reception (تقریب عشائیہ) کا اہتمام کیا تھا۔ اس تقریب کا انتظام نائب امیر صاحب کینیا کے اسی گھر کے خوبصورت لان میں کیا گیا تھا

114واں جلسہ سالانہ قادیان 2005 مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت** ::اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17 ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

جہاں حضور انور کی رہائش تھی۔

8:40 بجے حضور انور کی آمد سے قبل مہمان حضرات اس تقریب میں شرکت کے لئے پہنچ چکے تھے۔ تلاوت قرآن کریم سے اس تقریب کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں انڈین ہائی کمیشن کے قونصلیٹ، اسسٹنٹ ہائی کمشنر انڈیا، تنزانیہ ہائی کمیشن کے قونصلیٹ، ہائی کمیشن کینیڈا کے قونصلیٹ، جرمن ایمبیسی کے قونصلیٹ اور ان کے علاوہ ڈاکٹرز، بینکرز، سکھ کمیونٹی کے ممبران اور زندگی کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے معززین شامل تھے۔

اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور انور خود ان مہمانوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو شرف مصافحہ بخشا اور ان سے گفتگو فرمائی۔ ساتھ ساتھ تصاویر کھینچی جا رہی تھیں۔

دس بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

6رمئی 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مسجد ممباسہ میں پڑھائی۔ ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد احمدیہ ممباسہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ٹیلیفون رابطہ کے ذریعہ MTA پر Live نشر ہوا۔ مکرم عبداللہ حسین جمعہ صاحب مبلغ سلسلہ کینیا نے خطبہ جمعہ کا Live ترجمہ کیا۔ (حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا متن علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے)۔

دو بج کر دس منٹ پر حضور انور نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور مسجد کے احاطہ سے باہر اس حصہ میں تشریف لے گئے جہاں مسجد میں جگہ کم ہونے کے باعث شامیانے لگا کر احباب و خواتین کے لئے جمعہ پڑھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ ہر طرف سے وعلیکم السلام کی آوازیں بلند ہوئیں۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

چلڈرن کلاس

تین بج کر پچپن منٹ پر حضور انور 'چلڈرن کلاس' کے لئے تشریف لائے۔ اس کلاس کا انعقاد رہائشگاہ کے بیرونی لان میں کیا گیا تھا۔ کلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد بچیوں نے کورس کی شکل میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصیدہ 'یا عین فیض اللہ والعرفان' ترنم کے ساتھ پڑھا۔ اس کے بعد ایک بچی نے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد ایک مقامی بچی نے نظم 'ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے' اردو اور سواحیلی زبان میں پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد کلاس میں موجود تمام بچوں اور بچیوں نے کورس کی شکل میں نظم 'ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ' ترنم کے ساتھ خوش الحانی سے پڑھی۔ کلاس کے آخر پر حضور انور نے بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں۔ چار بج کر دس منٹ پر یہ کلاس ختم ہوئی۔

معائنہ احمدیہ کلینک ممباسہ

چار بج کر دس منٹ پر حضور انور 'احمدیہ کلینک ممباسہ' کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور انور نے کلینک کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا اور انچارج کلینک سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

آج پروگرام کے مطابق ممباسہ سے نیروبی کے لئے روانگی تھی۔ کلینک کے معائنہ کے بعد حضور انور ممباسہ کے Moi International Airport کے لئے روانہ ہوئے۔ پونے چھ بجے حضور انور ائرپورٹ پہنچے۔ سپیشل انتظام کے ذریعہ حضور انور کی گاڑی کو پولیس نے Escort کے ساتھ VIP لاؤنج میں پہنچایا۔ حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ وہاں ائرپورٹ کے آفیسر آئے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے نصف گھنٹہ سے زیادہ جماعت احمدیہ کے عقائد اور جماعت کی دنیا میں خدمات اور جماعت کے مقاصد کے بارہ میں بڑی تفصیل سے گفتگو فرمائی۔

کینیا ائرویز کی فلائٹ نمبر KQ613 شام سوا سات بجے ممباسہ سے نیروبی کے لئے روانہ ہوئی۔ اور 45 منٹ کے سفر کے بعد آٹھ بجے جہاز نیروبی انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔ جب حضور انور جہاز سے نیچے اترے تو حضور انور کے لئے گاڑی جہاز کی سیڑھیوں کے پاس پولیس Escort کے ساتھ کھڑی تھی۔ حضور انور گاڑی میں VIP لاؤنج میں تشریف لائے۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد نیروبی مشن ہاؤس کے لئے روانگی ہوئی۔ پونے نو بجے حضور انور مشن ہاؤس پہنچے جہاں احباب جماعت حضور انور کے انتظار میں کھڑے تھے۔ سبھی نے حضور انور کی آمد پر نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے رات نو بجے احمدیہ مسجد نیروبی میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ممباسہ کے وزٹ کے دوران ممباسا ائرپورٹ پر حضور انور کی آمد کی خبر ملک کے نیشنل اخبار "Daily Nation" نے تصویر کے ساتھ اپنی 6رمئی کی اشاعت میں شائع کی۔

7رمئی 2005ء بروز ہفتہ:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مسجد نیروبی میں پڑھائی۔

یادگاری پودا لگانے کی تقریب

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Minister of Environment & Natural Resourses, Hon: Kalonw Musyoka سے ملنے اور جنگل میں ایک مخصوص کئے گئے قطعہ زمین پر پودا لگانے کے لئے تشریف لے گئے۔ دس بج کر بیس منٹ پر حضور انور وہاں پہنچے۔ وزیر موصوف نے اپنے سٹاف اور محکمہ جنگلات کے افسران کے ساتھ حضور انور کا پُرتپاک استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور وزیر موصوف کے ہمراہ اس جگہ تشریف لے گئے جہاں پودا لگانا تھا۔ وزیر موصوف اور افسران شعبہ نے حضور انور کو جنگل کے رقبہ کے بارہ میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ اس میں کتنے رقبہ پر مقامی پودے لگائے جا چکے ہیں۔ اور کتنے رقبہ پر بیرونی ممالک سے آنے والی شخصیات نے پودے لگائے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ حصہ جہاں حضور انور تشریف لائے ہیں غیر ملکی مہمانوں اور دیگر اعلیٰ شخصیات کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے Podocarpus کا پودا لگایا۔ حضور انور کے بعد وزیر موصوف اور اس کی بیٹی نے پودا لگایا اور پھر امیر جماعت کینیا نے ایک پودا لگایا۔

حضور انور نے وزیر موصوف سے کینیا میں جنگلات کے کل رقبہ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور یہ کہ اس میں اضافہ ہو رہا ہے یا دن بدن کمی ہو رہی ہے۔ وزیر موصوف اور متعلقہ افسران نے بتایا کہ ہمارا ہدف کینیا کی زمین کے کل رقبہ کا 1/10 حصہ پر جنگلات بنانے کا ہے۔ مگر فی الحال دو فیصد حصہ پر کامیابی ہوسکی ہے۔ ہر سال 40 ہزار ہیکٹر زمین پر پودے لگا کر اس ہدف کو دس سال میں حاصل کرنا ہوگا۔

انہوں نے بتایا کہ مارچ سے مئی تک ہمارے ہاں بارشوں کے مہینے ہیں۔ ان میں شجرکاری کی جاتی ہے۔ صدر مملکت نے گزشتہ دنوں پودا لگا کر شجرکاری کا افتتاح کیا ہے اور اب حضور انور بھی ہماری اس مہم کا ایک اہم حصہ بن گئے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے سفیدے کے پودے کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ متعلقہ افسران نے بتایا کہ شروع میں فوری طور پر لکڑی کی ضرورت تھی اس لئے یہ پودے لگائے گئے۔ حضور انور نے اس پودے کے نقصانات کے بارہ میں بتایا کہ یہ زیادہ مفید نہیں ہے بلکہ زیادہ وقت رہنے کی وجہ سے زمین کو نقصان پہنچاتا ہے۔ محکمہ جنگلات کے افسران نے کہا کہ ہم آہستہ آہستہ اسے کم کر رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کینیا نے گزشتہ ہفتوں میں کئی ہزار پودے محکمہ جنگلات کو مہیا کئے ہیں۔ اب مجلس خدام الاحمدیہ کینیا محکمہ جنگلات کے ساتھ مستقل تعاون کرتے ہوئے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے اور کینیا کی سرسبزی اور شادابی کو قائم رکھنے کے لئے اس جنگل میں ایک خاص حصہ کو سپانسر کر رہی ہے۔ اور اس میں باقاعدگی سے محکمہ جنگلات کے منظور شدہ پودے لگا کر ملکی ترقی میں اپنا اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

حضور انور کافی دیر تک وزیر موصوف اور افسران جنگلات سے گفتگو فرماتے رہے۔

حضور انور وہاں سے واپسی کے لئے کار میں تشریف فرما ہو چکے تھے کہ انتظامیہ نے وزیٹر بک پیش کر کے اس پر دستخط کرنے کی درخواست کی جو حضور انور نے قبول فرمائی اور اپنے ریمارکس کے ساتھ دستخط فرمائے۔ حضور انور گیارہ بج کر پانچ منٹ پر واپس مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔

چلڈرن کلاس

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ چلڈرن کلاس کے لئے تشریف لائے۔ چلڈرن کلاس کا انعقاد احمدیہ مشن ہاؤس نیروبی کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ سارے ہال کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ تمام بچوں اور بچیوں نے جن کی مجموعی تعداد 75 تھی۔ حضور انور کی آمد پر اہلاً وسہلاً ومرحبا کہتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے سب کو السلام علیکم کہا اور تشریف فرما ہوئے۔ اس کلاس میں نیروبی اور اس کے اردگرد کی جماعتوں کیبرا، کیاہو، کیسرانی، وٹڈورا کے علاوہ کسومو، نکورو، ایلڈورٹ اور ممباسہ سے آنے والے بچے بھی شامل ہوئے۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم اسماعیل Kishoma نے کی اور اس کا ترجمہ عزیزہ Fatuma Juma نے پیش کی۔ اس کے بعد عزیزم Dhahabu نے آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ پیش کیں جن میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کس طرح درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس کے بعد عزیزہ مریم زینب نے انگریزی زبان میں اور عزیزم Abdi Ali نے سواحیلی زبان میں حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ جس کے بعد پانچ بچوں پر مشتمل ایک گروپ نے کورس کی شکل میں ایک سواحیلی زبان میں لکھی ہوئی نظم پیش کی جس میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا تکرار تھا۔ اور ارکان اسلام بیان کر کے بتایا گیا تھا کہ ہم احمدی بفضل خدا سچے مسلمان ہیں جو ان تمام امور پر سختی سے کاربند ہیں اور ہمارے مذہب اور عقیدہ کا خلاصہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔

اس کے بعد عزیزہ سطوت احمد صاحبہ بنت مکرم غلام قادر صاحب شہید نے "احمدیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد عزیزہ عائشہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظم 'زندگی بخش جام احمدؐ ہے' پیش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بچی سے اس نظم کے معانی کے بارہ میں پوچھا تو اس بچی نے اس نظم کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ رحیمہ مہدی نے 'Life of the Promised Messiah' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد چار بچوں نے کورس کی شکل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ 'یا عین فیض اللہ والعرفان' سے کچھ اشعار ترنم کے ساتھ پیش کئے۔

اس کے بعد مکرم غلام قادر صاحب شہید کے دو بچوں عزیزم مرزا نورالدین احمد اور مرزا محمود مسیح احمد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی، آپ کے کارہائے نمایاں اور عظیم خدمات بیان کیں۔

اس کے بعد عزیزہ عبداللہ Dida نے جماعت احمدیہ کینیا کا تعارف کروایا اور ابتدائی مبلغین کے بارہ میں بیان کیا۔ اس کے بعد بچیوں نے کورس کی شکل میں ایک نظم 'یا امیر المومنین' پیش کی۔ بعدہٗ عزیزہ صالحہ ندیم نے "صفائی" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد بچوں نے مل کر نظم 'میری رات دن بس یہی اک صدا ہے' پیش کی۔ اس نظم کے پڑھے جانے کے دوران اللہ تعالیٰ کی مذکورہ صفات کے حوالہ سے صفاتی ناموں پر مشتمل بورڈ اٹھائے ہوئے مختلف بچے سٹیج پر آئے جس سے بہت ہی مسحور کن منظر پیدا ہوا۔ جونہی کسی شعر میں اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کا ذکر آتا اس وقت ایک بچہ اس صفت سے متعلق اللہ تعالیٰ کے اس صفاتی نام پر مشتمل بورڈ لے کر آگے بڑھتا۔

(27) پر ملاحظہ فرمائیں

شہر بنگلور میں قرآن کریم کے کنڑا ترجمہ کا

گورنر کرناٹک کے ذریعہ شاندار اجراء

الحمدللہ قرآن کریم کا کنڑا ترجمہ خوبصورت جلد پر مشتمل شائع ہوا محترم محمد شفیع اللہ صاحب امیر صوبہ کرناٹک مکرم ڈاکٹر سید اخلاق احمد جواز سیکرٹری اشاعت اور خاکسار پر مشتمل وفد نے گورنر کرناٹک عزت مآب ٹی این چترویدی صاحب سے 12 مارچ کو ملاقات کی اور خواہش کی کہ گورنر ہاؤس میں آپ کے ذریعہ قرآن کریم کنڑا ترجمہ کا اجراء ہو۔ گورنر صاحب نے بخوشی قبول کیا اور گورنر ہاؤس میں تقریب کی اجازت دے دی۔ دوران گفتگو گورنر صاحب نے کہا کہ میں آپ کی جماعت احمدیہ سے اچھی طرح واقف ہوں موصوف کو قرآن مجید کنڑ ترجمہ ولٹریچر پیش کیا گیا۔

محترم سلیم اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے اس سلسلہ میں بہت کوشش اور تعاون کیا۔ شہر کے تعلیم یافتہ طبقہ نے ہماری دعوت پر شمولیت کی۔

مورخہ 16 مئی 2005ء کو بروز پیر ٹھیک چار بجے گورنر صاحب تشریف لائے خاکسار محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ نے اور محترم امیر صاحب بنگلور نے ہال کے دروازہ پر موصوف کا استقبال کیا گورنر صاحب کے ساتھ اسٹیج میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد محترم پروفیسر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، محترم امیر صاحب بنگلور کرناٹک اور محترم محمد یوسف صاحب مینگلور تشریف فرما ہوئے۔

محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی دُعا کے ذریعہ بابرکت تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی طارق احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور محترم بشیر احمد صاحب صدر جماعت مرکرہ نے کنڑا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ گورنر ہاؤس میں خاکسار نے گورنر صاحب کرناٹک اور چاروں افراد کی گلپوشی کی۔ بعد ازاں گورنر صاحب نے قرآن کریم کنڑا ترجمہ کا اجرا کیا محترم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کرناٹک نے استقبالیہ خطاب فرمایا۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے قرآن کریم کی برکات کے موضوع پر مختصر اور جامع تقریر کی۔ محترم پروفیسر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے انگریزی میں محاسن قرآن کریم کے موضوع پر تقریر کی۔ محترم یوسف صاحب مینگلور مترجم کنڑا قرآن کریم نے کنڑا زبان میں حاضرین سے خطاب کیا۔ گورنر صاحب کرناٹک نے ۲۵ منٹ کی تقریر فرمائی۔ دوران خطاب موصوف نے جماعت احمدیہ کی بہت تعریف کی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے خدمت خلق کے کاموں میں مصروف رہتی ہے آخر پر پی ایم خلیل احمد صاحب نے گورنر صاحب اور تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ محترم ڈاکٹر سید اخلاق احمد صاحب جواز نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔

جلسہ تقریباً 1.30 گھنٹہ جاری رہا۔ جلسہ میں شہر بنگلور کے پروفیسر۔ ڈاکٹرز۔ لیکچرار۔ وکلاء۔ انجینئر بھی شامل ہوئے جلسہ کے بعد حاضرین جلسہ کی تواضع کی گئی۔ جس میں ہمارے ساتھ گورنر صاحب بھی شامل ہوئے۔

پروگرام میں T.V اور اخباری نمائندے کثرت سے شامل ہوئے جلسہ کے بعد تقریباً ایک صد افراد کو قرآن کریم کنڑا ترجمہ اور جماعتی لٹریچر تحفۃً دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔ اخبارات میں قرآن کریم کے اجراء کی خبر تصویر کے ساتھ شائع ہوئی۔ اور T.V میں پروگرام دکھایا گیا۔

قادیان سے M.T.A کو ریج مکرم مولوی عطاء الٰہی احسن غوری صاحب نے کی۔ مقامی جماعت کے احباب کے علاوہ شموگہ۔ ساگر۔ سوربہ مرکرہ ہبلی مینگلور۔ بلگام کے احباب جماعت بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

جماعت بنگلور کے انصار۔ خدام بھی افراد جماعت نے بھرپور تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

چھتیس گڑھ میں جلسہ تعلیم القرآن

مورخہ یکم مئی ۲۰۰۵ء کو پردا (چھتیس گڑھ) میں تعلیم القرآن کے تحت ایک خصوصی جلسہ خاکسار کے زیر صدارت کیا گیا جس میں منور صاحب دانی کی تلاوت اور طاہر احمد دانش کی نظم خوانی کے بعد مکرم انیس احمد صاحب دانی و مکرم مولوی نشاط احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید نے قرآن مجید کے تعلق سے تقاریر کیں۔ خاکسار نے خصوصی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے تازہ خطبہ تعلیم القرآن کی اہمیت کے موضوع پر خطاب کیا دعا کے بعد پروگرام اختتام کو پہنچا اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

مورخہ ۲۵ مئی ۲۰۰۵ء کو جماعت احمدیہ بر پلا میں جلسہ تعلیم القرآن زیر نگرانی مکرم نبی محمد صاحب معلم کیا گیا جس میں طاہر احمد صاحب، نور محمد صاحب، ظہور احمد صاحب کے علاوہ قرآن کی اہمیت کے تعلق سے مولوی نبی محمد صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی، آخر میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (مولوی حلیم احمد سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

بدر میں اشتہار دے کر | اپنے کاروبار کو فروغ دیں

مومنوں کا رہنما قرآن ہے

اس میں رب کا ہر کوئی فرمان ہے
یہ ہی ہادی ہے یہی فرقان ہے
ہر مسلمان کا یہی ایمان ہے
مومنوں کا رہنما قرآن ہے

اہل دنیا سے نہ رستہ پوچھیے
خود بھٹکتے ہیں وہ سکوں کیلئے
سورہ الحمد پڑھ کر دیکھیے
راہ پانا کس قدر آسان ہے
مومنوں کا رہنما قرآن ہے

دولتوں کے کارخانے ہیں بہت
سونے چاندی کے ٹھکانے ہیں بہت
یوں تو دنیا میں خزانے ہیں بہت
بس ہدایت کی یہی اک کان ہے
مومنوں کا رہنما قرآن ہے

وہ بشر ہی کفر سے مامون ہے
یاد قرآں کا جسے مضمون ہے
اہل ایماں کا یہی قانون ہے
حق و باطل کی یہی پہچان ہے
مومنوں کا رہنما قرآن ہے

روشنی دیتا ہے اس کا ہر ورق
یہ ہی دیتا ہے زمانے کو سبق
ہاں یہی ہے دہر میں پیغام حق
دین مسلم کی یہی تو جان ہے
مومنوں کا رہنما قرآن ہے

(منور احمد کنڈے، ٹیلفورڈ، شراپشائر، یو کے)

لجنات بھارت متوجہ ہوں

بھارت کی تمام لجنات سے گزارش ہے کہ لائحہ عمل کے مطابق ہر شعبہ میں لجنہ کے کاموں کو سرانجام دیں اور اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری بروقت بھجوائیں۔ نیز تمام ممبرات سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح رنگ میں خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ لجنات بھارت ترقی کی طرف گامزن رہیں۔

(بشریٰ پاشا صدر لجنہ بھارت)

دعائے مغفرت

خاکسار کی بہو عزیزہ نشاط انجم اہلیہ عزیزم حامد علی احسان مورخہ 10 اپریل کو زچگی کے بعد ایک ماہ بیمار رہ کر وفات پا گئیں ہیں۔ مرحومہ اپنے پیچھے ایک بچی چھوڑ گئی ہیں۔ مرحومہ کے درجات کی بلندی۔ مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے نیز بچی کی صحت وتندرستی اور روشن مستقبل کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(محمد عمر علی درویش قادیان)

اعلان نکاح

عزیز مکرم رفیق احمد صاحب قمر ابن برادرم مکرم نصیر الدین صاحب قمر قادیان کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ امیرہ متین صاحبہ بنت مکرم عبد الرشید صاحب ارشد ساکن ربوہ (پاکستان) مورخہ 28.5.05 کو مسجد مبارک قادیان میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا، عزیزہ متین اللہ کے فضل سے حافظ قرآن ہے عزیز رفیق احمد صاحب قمر مکرم مستری محمد دین صاحب درویش مرحوم قادیان کے پوتے ہیں۔ اس خوشی کے موقع پر مکرم ڈاکٹر نصیر الدین صاحب قمر نے دوصد روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

(ظہیر احمد خادم منیجر بدر قادیان)

بقیہ صفحہ (11)

انکے ہاتھ میں آگیا، مناصب کی تقسیم انکے اختیار میں آگئی، حدود اور قصاص کے احکام کا اجراء انہوں نے شروع کر دیا تو اس کے بعد اصلی قرآنی زبان کے سمجھنے میں لوگوں کو کوئی دقت نہ رہی اور جب یہ حالت پیدا ہو گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اس عارضی اجازت کو جو محض وقتی حالات کے ماتحت دی گئی تھی منسوخ کر دیا اور یہی اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا۔
(تفسیر کبیر جلد نہم ص ۴۸-۵۰ سورۃ اللیل)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے واضح ہے کہ ''سات قرأتوں'' میں سے کسی ایک میں قرآن مجید پڑھنے کی اجازت وقتی اور عارضی تھی جسے حضرت عثمانؓ نے ختم فرمادیا تھا۔ آپ قریش کی اموی شاخ کے چشم و چراغ تھے۔ اور ابتداء میں ہی قبولیت اسلام کی توفیق پائی تھی۔ اور کاتبان قرآن مجید میں سے ایک تھے۔ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی دو صاجزادیاں رقیہؓ و ام کلثومؓ کے بعد دیگرے آپ سے بیاہی ہوئی تھیں حضور ؐ سے آپکو دوہری دامادی اور قربت کا شرف حاصل تھا۔ اگر حضرت عثمانؓ کو یقینی اور پختہ علم نہ ہوتا کہ سات قرأتوں میں سے چھ کی اجازت و سہولت عارضی اور وقتی تھی، تو آپ انکو کبھی منسوخ نہ فرماتے۔ کیونکہ کوئی بھی خلیفہ راشد ایسا کام نہیں کر سکتا جو سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی منشاء و اجازت کے خلاف ہو۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کسی بھی معتبر و صحیح روایت سے ثابت نہیں کہ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے نماز میں کبھی کسی قرأت کے مطابق قرآن مجید پڑھا ہو، پھر اسی سورۃ کو کسی دوسرے موقعہ پر کسی دوسری قرأت سے پڑھا ہو، بلکہ آپ اسی طرح قرآن مجید پڑھا کرتے تھے جیسا کہ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آپ کو پڑھاتے تھے۔ اور اسی قرأت والے قران مجید کو جمع کرنے اور اس قرأت کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود قبول کی ہوئی ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے''اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ''(سورۃ القیامہ ۷۵) اسی آیت کے تحت تفسیر النسفی کے مصنف عبداللہ بن احمد (المتوفی ۷۱۰ھ) نے لکھا ای قرأه علیک جبریل فجعل قرأة جبریل قرأته یعنی (اس آیت میں حکم تھا کہ) اے محمد ﷺ آپ پر جبریل علیہ السلام نے قران مجید پڑھا ہے۔ آپ جبریل کی قرأت کو ہی اپنی قرأت بنائیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ قرآن مجید کی اصل قرأت وہی ہے جو جبریل علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کو سکھلائی تھی اور آپ نے اپنی زندگی میں اسی کے مطابق قرآن مجید پڑھا۔ آپ کے بعد خلفاء راشدین بھی اسی قرأت کے مطابق قرآن مجید پڑھتے رہے۔ اسی قرأت کے مطابق پچھلے چودہ سو سال میں کروڑوں قرآن مجید شائع ہوتے رہے۔ اور ہو رہے ہیں۔ نیز قیامت تک ہوتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب اس مروجہ طریق سے ہٹ کر کمپیوٹر سی۔ڈی۔ میں ان دوسری قرأتوں کو بھی شامل کرنا جنکو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منسوخ قرار دے دیا تھا ہرگز مناسب نہیں۔ اور آپؓ کے حکم کی صریحاً نافرمانی ہے۔

حکم وعدل کا فیصلہ

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق عصر حاضر میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام (۱۸۳۵-۱۹۰۸ء) کو امام مہدی و مسیح موعود بنا کے بھیجا۔ آپؑ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق ''حکم وعدل'' ہیں امت محمدیہ میں متنازعہ مسائل میں آپ کا فیصلہ آخری ہے۔ زیر بحث موضوع میں آپکا فیصلہ درج ذیل ہے۔

۱۔ سوال: (حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے) پوچھا گیا کہ قرآن کا جو نزول ہوا وہ یہی الفاظ ہیں یا کس طرح؟

جواب: (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) فرمایا: ''یہی الفاظ ہیں، اور یہی خدا کی طرف سے نازل ہوا'' (ملفوظات ج ۲ ص ۳۳۹)

۲۔ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ كِتَابٌ قَدْ كَفَلَ اللّٰهُ صِحَّتَهٗ وَ قَالَ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ وَ اِنَّهٗ لَا يَتَغَيَّرُ بِتَغَيُّرَاتِ الْاَزْمِنَةِ وَ مُرُوْرِ الْقُرُوْنِ الْكَثِيْرَةِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ حَرْفٌ وَلَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ نُقْطَةٌ''

ترجمہ: قرآن کریم وہ کتاب ہے جسکی صحت لفظی و معنوی کا اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لیا ہے اور اسنے فرمایا ہے کہ ہم نے ہی یہ ذکر (قرآن) اتارا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کریں گے۔ زمانے کے تغیرات اور زیادہ صدیاں گذر جانے کے باوجود اس کتاب میں کوئی تغیر نہیں ہوگا اس سے نہ کوئی حرف کم ہوگا اور نہ اس میں کوئی نقطہ زیادہ ہوگا۔
(حمامۃ البشریٰ روحانی خزائن ج ۷ ص ۲۱۶)

۳۔ ''قرآن شریف کی برابر حفاظت ہوتی چلی آئی ہے کہ ایک لفظ اور نقطہ تک اسکا ادھر ادھر نہیں ہو سکتا۔ اس قدر حفاظت ہوئی ہے کہ ہزاروں لاکھوں حافظ قرآن شریف کے ہر ملک اور ہر قوم میں موجود ہیں۔ جن میں باہم اتفاق ہے۔ ہمیشہ یاد کرتے ہیں اور سناتے ہیں'' (الحکم ۷ افروری ۱۹۰۶ء)

آیت خاتم النبیین کی صحیح قرأت

جہاں تک آیت خاتم النبیین کی قرأتوں کا تعلق ہے اس ضمن میں تحریر ہے کہ حفص یعنی حجازی قرأت میں ''خاتَم'' ت کی زبر کے ساتھ پڑھا اور لکھا گیا ہے۔ ورش، قالون، الدوری کی قرأتوں میں تا کی زیر خاتِم پڑھا اور لکھا گیا ہے ان قرأتوں کی تردید کے لئے سیدنا حضرت علیؓ جو آنحضرت ﷺ کے چوتھے خلیفہ راشد اور آپؐ کے داماد تھے، کی روایت درج ذیل ہے۔ ابو عبد الرحمانؒ روایت کرتے ہیں کہ ''کنت اقرئ الحسن والحسین رضی الله عنهما فمر بی علی ابن ابی طالب رضی الله عنه وانا اقرؤهما وقال لی اقرئهما خاتم النبیین بفتح التاء''(در منثور لامام سیوطی زیر آیت خاتم النبیین) یعنی میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو پڑھایا کرتا تھا تو ایک دفعہ جب میں ان صاجزادگان کو پڑھا رہا تھا حضرت علی بن ابی طالبؓ میرے پاس سے گذرے اور مجھے مخاطب ہو کر فرمایا دیکھو انہیں خاتم النبیین کا لفظ ت کی زبر سے پڑھانا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واضح ارشاد ہے کہ ''خاتَم'' ت کی زبر کے ساتھ پڑھو ت کی زیر کے ساتھ پڑھنا یا لکھنا اللہ تعالیٰ اور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ اور خلفاء راشدین اور خود قرآن مجید کی صریحاً نافرمانی ہے۔ یہاں یہ آگاہی بھی ضروری ہے کہ جس طرح ماضی میں قرآن مجید کے خلاف کی جانے والی تمام سازشیں ناکام ہوتی رہیں اس جدید کمپیوٹری سازش کا بھی وہی حشر ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

قرآن کریم کی جامع خوبیوں کا بیان
اور عیسائیوں سے خطاب

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

آؤ ! عیسائیو !! ادھر آؤ !!!
نورِ حق دیکھو ! راہِ حق پاؤ !

جس قدر خوبیاں ہیں قرآں میں
کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ !

سر پہ خالق ہے اُس کو یاد کرو
یونہی مخلوق کو نہ بہکاؤ !

کب تلک جھوٹ سے کروگے پیار
کچھ تو سچ کو بھی کام فرماؤ !

کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو !
کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ !

عیشِ دنیا سدا نہیں پیارو
اس جہاں کو بقا نہیں پیارو

یہ تو رہنے کی جا نہیں پیارو
کوئی اس میں رہا نہیں پیارو

اس خرابہ میں کیوں لگاؤ دل
ہاتھ سے اپنے کیوں جلاؤ دل

کیوں نہیں تم کو دینِ حق کا خیال
ہائے سو سو اُٹھے دل میں اُبال

کیوں نہیں دیکھتے طریقِ صواب
کس بلا کا پڑا ہے دل پہ حجاب

اس قدر کیوں ہے کین و استکبار
کیوں خدا یاد سے گیا یک بار

تم نے حق کو بُھلا دیا ہیہات !
دل کو پتھر بنا دیا ہیہات

اے عزیزو ! سُنو کہ بے قرآں
حق کو پاتا نہیں کبھی انساں

بحرِ حکمت ہے وہ کلامِ تمام
عشقِ حق کا پلا رہا ہے جام !

بات جب اس کی یاد آتی ہے
یاد سے ساری خلق جاتی ہے

سینہ میں نقشِ حق جماتی ہے
دل سے غیرِ خدا اٹھاتی ہے

دردمندوں کی ہے دوا وہی ایک
ہے خدا سے خدا نما وہی ایک

ہم نے پایا خورِ ھدیٰ وہی ایک
ہم نے دیکھا ہے دلرُبا وہی ایک

اس کے منکر جو بات کہتے ہیں
یونہی اک واہیات کہتے ہیں

بات جب ہو کہ میرے پاس آویں
میرے منہ پر وہ بات کہہ جاویں

مجھ سے اُس دلستاں کا حال سُنیں
مجھ سے وہ صورت جمال سنیں

آنکھ پھوٹی تو خیر کان سہی
نہ سہی یونہی امتحان سہی

اعلان نکاح

۔عزیز فرید احمد فرخ ابن مکرم ناصر احمد خان صاحب آف بمبئی کا نکاح مکرم مولوی شمشاد احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے 9 جنوری کو احمدیہ دار التبلیغ الحق بلڈنگ میں عزیزہ آسا ظفر بنت مکرم عبد الجلیل صاحب ظفر آف جرمنی کے ہمراہ ایک لاکھ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا فرید احمد مکرم بشیر محمد خان صاحب بمبئی کا پوتا اور مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مرحوم سابق مبلغ سلسلہ و ناظر دعوۃ تبلیغ قادیان کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔
(ظہیر احمد خادم منیجر بدر)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15553 میں ٹی احمد سعید ولد ٹی علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ چیوایور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ جائیداد منقولہ 1999 ماڈل بجاج چیتک اسکوٹر جو کہ میرے نام پر اور میرے استعمال میں ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً 8000 روپے ہے میری غیر منقولہ جائیداد ہمارا موجودہ رہائشی مکان سمیت 14 سینٹ زمین ہے جو کہ بمقام کوڈار چیوایور ڈویژن کالیکٹ بمطابق خسرہ نمبر 2AIB/31 RS) R 1/3 واقع ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً 5,00000 روپے ہے۔ اور یہ جائیداد میری اور میری اہلیہ کی مشترکہ ہے جس کا آدھا 250000 روپے ہے میرے حصہ کا ہے میری ایک لائف انشورنس پالیسی 50,000 روپے کی ہے (پالیسی نمبر 16.11.91/790201014 کے علاوہ منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/4250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے پی عبد الناصر　　العبد ٹی احمد سعید　　گواہ شد آئی کے منظور احمد

وصیت نمبر 15554 میں ایم صدیقہ بی بی زوجہ ٹی احمد سعید قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ چیوایور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جائیداد منقولہ زیورات طلائی کل 72 گرام کی تفصیل ذیل میں درج کردی جارہی ہے۔ ہار ایک عدد 24 گرام قیمت 14784 روپے۔ چوڑیاں 4 عدد 36 گرام قیمت 22176 روپے۔ بالیاں ایک جوڑی 4 گرام قیمت -/2464 روپے انگوٹھیاں 3 عدد آٹھ گرام قیمت 4928 روپے۔ میری غیر منقولہ جائیداد ہمارے موجودہ رہائشی مکان سمیت 14 سینٹ زمین ہے جو کہ بمقام کوڈر چیوایور ڈویژن کالیکٹ بمطابق خسرہ نمبر ZA1B/31 Rs 1/3R واقع ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً 500000 روپے ہے اور یہ جائیداد میری اور خاوند کی مشترکہ ہے جس کا آدھا 250000 روپے میرے حصہ کا ہے۔ اس کے علاوہ منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا حق مہر تین ہزار روپے بذمہ خاوند ہے۔ میرے خاوند کی ماہانہ آمد از تجارت 4250 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد ٹی احمد سعید　　الامۃ ایم صدیقہ بی بی　　گواہ شد سی قسیم

وصیت نمبر 15555 میں مسرت زرین زوجہ ایم فضل الرحمن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن سورب ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15.10.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/3000 زیورات طلائی:۔ کان کے جھمکے 3.950 گرام قیمت 2251 ٹاپس 3.300 قیمت 1881 ٹاپس 1.500 گرام قیمت 883 نیکلس 5 گرام قیمت 2850 لچھا 8 گرام قیمت 4560/ ناک کے کوکے پانچ عدد 1.800 قیمت 925 روپے زیورات نقرئی، چاندی تین تولہ قیمت 270 روپے۔ دونوں کا موجودہ میزان -/13620 روپے۔ خاوند محترم کی ماہانہ آمد از تجارت اندازاً 3500 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد مولوی ایس ناصر احمد　　الامۃ مسرت زرین　　گواہ شد فضل الرحمن

وصیت نمبر 15556 میں امۃ الرشید زوجہ محمد اشرف کے این قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سونا 70 گرام یعنی 7 تولہ جس کی موجودہ قیمت 45000 روپے ہے حق مہر مبلغ 6500 روپے ہے مجھے میرے خاوند کی طرف سے مل گیا ہے۔ والدین کی جائیداد سے مجھے ابھی حصہ نہیں ملا۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ سالانہ 4800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد اشرف کے این　　الامۃ امۃ الرشید　　گواہ شد محمد طاہر احمد انسپکٹر وقف جدید

وصیت نمبر 15557 میں سی صلاح الدین ولد سی عزہ کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ ہائیپور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.1.1.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کی ایک موٹر سائیکل جس کی موجودہ قیمت 30000 روپے ہے نیز ایک ماروتی کار ہے جس کی موجودہ قیمت 135000 روپے ہے اور ڈاکٹری پیشہ سے ہر ماہ 12000 روپے ملتے ہیں۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ سالانہ 144000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے اے نذیر احمد عطار　　العبد سی صلاح الدین　　گواہ شد محمد طاہر احمد

وصیت نمبر 15558 میں محمد اشرف کے این ولد فرید احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کی 12.5 سینٹ زمین زرعی کالیکٹ میں موجود ہے جس کی موجودہ قیمت مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے ہے۔ اس جائیداد سے خاکسار کو سالانہ صرف ایک ہزار روپے آمد ہوتی ہے جب بھی خاکسار کو والدین کی جائیداد سے حصہ ملے گا خاکسار اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دے گا نیز اس کے علاوہ بھی اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دوں گا۔

سالانہ آمد بذریعہ پنشن -/24000 سالانہ آمد بذریعہ تجارت -/30000 میرا گذارہ آمد سالانہ -/55000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد یو کے محمد یوسف　　العبد محمد اشرف کے این　　گواہ شد محمد طاہر احمد

وصیت نمبر 15559 میں محمد صابر کے ولد محترم کے محمد صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 21 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں خاندان میں اکیلا احمدی ہوں والدین احمدی نہیں ہیں والدین کی جائیداد ہے اگر وہ میرا حصہ دیں تو میں ضرور اس کا حصہ جائیداد 1/10 صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دوں گا۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ سالانہ -/12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد کے عبد الرؤف　　العبد محمد صابر کے　　گواہ شد محمد طاہر احمد انسپکٹر وقف جدید

وصیت نمبر 15560 میں ریحانہ مسعود زوجہ ایم مسعود احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن سورب ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16.10.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے والدین حیات ہیں آبائی جائیداد سے جس قدر مجھے کوئی حصہ ملے گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی جس کی اطلاع میں مجلس کارپرداز قادیان کو دینے میں پابند ہوں منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ہے حق مہر بذمہ خاوند 15000 روپے ہے زیورات نقرئی و طلائی کی تفصیل مع موجودہ قیمت حسب ذیل ہے۔ نیکلس 23.700 گرام قیمت 13509 نیکلس 9.300 گرام قیمت 5301 ہار 24 گرام قیمت 13680 ہار 18 گرام قیمت 10260 نیکلس 10 گرام قیمت 6000 روپے کڑا 20 گرام قیمت 11500 کڑا 14 گرام 7980 روپے کڑا 14 گرام 7980 ایرنگ 2.500 قیمت 1425 ایرنگ 3.300 قیمت 1880 ایرنگ 3.600 قیمت 2052 انگوٹھی 8.900 قیمت 5100 روپے۔ زیورات نقرئی چین 20 گرام قیمت 300 روپے۔ ایرنگ 4.500 قیمت 50 روپے۔ دونوں کا موجودہ میزان 87017 میرا گذارہ آمد خورد ونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد ایس ناصر احمد　　الامۃ ریحانہ مسعود　　گواہ شد ایم مسعود احمد

وصیت نمبر 15561 میں ہاشف ایس وی ولد ای ایم ہاشم قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/25000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد ایم علی کنجو　　العبد ایس وی ہاشف　　گواہ شد بی تسیم

وصیت نمبر 15562 میں کے اے نذیر احمد عطار ولد کے اے محی الدین کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کلائی ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ تمام منقولہ جائیداد کسی کے ساتھ ایک کاروبار میں بطور سرمایہ لگائی ہوئی ہے۔ جسکو تین سال کا عرصہ ہو چکا ہے گزشتہ ایک سال سے اس سے کوئی آمدنی نہیں ہے دو سال کے عرصہ تک مذکورہ بالا تمام رقوم واپس ملنے کی اُمید ہے جو تقریباً آٹھ لاکھ روپے ہے۔ رقوم کی وصولی پر حصہ وصیت ادا کروں گا۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش سالانہ -/24000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد یو کے محمد یوسف　　العبد کے اے نذیر احمد عطار　　گواہ شد محمد طاہر احمد

وصیت نمبر 15563 میں ٹی سعیدہ نذیر زوجہ کے اے نذیر احمد عطار قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25.10.04 حسب ذیل وصیت

کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے حق مہر 5000 روپے۔ جو خاوند سے لے چکی ہوں۔ زیورات دو بالیاں 04 گرام ایک ہار 08 گرام ایک نیکلس 08 گرام کل بیس گرام یعنی دو تولہ جس کی موجودہ قیمت 13000 روپے ہے (سونا 22 کیرٹ ہے۔) میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے اے منیر احمد عطار　　الامۃ ٹی سعیدہ منیر　　گواہ شد یو کے محمد

وصیت نمبر 15564 میں یو کے محمد یوسف ولد یو اے کنجی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال تاریخ بیعت 27.8.89 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت سالانہ 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے اے منیر احمد عطار　　العبد یو کے محمد یوسف　　گواہ شد ایس اے کبیر احمد

وصیت نمبر 15565 میں کے پی قمر الدین ولد کے پی احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 30 سال تاریخ بیعت 15.01.03 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت سالانہ -/12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے اے منیر احمد عطار　　العبد کے پی قمر الدین　　گواہ شد محمد طاہر احمد

وصیت نمبر 15566 میں وی پی نجیب ولد حمزہ کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 36 سال تاریخ بیعت 20.2.04 ساکن کالیکٹ ڈاک خانہ کوضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 04-11-5 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت سالانہ 36000 روپے ہے اس وقت ایک پارٹنرشپ بزنس کر رہا ہوں جس میں بطور سرمایہ -/650000 لگایا ہوا ہے اسکے 1/10 کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس سے جو آمد آئے گی اس کی وصیت ادا کرنے کا پابند ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد کے اے منیر احمد عطار　　العبد وی پی نجیب　　گواہ شد یو کے محمد یوسف

وصیت نمبر 15567 میں ایم کے محمد اشرف ولد کے محمد کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ بیوکری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد　ہے۔ خاکسار کی ۱۲ سینٹ زمین زرعی کالیکٹ میں موجود ہے جس کی موجودہ قیمت 350000 تین لاکھ پچاس ہزار روپے ہے۔ اور ایک موٹر سائیکل ہے جس کی موجودہ قیمت -/25000 روپے ہے۔ خاکسار کو جائیداد سے سالانہ 2500 روپے آمد ہوتی ہے اور خاکسار مارکیٹ میں بیوکری کرتا ہے جس سے ماہانہ 5000 روپے آمد ہوتی ہے۔ میرا گذارہ آمد جائیداد و ملازمت سالانہ 62500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ شد کے عبد الرزاق　　العبد ایم کے محمد اشرف　　گواہ شد محمد طاہر احمد

وصیت نمبر 15568 میں فضل الرحمٰن فضل ولد مولوی فضل کریم صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن چینئی ڈاکخانہ چینئی ضلع چینئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26.9.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے کرائے کے مکان میں رہتا ہوں منقولہ جائیداد دو عدد طلائی انگوٹھی دس گرام اندازاً قیمت 5000 روپے ہے۔ میری آمد بصورت تجارت 20000 روپے ماہوار ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق　　العبد فضل الرحمٰن فضل　　گواہ شد ایم بشارت احمد

وصیت نمبر 15569 میں بدر الدین ڈار ولد صلاح الدین ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل ڈاکخانہ کوریل ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کوریل کشمیر میں ایک مکان 4/5 مرلے پر مشتمل ہے یہ ٹین پوش پکا مکان چار کمروں ایک باتھ روم اور تھوڑے سے صحن پر مشتمل ہے اندازاً قیمت پانچ لاکھ روپے۔ مختلف چار مقامات پر سیبوں کے باغات ہیں جن میں سے دو مقامات پر ابھی درخت چھوٹے ہیں۔ یہ باغات ۱۲ کنال زمین پر ہیں اور ۱۰۰ سیبوں کے درخت ہیں اندازاً قیمت 18 لاکھ روپے۔ کوریل سے اوپر جنگل کی طرف ۱۰ کنال زرعی زمین ہے۔ یہ پہاڑی والی جگہ ہے اندازاً قیمت ایک لاکھ روپے۔ سیبوں وغیرہ کے باغ سے سالانہ -/40000 آمد ہوتی ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 8180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت اکتوبر 04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سید عبد المجید　　العبد بدر الدین ڈار　　گواہ شد جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر 15570 میں امۃ الحی زوجہ خواجہ عطاء الغفار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 21000 روپے۔ زیور طلائی ایک سیٹ 58.850 گرام، ایک سیٹ 24.980 گرام، ایک سیٹ 36.350 گرام بالیاں ایک جوڑی 28.980 گرام، انگوٹھیاں 8 عدد 22.500 گرام نوز پن چار عدد 2.490 گرام کل وزن طلائی زیور 174.15 گرام۔ زیور نقرئی سیٹ دو عدد 54 گرام پائل چار جوڑی 139.120 گرام چابی کا گچھا 123.000 گرام نقد و ٹیکا 10.000 گرام کل وزن نقرئی 326.12 گرام میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد خواجہ محمد عبد اللہ　　الامۃ امۃ الحی　　گواہ شد خواجہ عطاء الغفار

وصیت نمبر 15571 میں قیصر احمد بیوہ محمد احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن چینئی ڈاکخانہ پیرنگوڑی ضلع چینئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میرے خاوند مرحوم کی ایک جائیداد 4568 سکوئر فٹ نمبر 9/3a بمقام چنگئی ضلع ایم جی آر تامل ناڈو میں ہے ابھی اسکی تقسیم نہیں ہوئی اور میری و تین بچوں کی مشترکہ ہے موجودہ مارکیٹ ریٹ اندازاً 60000 روپے ہے۔ ایک زمین 3043 سکوئر فٹ بمقام چنگئی ضلع ایم جی آر تامل ناڈو موجودہ مارکیٹ ریٹ اندازاً 40000 روپے منقولہ جائیداد زیور طلائی بالیاں 5000 روپے، حق مہر 7000 روپے وصول شدہ اسکے علاوہ میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از پنشن ماہانہ 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر　　الامۃ قیصر احمد　　گواہ شد ایم بشارت احمد امیر جماعت چینئی

وصیت نمبر 15572 میں ایچ شیخ عبد القادر ولد اے ایس ایم محمد حسین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 49 سال تاریخ بیعت جولائی 2004ء ساکن چینئی ڈاکخانہ انا سالائی ضلع چینئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24.10.04ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر　　العبد ایچ شیخ عبد القادر　　گواہ شد ایم بشارت احمد امیر جماعت چینئی

وصیت نمبر 15573 میں ایس ایس میران محی الدین ولد شیخ میران صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36 سال تاریخ بیعت جولائی 1993ء ساکن چینئی ڈاکخانہ کوڈامباکم ضلع چینئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.11.04ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک عدد فلیٹ 690 سکوئر فٹ نمبر 4/11 کوڈامباکم جس کی موجودہ قیمت اندازاً 700000 روپے ہے۔ جس کے نصف حصہ کا مالک میرا چھوٹا بھائی ایس ایس نور الدین ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر　　العبد ایس ایس میران محی الدین　　گواہ شد ایم بشارت احمد امیر جماعت چینئی

وصیت نمبر 15574 میں ایس وی محمد اشرف ولد اے پی عبد المجید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کلائی ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11.11.04ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد مبارک احمد ینگاڈی　　العبد ایس وی محمد اشرف　　گواہ شد سراج الحق پی کے

وصیت نمبر 15575 میں ولاور خان ولد محمد شریف صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 38 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ ایک آبائی مکان مشترکہ چھ بہن بھائیوں میں نمبر 17.1.306 نوتھا پانی پت ہریانہ میں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد سلطان صلاح الدین کبیر العبد لاور خان گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15576 میں میر عبد الحکیم ولد صورت علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 27 سال تاریخ بیعت 2001ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد العبد میر عبد الحکیم گواہ شد رفیق احمد بیگ

وصیت نمبر 15577 میں کے وی مصطفی ولد احمد کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 51 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ آرٹس کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وی کے محمد یوسف العبد وی کے مصطفی گواہ شد شاہد احمد

وصیت نمبر 15578 میں خورشید خلیل بیوہ سید خلیل احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن شموگہ ڈاکخانہ شموگہ ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24.12.04ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ خاوند مرحوم کی جائیداد کا بٹوارہ ابھی نہیں ہوا۔ بٹوارے میں جس قدر میرا حصہ ہوگا اس پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ زیورات طلائی 22 کیرٹ ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔ چین ایک عدد وزن 11.800 گرام قیمت اندازاً 8150 روپے کڑے دو عدد وزن 16.300 گرام قیمت 8500 روپے کوکہ ایک عدد وزن 0.400 قیمت 100 روپے کان کے ٹاپس ایک سیٹ وزن 9 گرام قیمت 4000 روپے انگوٹھیاں دو عدد وزن 5.250 گرام قیمت 2800 روپے حق مہر 500 روپے وصول ہو چکا ہے۔ میرا گذارہ آمد خورد ونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایس ناصر احمد الامۃ خورشید خلیل گواہ شد ایم شریف احمد

وصیت نمبر 15579 میں کچامنہ بی بی بیوہ ایم محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 73 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18.10.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین ومکان خسرہ نمبر 2/127, 54 سینٹ موجودہ قیمت 3000000 (تیس لاکھ روپے) ہے۔ زیور طلائی بالیاں تین جوڑی وزن 17.470 گرام قیمت 10010 روپے کنگن دو جوڑی وزن 101.580 گرام 58205 روپے ہار پانچ عدد 120.870 گرام 69258 روپے انگوٹھی سات عدد 18.900 گرام 10829 روپے خالص سونا 18 گرام 9168 روپے میزان 157470 روپے میرا گذارہ آمد از جائیداد 000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد طیب احمد الامۃ کچامنہ بی بی گواہ شد پی پی نصیر الدین

وصیت نمبر 15580 میں زبید احمد ولد عبد الحمید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد ایم علی کنجو العبد زبید احمد گواہ شد پی پی ظہیر

وصیت نمبر 15581 میں طیب احمد پی پی ولد ایس وی محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/18) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد ایم علی کنجو العبد طیب احمد گواہ شد پی پی ظہیر

وصیت نمبر 15582 میں لمۃ السلام زوجہ عبد البشیر قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن چاکا کلے روڈ ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22.10.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین ومکان خسرہ نمبر 10،56/2 سینٹ موجودہ قیمت 1000000 روپے۔ زیور طلائی نیکلس ایک عدد وزن 16 گرام 8200. روپے ہار دو عدد 60 گرام -/30750 کنگن ایک عدد 16 گرام -/8200 انگوٹھی چار عدد 8 گرام -/4100 بالیاں ایک سیٹ 8 گرام -/4100 میزان -/55350 روپے میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5209 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد عبد البشیر الامۃ لمۃ السلام گواہ شد ایم علی کنجو

وصیت نمبر 15583 میں کی سعادت بیوہ ٹی عبد الحمید قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال پیدائشی احمدی ساکن ایراپورم ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین ومکان خسرہ نمبر 60/5. 24.5- سینٹ قیمت 700000 روپے۔ زیور طلائی کنگن دو عدد 24 گرام -/13500 روپے ہار ایک عدد 40 گرام -/22500 بالیاں ایک سیٹ 6 گرام -/3372 انگوٹھی ایک عدد 2 گرام -/1124 خالص سونا 4 گرام -/2248 میزان -/42744 روپے میرا گذارہ آمد از جائیداد ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/18) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد شفیق احمد الامۃ کی سعادت گواہ شد ی ایچ قمر الدین

وصیت نمبر 15584 میں شیخ محمد الطاف حسین ولد شیخ محمد حنیف ساکن چک ڈینڈ کشمیر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2895 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ العبد شیخ محمد الطاف حسین گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15585 میں لمۃ القدوس زوجہ منیر احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن دہرہ دون ڈاکخانہ خاص ضلع دہرہ دون صوبہ اترانچل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8.10.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی۔ گلے کا ہار ایک عدد 10.000 گرام قیمت -/5800 کان کی بالیاں دو جوڑی 800 گرام، ناک کے کوکے دو عدد -/500 زیور نقرئی، پازیب ایک جوڑی 30.00 گرام گلے کا ہار ایک عدد 10.000 حق مہر بذمہ شوہر -/16500 میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت جنوری 05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد الامۃ لمۃ القدوس گواہ شد منیر احمد خان

وصیت نمبر 15586 میں احمد شریف ولد طیار کنجو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ کروناگاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کے نام کروناگاپلی میں تین سینٹ زمین ہے (4.8 مرلہ) جسکی موجودہ قیمت تین لاکھ روپے ہے۔ اسکے علاوہ کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار سرکاری ملازمت کرتا تھا ریٹائر ہونے پر دو لاکھ روپے رقم ملی ہے میرا گذارہ آمد از پنشن ماہانہ پانچ ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد آئی آر انصار العبد احمد شریف گواہ شد ایم حبیب

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

وصیت نمبر 15587 میں امۃ البشریٰ محمود زوجہ شیخ محمود احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13.12.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/18000 زیور طلائی، ہار دو عدد 29.210 گرام کان کی بالیاں 3 جوڑی 16.980 گرام انگوٹھی دو عدد 4.180 گرام انگوٹھی ایک عدد 2.810 گرام (23 کیرٹ) کڑے چار عدد گولڈن پلیٹ 4 گرام قیمت -/2700 طلائی زیور 22 کیرٹ ہے۔ زیور نقرئی، پازیب دو جوڑی 152.230 گرام چابی کا گچھا 23.680 گرام قیمت کل زیورات اندازاً -/41076 میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد شیخ محمود احمد　　اللامۃ امۃ البشریٰ محمود　　گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15588 میں کے لیلیٰ زوجہ پی ایم احمد حسن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18.12.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل جسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 14.75 سینٹ رقبہ کالیکٹ میں ہے اس پر مکان بنا ہوا ہے قیمت دو لاکھ روپے ہے۔ طلائی زیورات 64 گرام قیمت -/32000 میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد پی ایم احمد حسن　　العبد کے لیلیٰ　　گواہ شد ایم کے اسپی کویائی

وصیت نمبر 15589 میں ای مصطفیٰ ولد کے کنچالی قوم احمدی مسلمان پیشہ فراغت عمر 67 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں ایک عدد فوٹو سٹیٹ مشین جسکی قیمت -/25000 ہے اور کوئی کام نہیں ہے بچے خورد ونوش کے لئے ماہانہ -/2000 دیتے ہیں۔ میرا گذارہ آمد ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم علی کنجو　　العبد ای مصطفیٰ　　گواہ شد سی ایچ قمر الدین

وصیت نمبر 15590 میں کے نصرت زوجہ ایم علی کنجو قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین خسرہ نمبر 3/84، 29 سینٹ موجودہ قیمت -/120000 زیور طلائی ہار ایک عدد 16 گرام -/8200 کنگن ایک عدد 12 گرام -/6150 بالیاں ایک سیٹ 2 گرام -/1100 میزان -/15450 حق مہر زیورات میں شامل ہے اور زمین والد صاحب کی طرف سے وراثت میں ملی ہے۔ جو ملا کنور ضلع پالگھاٹ میں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم علی کنجو　　اللامۃ کے نصرت　　گواہ شد سی ایچ قمر الدین

وصیت 15591 میں پی ایم حبیب الرحمٰن ولد پی ایم ابو بکر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 56 سال تاریخ بیعت 1976 ساکن بیت الفضل چاپناکلے روڈ ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار گلف میں تھا اب وطن آیا ہے یہاں پر کوئی تجارت کرنی چاہتا ہے ایک لاکھ روپیہ ہے جسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم علی کنجو　　العبد پی ایم حبیب الرحمان　　گواہ شد کے ایم ناصر احمد

وصیت نمبر 15592 میں سلیمہ بیگم زوجہ محمد موسیٰ باجوہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13.12.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر -/1000 ادا شدہ زیور طلائی ایک جوڑی بالیاں -/3000 میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد عبد المالک　　اللامۃ سلیمہ بیگم　　گواہ شد سید نور الدین

وصیت نمبر 15693 میں امین محمد ایچ اے ولد آر محمد حنیف قوم احمدی مسلمان پیشہ مبلغ سلسلہ عمر 32 سال تاریخ بیعت 5.3.1990 ساکن ماترا ڈاکخانہ ماترا ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد ملازمت ماہانہ -/3252 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایچ شمس الدین　　العبد امین محمد　　گواہ شد ایم ظفر احمد

وصیت نمبر 15594 میں کے قمر الدین ولد کے ابو بکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن مریکی ڈاکخانہ تھیرو واز ہمکو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ والدہ صاحبہ حیات ہیں تاحال جائیداد مشترکہ ہے جب بھی خاکسار کو حصہ ملے گا اسکی اطلاع کردے گا اور اسکے 1/10 کی مالک صدر انجمن احمدیہ بھارت ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت سالانہ -/1844 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد نجیب خان　　العبد کے قمر الدین　　گواہ شد محمد طاہر احمد

وصیت نمبر 15595 میں ساجدہ قمر الدین زوجہ کے قمر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن مریکی ڈاکخانہ تھیرو واز ہمکو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.10.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ زیورات طلائی، بالیاں ایک جوڑی 3.220 گرام -/1614 چوڑی ایک عدد 24.000 گرام -/12381 ہار ایک عدد 20.710 گرام -/9450 نیکلس ایک عدد 8.000 گرام -/4127 کل قیمت -/27572 والدین حیات ہیں جائیداد میں سے کوئی حصہ نہیں ملا جب بھی ملے گا اسکی اطلاع کروں گی۔ نیز میرے شوہر نے حق مہر زیور کی شکل میں دیا تھا۔ جو کہ مندرجہ بالا زیور میں شامل ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے قمر الدین　　اللامۃ ساجدہ قمر الدین　　گواہ شد محمد نجیب خان

وصیت نمبر 15596 میں شیخ مشیر الدین ولد شیخ عبد الحنان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن سورو ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2975 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ　　العبد شیخ مشیر الدین　　گواہ شد مقصود علی احمد خان

وصیت نمبر 15597 میں جمال شریعت ولد ظفر اللہ خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3090 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد مقصود علی احمد خان　　العبد جمال شریعت　　گواہ شد سید محمد سرور

وصیت نمبر 15505 میں منیر احمد ساجد معلم ولد محمد شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3015 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد شریف　　العبد منیر احمد ساجد　　گواہ شد بشارت احمد حیدر

اخبار بدر خود بھی پڑھیں

اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں

یہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی
اور
ہماری ذمہ داریاں

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کا انتہائی مبارک اور تاریخی دن شاہراہ احمدیت کا وہ اہم سنگ میل ہے جہاں سے مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے سانحہ ارتحال کے صدمہ سے نڈھال کاروان احمدیت نے خلافت علی منہاج نبوت کے بابرکت آسمانی نظام سے منسلک ہوکر اپنی اجتماعی زندگی کے سفر نو کا آغاز کیا۔ اسی کے ساتھ روح القدس کی طرف سے جماعت مؤمنین کے مغموم دلوں پر آسمانی سکینت کا نزول ہوا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی کمال آب وتاب کے ساتھ پوری ہوئی کہ:-

"مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"۔ (الوصیت صفحہ ۸)

آج ہمیں اطاعت وفرمانبرداری اور عقیدت واحترام خلافت کے اس مبارک سفر پر گامزن ہوئے بفضلہ تعالیٰ ۹۷ سال ہونے کو آئے ہیں۔ اس دوران ہماری آنکھوں نے ان گنت کامیابیوں اور ظفرمندیوں سے معمور قدرت ثانیہ کے چار مظاہر کے انتہائی درخشندہ اور مبارک ومسعود دور مشاہدہ کئے اور اب محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کی بدولت قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر سیدنا وامامنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اولوالعزم اور ولولہ انگیز قیادت وراہنمائی میں کاروانِ احمدیت بسرعت اپنی منزلِ مقصود کی جانب رواں دواں ہے۔ فالحمدللہ علی احسان ذٰلک العظیم۔ ایک شکور جماعت ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم احسان ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ تین سال بعد یعنی ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو نظام خلافت علی منہاج نبوت کی شکل میں عطا ہونے والے اس گراں بہا آسمانی انعام کی پہلی کامیاب وبامراد صدی کی تکمیل پر بارگاہ رب العزت میں شکر وامتنان کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اپنے عہد اطاعت، محبت وعقیدت اور ایثار وفدائیت کی ازسرنو تجدید کریں۔ جس کے لئے ہمارے جان ودل سے محبوب اور پیارے امام ایدہ اللہ الودود نے ازراہ شفقت عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے "صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی" سے متعلق سینٹرل کمیٹی کے تجویز کردہ بہت سے اہم اور ہمہ گیر پروگراموں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جن کی تفصیل جماعتوں کو انشاء اللہ بہت جلد مل جائے گی۔

جماعہائے احمدیہ بھارت کی حد تک ان تمام پروگراموں کو شایانِ شان طریق پر عملی جامہ پہنانے کے لئے جہاں باضابطہ طور پر ایک مرکزی کمیٹی کی تشکیل کی گئی ہے وہاں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیشن نمبر ۱۵-خ ۰۵-۴-۱۲ ان اغراض کے لئے حسب ارشاد حضور انور آئندہ تین مالی سالوں یعنی ۰۶-۲۰۰۵ء، ۰۷-۲۰۰۶ء اور ۰۸-۲۰۰۷ء کے بجٹ ہائے آمد وخرچ کے کم از کم دس فیصد کے برابر رقم بجٹ اور مخلصین جماعت کے عطایا کی شکل میں فراہم کرنے کی ذمہ داری نظارت بیت المال آمد کو تفویض فرمائی ہے۔ جس کیلئے دفتر محاسب میں "صد سالہ خلافت جوبلی" کے نام سے باقاعدہ ایک امانت قائم کی جاچکی ہے۔ لہٰذا تمام عہدیداران و مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ اس اہم اور ہمہ گیر منصوبہ کی عظمت واہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے "صد سالہ خلافت جوبلی" کی مد میں آئندہ تین سالوں کے دوران مرحلہ وار ادائیگی کے نیک عزم اور ارادہ کے ساتھ اپنے مخلصانہ وعدے جلد از جلد پیش کریں اور حتی الامکان کوشش کریں کہ آپ کا وعدہ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۷ء تک صدفی صد ادا ہو جائے تاکہ طے شدہ پروگراموں کو بروقت اور بسہولت پایہ تکمیل تک پہنچایا جاسکے۔ اسی کے ساتھ یہ امر بھی واضح رہے کہ افراد جماعت کو تقویٰ وطہارت، اخلاق وروحانیت اور قربانی وفدائیت کے بلند ترین مقام پر فائز کرنے میں نظام خلافت کے ساتھ ساتھ وصیت کے بابرکت آسمانی نظام کا بھی ایک اہم کردار رہا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی" کے ضمن میں اپنی اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ:-

"میری یہ خواہش ہے کہ ۲۰۰۸ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام (مراد نظام وصیت۔ ناقل) میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا۔ جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی"۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ لندن یکم اگست ۲۰۰۴ء)

پس مخلصین جماعت سے صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی فنڈ میں اپنی اپنی مالی وسعت کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے ساتھ ساتھ وصیت کے بابرکت آسمانی نظام میں بھی جوق در جوق شامل ہونے کی درخواست ہے۔ تا ہمارے پیارے آقا کی یہ دلی خواہش من وعن پوری ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور ہماری اس جوبلی کو اُس عظیم الشان جوبلی کا پیش خیمہ بنائے جس کا مستقبل قریب میں جلال الٰہی کے انتہائی ظہور کی شکل میں جلوہ گر ہونے کا ہمیں وعدہ دیا گیا ہے۔ آمین برحمتک یا ارحم الرّاحمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

مریم شادی فنڈ کی مستقل نوعیت

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے غریب اور نادار احمدی بچیوں کی بوقت شادی اپنے گھروں کو باوقار طریق پر رخصتی کیلئے جماعتی سطح پر مستقل اور مناسب حال انتظام کے مدنظر "مریم شادی فنڈ" کے نام سے جاری فرمودہ اپنی آخری مبارک مالی تحریک کے ضمن میں اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔

"امید ہے یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا"

(خطبہ جمعہ مورخہ 21 فروری 2003)

صاف ظاہر ہے کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ مبارک تحریک وقتی نہیں بلکہ مستقل نوعیت کی حامل ہے جسے دوسری مستقل طوعی تحریکات ہی کی طرح جماعت کی روز افزوں ضروریات کے مطابق بتدریج مضبوط بنانے کی ضرورت ہے تا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا منشاء گرامی ہر دور میں تمام وکمال پورا ہوتا رہے۔ مگر عملاً اس فنڈ میں گزشتہ سے پیوستہ سال 04-2003 کی وصولی مبلغ 6,39664 روپے کے بالمقابل گزشتہ سال یعنی 05-2004 میں ہونے والی وصولی مبلغ 1,66,558 روپے بتاتی ہے کہ شاید ہماری نظر سے اس مبارک تحریک کا یہ اہم پہلو اوجھل ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر چٹھی دفتر وکالت مال لندن VM-4244/9.4.05 تمام امراء وصدر صاحبان جماعت کو یہ خصوصی ہدایت صادر فرمائی ہے کہ:-

"مریم شادی فنڈ کی مد سے شادیوں کی امداد کیلئے بہت رقم خرچ ہو رہی ہے ایسے احباب جو استطاعت رکھتے ہوں انہیں تحریک کریں کہ اس مد میں ادائیگی کریں"

سو تعمیل ارشاد حضور پرنور میں نظارت ہذا جماعت کے تمام احباب وخواتین کی خدمت میں اس بابرکت مالی تحریک کی مخلصانہ اعانت کی مستقل ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اس میں اپنا معقول اور گرانقدر سالانہ وعدہ پیش کرنے۔ اور ہر سال اس کی صدفی صد ادائیگی کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ آپ کا یہ مستحسن اقدام انشاء اللہ ایک صدقہ جاریہ کا رنگ اختیار کرکے یقیناً آپ کے اپنے بچوں کے خوشگوار اور روشن مستقبل کا ضامن ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپکی اس نیکی کو بپایہ قبولیت جگہ عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو اپنے بے پایاں فضلوں رحمتوں اور برکتوں کا وارث کرے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام

جملہ امراء صاحبان صدر صاحبان جماعت ہائے ہندوستان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت نشر واشاعت نے ایک کتاب "جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام" شائع ہوئی ہے۔ جس میں جماعتی نظام کے تعلق سے تعارف و مفید معلومات ہیں۔

اس کتاب کو حاصل کرنے کیلئے نظارت نشر واشاعت قادیان سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ وہاں سے قیمتاً دستیاب ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

داخلہ برائے احمدیہ انسٹی ٹیوٹ آف ریلیجنس اسٹڈیز لکھنؤ

احمدیہ انسٹی ٹیوٹ آف ریلیجنس اسٹڈیز لکھنؤ کا نیا تعلیمی سال شروع ہے۔ یہ دینی درسگاہ خاص کر نومبائعین خدام کو مرکزی نظام سے جوڑنے دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے جاری ایک تاریخی و یادگاری ادارہ ہے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ اس کیلئے کثرت سے قابل طلباء بھیج کر عنداللہ ماجور ہوں۔

شرائط داخلہ: (۱) امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضرور ہے۔ (۲) عمر 20 سال سے زائد نہ ہو (۳) امیدوار غیر شادی شدہ ہو۔ (۴) داخلہ فارم پر صدر جماعت یا سرکل انچارج کی تصدیق ضروری ہوگی۔ (۵) داخلہ فارم مکمل کرکے مورخہ 15 جولائی 2005 تک صوبائی امیر یوپی کے پتہ پر ارسال کئے جائیں۔ (۶) داخلہ سے قبل انٹرویو لیا جائے گا انٹرویو میں پاس ہونے پر ہی داخلہ ممکن ہوگا۔ داخلہ فارم درج ذیل پتہ اور دفتر صوبائی امارت یوپی سے دستیاب ہیں۔

پتہ: Ahmadiyya Institute of Religious Studies:
A-7 South City, Raebareli Road, Lucknow (U.P) INDIA

اخبار بدر کی مالی وقلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں
نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

تعلیم کم از کم میٹرک پاس سیکنڈ ڈویژن ضروری ہے

جامعہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۵ سے شروع ہو رہا ہے واقف زندگی یا وقف زندگی کے خواہشمند اُمیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ مقررہ فارم پر اپنی درخواست جامعہ احمدیہ کو ارسال کر کے داخلہ فارم جامعہ احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں نیز داخلہ کیلئے ضروری معلومات بھی جامعہ احمدیہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

شرائط داخلہ :۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کیلئے تیار ہو۔۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔ مکمل صحت کا ہیلتھ سرٹیفکیٹ ہمراہ ہونا چاہئے۔ جو کسی مقررہ مستند ہسپتال کا ہو اور جس پر امیر جماعت و صدر جماعت کے تصدیقی دستخط ہوں۔۳۔ تعلیم کم از کم میٹرک پاس سیکنڈ ڈویژن ہو اور انگلش کا مضمون لیا ہوا ہو۔۴۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح تلفظ سے جانتا ہو۔۵۔ خواہشمند اُمیدوار میٹرک کے امتحان کے بعد مقامی مبلغ یا مقامی جماعت کے زیر انتظام قرآن مجید۔ اُردو اور دینی معلومات کی کوچنگ حاصل کریں۔ جس کا تصدیقی سرٹیفکیٹ امیر جماعت/مقامی صدر جماعت کی تصدیق سے ہمراہ لائیں۔ ۶۔ اُمیدوار کی عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو گریجویٹ اُمیدوار کیلئے عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ ۷۔ اُمیدوار غیر شادی شدہ ہو۔ ۸۔ درخواست دہندہ اپنی درخواست مقررہ فارم مکمل کر کے مع سندات (میٹرک سرٹیفکیٹ، کوچنگ سرٹیفکیٹ، ہیلتھ سرٹیفکیٹ) امیر صاحب/صدر صاحب سے تصدیق کروا کر ۳۰ جون ۲۰۰۵ تک بھجوادیں اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل قبول نہ ہوں گے۔۹۔ اُمیدوار کو داخلہ امتحان میں شرکت کیلئے اجازت نامہ بھجوایا جائے گا۔ اس اجازت کے ملنے پر ہی طالب علم امتحان کیلئے آسکے گا۔۱۰۔ اُمیدوار کو آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے داخلہ امتحان میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔۱۱۔ اُمیدوار موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔۱۲۔ جن اُمیدواروں کو قادیان بلایا جائے گا ان کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ (قرآن مجید ناظرہ اور اُردو و انگریزی میٹرک کے معیار کا) ہوگا۔ انٹرویو میں دینی معلومات کے علاوہ جنرل معلومات کے سوال بھی کئے جائیں گے۔۱۳۔ تحریری اور زبانی ٹیسٹ میں پاس ہونے والے اُمیدوار کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخلہ مل سکے گا۔

داخلہ برائے حفظ کلاس:: جامعہ احمدیہ قادیان کے ساتھ حفظ کلاس کی شاخ بھی قائم ہے۔ حفظ کلاس کا تعلیمی سال بھی یکم اگست سے شروع ہوتا ہے اس کلاس میں داخلہ لینے کیلئے درج ذیل شرائط ضروری ہیں۔۱۔ اُمیدوار کو ناظرہ قرآن مجید صحیح تلفظ سے آتا ہو۔۲۔ اُمیدوار کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو۔

۳۔ اُمیدوار کو جامعہ احمدیہ قادیان کی مذکورہ شرائط داخلہ کی شرط نمبر۲۔ شرط نمبر۴ شرط نمبر۸ (ہیلتھ سرٹیفکیٹ اور کوچنگ سرٹیفکیٹ کی حد تک شرط نمبر۹ شرط نمبر۱۰ اور شرط نمبر۱۱ پر عمل کرنا ہوگا۔

نوٹ: داخلہ کے تعلق سے ہر قسم کی خط و کتابت جامعہ احمدیہ سے کی جائے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

ضروری اعلان برائے امتحان دینی نصاب نومبائعین بھارت 2005ء

جملہ سرکل انچارج صاحبان اور مبلغین و معلمین کرام کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نومبائعین کی تربیت اور اُن میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے دینی نصاب کے امتحان کا پروگرام بنایا تھا چنانچہ گذشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھارت کے 2014 نومبائعین طلباء و طالبات نے اس امتحان میں شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جب امتحان کی رپورٹ ارسال کی گئی تو حضور انور نے بڑی خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے خاکسار کے نام اپنے مکتوب VM 456- 18.12.04 میں تحریر فرمایا کہ

''ماشاءاللہ 14 صوبوں کے 2014 نومبائعین طلباء و طالبات اس میں شامل ہوئے ہیں یہ تو بڑی خوشی کی خبر آپ نے دی ہے یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو قبول فرمائے اور ان کے اچھے اثرات ظاہر ہوں۔ چنانچہ حضور انور کے اس ارشاد کی روشنی میں امتحان کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے 2005 میں نومبائعین کے دینی امتحان کیلئے درج ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ لہٰذا آپ سے گذارش ہے کہ ابھی سے اس سلیبس کے مطابق نومبائعین کی تیاری کروائیں۔ امسال امتحان انشاءاللہ 10 جولائی کو لیا جائے گا۔

اطفال اور بڑی عمر کے نومبائعین کو مدنظر رکھتے ہوئے دو گروپ A-B بنا کر نصاب تجویز کیا گیا ہے جو آپ کی سہولت کیلئے بدر کے اس شمارے میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد برائے تربیت نومبائعین)

دینی نصاب برائے امتحان نومبائعین بھارت 2005

گروپ اے (15 سال سے اوپر عمر والوں کیلئے)

تاریخ امتحان 10.7.05۔ قرآن کریم ناظرہ دو سپارے مکمل۔ رسالہ الوصیت کا خلاصہ اپنے الفاظ میں۔ احمدی مسلمان اور غیر احمدی مسلمان میں فرق۔ اذان با ترجمہ۔ سورۃ فاتحہ کا ترجمہ۔ کوئی ۵ حدیثوں کا خلاصہ۔ قرآن کریم کی ۵ دعاؤں کا خلاصہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق تین دلائل۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق ۳ دلائل۔ نماز جنازہ کیسے ادا کی جاتی ہے اور نماز جنازہ کی دُعا مع ترجمہ زبانی یاد

ضروری اعلان بابت داخلہ جامعۃ المبشرین

جملہ امراء، صدر، مبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2005 سے جامعۃ المبشرین کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ اب مبشرین کے داخلہ کیلئے میٹرک پاس ہونا لازمی شرط رکھی گئی ہے۔ اور داخلہ کیلئے عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔ غیر شادی شدہ طالب علم کو ہی داخلہ دیا جائے گا عارضی کلاس بند کر دی گئی ہے۔

خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر بنام ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم جامعۃ المبشرین سے حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز ہر قسم کی داخلہ کے تعلق سے خط و کتابت جامعۃ المبشرین سے کی جائے۔

شرائط داخلہ: (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔ (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ (۶) امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے (۷) امیر جماعت/صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت/صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع ۴ عدد فوٹو Stamp size یکم جولائی 2005ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوادیں (۸) داخلہ فارم قادیان پہنچنے پر ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد دفتر جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو امتحان و انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی طلباء قادیان آئیں۔

تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلبا کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی و بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔ یہ کورس تین سال کا ہوگا۔

نصاب : تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ اردو: ایک مضمون اور درخواست۔

انٹرویو : اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت جنرل نالج انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔

نوٹ : معلمین کا عارضی چھ ماہ کا کورس ختم کر دیا گیا ہے۔

ایڈریس کیلئے پتہ: Jamiatul Mubashreen , Guest House Civil Line

Qadian-143516, Distt. Gurdaspur (Punjab) India

(ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے میرے بیٹے عزیز سہیل احمد سوز کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام سہلہ سہیل تجویز فرمایا ہے بچی کے دادا مکرم منظور احمد سوز مرحوم سابق ناظر تعلیم قادیان اور نانا مکرم ظفر عالم خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ کانپور ہیں۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ بچی کے نیک صالح خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 (شمیم بیگم سوز ہیڈ معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان)

تصحیح : : بدر مجریہ 22 مارچ 05 کے صفحہ 13 پر وصیت نمبر 15430 میں شازیہ ظفر زوجہ سہیل احمد سوز کی بجائے ولد سہیل احمد سوز شائع ہوا ہے قارئین اس کی تصحیح کر لیں۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے (ادارہ)

کروائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی ایک مخالف کا نام اور اس کے عبرت ناک انجام کے متعلق اپنے الفاظ میں ایک نوٹ لکھوائیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے متعلق دس موٹی نشانیاں زبانی یاد کروائیں۔ مقدس شہروں کے نام زبانی یاد کروائیں۔ قرآن مجید کی کوئی ۵ سورتیں زبانی یاد کروائیں۔

گروپ بی (سات سے 15 سال تک کے بچوں کیلئے)

یسرنا القرآن 32 صفحات تک پڑھائیں۔ نماز سادہ مکمل زبانی۔ کلمہ طیبہ کلمہ شہادت اور کلمہ تمجید زبانی یاد کروائیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا سن پیدائش والد کا نام، والدہ کا نام، دادا اور چچا کا نام۔ دائی کا نام۔ آپ کہاں پیدا ہوئے سن دعویٰ نبوت، نیز وفات کس جگہ ہوئی اور مزار مبارک کہاں ہے۔ اور خلفائے راشدین کے نام ترتیب سے یاد کروائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پورا نام۔ سن پیدائش۔ کس جگہ پیدا ہوئے سن دعویٰ مسیح موعود۔ سن وفات۔ کس جگہ وفات پائی مزار مبارک کہاں ہے۔ نیز یہ بتائیں کہ آپ کو مسیح اور امام مہدی کیوں کہتے ہیں اور اس کا کیا مطلب ہے خلفائے احمدیت کے نام موجودہ خلیفہ کا نام اور ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا الہام ہوا تھا۔ نظم وہ پیشوا ہمارا کے دس اشعار زبانی۔ بچہ کی پیدائش پر کس کان میں اذان اور کس میں اقامت پڑھتے ہیں (سادہ اذان اور اقامت بغیر ترجمہ کے زبانی یاد کروائیں) کھانا شروع کرنے اور کھانے کے بعد کی دُعا یاد کروائیں۔ سوتے وقت کی دُعا اور صبح اُٹھنے کی دُعا۔ قرآن مجید کی تین سورتیں زبانی یاد کروائیں۔

نوٹ::: اس امتحان میں بڑی عمر کے احباب بھی جو پڑھے لکھے نہیں ہیں شامل ہو سکتے ہیں نیز ابھی سے اپنی جماعتوں میں سب کی تیاری کروائیں اور امتحان لیکر فہرست دفتر ہذا کو بھجوائیں۔

بقیہ صفحہ (9)

اقسام کی ہے وہ بتاتا ہے کہ سخاوت کتنی اقسام کی ہے وہ سچائی کی اقسام بیان کرتا ہے وہ رحم اور حسن سلوک کے مدارج بیان کرتا ہے تاکہ ہر طاقت وقوت کا انسان اپنے لئے ایک قریب کی منزل مقرر کر سکے اور اس طرح جہاں اس کی حوصلہ افزائی ہو وہاں وہ چھوٹی ترقی پر خوش ہونے کی غلطی میں مبتلا نہ ہو جائے۔ وہ ہر شخص کے قریب کی منزل اسے بتاتا ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی بتا دیتا ہے کہ اس سے اوپر ایک اور منزل بھی ہے جب تم پہلی منزل طے کرلو تو تمہیں اوپر کی منزل کی طرف قدم بڑھانا چاہئے۔ اس طرح وہ قدم بقدم اور درجہ بدرجہ انسان کو اوپر لئے چلا جاتا ہے۔

قرآن انسان کے دماغی ارتقاء پر بھی روشنی ڈالتا ہے وہ بتاتا ہے کہ انسان کا دماغی نشوونما کس طرح ہوتا ہے اور کس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے دماغی نشوونما کا بھی اس کے متعلق فیصلہ کئے جانے کے وقت ناظر رکھا جاتا ہے وہ شخص جو ایک ماحول میں پلا ہے اور جس کیلئے نیکی کا راستہ آسان ہے محض اپنے اعمال کی وجہ سے دوسرے پر فضیلت نہیں پائے گا بلکہ دوسرا شخص جس کا دماغی نشوونما اس پہلے شخص کے برابر نہیں اور جس کا ماحول اچھا نہیں اس کے رستہ کی روکیں بھی نظر انداز نہیں کی جائیں گی اور فیصلہ کے وقت وہ بھی مدنظر رکھی جائیں گی۔ قرآن ایمان پر بھی روشنی ڈالتا ہے اور بتاتا ہے کہ ایمان کیا چیز ہے ایمان کی علامتیں کیا ہیں۔ ایمان کے حصول کے ذرائع کیا ہیں وہ قانون شریعت اور اس کی ضرورت کے متعلق بھی روشنی ڈالتا ہے اور بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قانون بھی بغیر حکمت کے نہیں ہوتا خدا تعالیٰ اپنے بندے کو کوئی حکم اس لئے نہیں دیتا کہ وہ اسے سزا دے اور اس پر بوجھ ڈالے بلکہ وہ ہر حکم اس لئے دیتا ہے کہ وہ انسان کی ترقی کی منزل میں ممد اور معاون اور اس کی تمدنی حالت کو سدھارنے والا ہوتا ہے۔ قرآن جبری حکموں کا قائل نہیں وہ اس حق کو تسلیم کرتا ہے کہ خدا بھی جس شخص کو سزا دے اس شخص کو اپنی ذات سے الزام دور کرنے کا پورا موقع ملنا چاہئے اس پر پوری طرح حجت تمام ہونی چاہئے خواہ کوئی کتنا ہی بڑا مجرم ہو۔ مگر اس حجت کے تمام ہوئے بغیر تو قرآن اس کی سزا کا قائل نہیں۔ قرآن عبادت الٰہی کے متعلق بھی تفصیلی روشنی ڈالتا ہے وہ عبادت کو چار اصولی حصوں میں تقسیم کرتا ہے (۱) وہ عبادت جس کی غرض خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت اور اس کے ساتھ تعلق بڑھانا ہے (۲) وہ عبادت جو انسان کے جسم کی اصلاح کیلئے قربانیاں کرنے پر آمادہ ہوتی ہے (۳) وہ عبادت جو انسانوں کے اندر مرکزیت کی طرح پیدا کرنے کے لئے اور اتحاد و یگانگت کا احساس پیدا کرنے کیلئے مقرر کی جاتی ہے۔ یہ چار اصول عبادت کے اسلام مقرر کرتا ہے اور ان چار اصول کے مطابق اس نے مختلف قسم کی عبادتیں مقرر کی ہیں ان اصول کو تجویز کر کے اسلام نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ عبادت صرف اسی بات کا نام نہیں کہ انسان خدا تعالیٰ سے دھیان لگائے بلکہ بنی نوع انسان کی طرف توجہ کرنے سے بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کا فرض ادا ہوتا ہے اسی طرح۔ اسلام نے یہ نکتہ بھی پیش کیا ہے کہ عبادات صرف انفرادی نہیں بلکہ وہ اجتماعی بھی ہوتی ہیں۔ انسان کا صرف یہی فرض نہیں کہ وہ خود خدا کے سامنے پیش ہو جائے بلکہ انسان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کو بھی خدا کے سامنے پیش ہونے کیلئے تیار کرے اس لئے قرآن کے جتنے احکام عبادات کے متعلق ہیں وہ انفرادی بھی ہیں اور اجتماعی بھی"

(منقول از دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی صفحہ ۴۴۵ تا ۴۵۲)

(مرسلہ لمۃ القدوس فضل قادیان)

بقیہ صفحہ (14)

کتاب ہے ایک عاشق قرآن نے کس والہانہ انداز میں اپنی کیفیات قلب کا اظہار کیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کیلئے اور بطلان کا استحصال کرنے کیلئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی فرقان کے بھی یہی معنی ہیں یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی اسلئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب الٰہی کو پڑھو بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے۔ اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کر دیں۔ بڑے تاسف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا لیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔ (الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
الفضل جیولرز ربوہ
الیس اللہ بکاف عبدہ
ALFAZAL JEWELLERS
Rabwah
فون: 04524-211649
04524-613849
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

بقیہ صفحہ: 18

اس کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ نے کلاس میں شریک تمام بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ حضور انور نے پروگرام کے دوران ساتھ ساتھ بچوں کی غلطیوں کی اصلاح بھی فرمائی اور مجموعی طور پر حضور انور نے منتظمین کی مساعی کو سراہتے ہوئے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ پونے بارہ بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ 14 فیملیز اور 26 دیگر احباب نے حضور انور ایدہ اللہ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

دو بجے حضور انور نے مسجد احمدیہ نیروبی میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

کینیا کے مرکزی مبلغین کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق تین بجے مرکزی مبلغین کینیا کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے مبلغین سے باری باری ان کے ریجنز میں جماعتوں کا اور Progress کا جائزہ لیا۔ ہر مبلغ کے ریجن اور جماعتوں میں ہونے والے کام، تربیتی و تبلیغی مساعی اور نومبائعین سے رابطوں کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے کاموں میں مزید سنجیدگی پیدا کریں اور خلافت احمدیہ کے ساتھ لوگوں کا تعلق جوڑنے کی خاص کوشش کریں۔ حضور انور نے ہر ریجن میں مساجد کی تعمیر کا جائزہ لیا اور ہر ریجن میں پہلے سے زیادہ مساجد تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی اور ہر ریجن میں مساجد کی تعمیر کا ٹارگٹ دیا۔ حضور انور نے تمام مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ سب اپنے اپنے ریجن میں نومبائعین سے مستقل رابطہ رکھیں اور جن سے ابھی تک رابطہ نہیں ہو سکا ان سے رابطہ بحال کریں اور خاص منصوبہ بندی اور پلاننگ کے ساتھ کام کریں۔ اور انہیں باقاعدہ اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔ حضور انور نے دیگر مختلف امور کا بھی تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ آخر پر مبلغین نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ چار بجکر دس منٹ پر یہ میٹنگ ختم ہوئی۔

کونگو اور زمبابوے کے مبلغین کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد چار بجکر چالیس منٹ پر Congo اور زمبابوے سے آنے والے مبلغین کے ساتھ حضور انور کی میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور ان مبلغین سے وہاں کے ملکی اور جماعتی حالات دریافت فرمائے اور باری باری ہر مبلغ سے وہاں قائم ہونے والی نئی جماعتوں، نومبائعین سے رابطہ، ان کی تعلیم و تربیت اور جماعتی نظام میں شامل کرنے کے انتظامات سے متعلق تفصیل سے جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے نومبائعین تک پہنچنے اور ان سے رابطے بحال کرنے سے متعلق بڑی تفصیلی ہدایات دیں۔

حضور انور نے مساجد کا بھی جائزہ لیا اور مختلف علاقوں میں جماعتوں کے لحاظ سے مساجد تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور نے مختلف جگہوں پر MTA لگوانے کے بارہ میں بھی ہدایات ارشاد فرمائیں۔ حضور انور نے Remote ایریا میں پرائمری سکولز کھولنے اور پانی کے نلکے لگانے کے بارہ میں بھی مبلغین کو واپس جاکر جائزہ لے کر رپورٹ بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور نے جماعتی وانتظامی امور سے متعلق دیگر مختلف امور اور معاملات کے بارہ میں بھی ہدایات سے نوازا۔

پونے سات بجے یہ میٹنگ ختم ہوئی۔ آخر پر ان دونوں ممالک کے مبلغین نے علیحدہ علیحدہ حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں کینیا میں پاکستان کے ہائی کمشنر حضور انور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور انور نے ان سے ملاقات فرمائی۔

کینیا کے معلّمین کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد سوا سات بجے معلمین کرام کینیا کے ساتھ حضور انور کی میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے معلمین کو ہدایت فرمائی کہ آپ جو معلّم ہیں ان علاقوں میں جائیں جہاں اس وقت نومبائعین سے رابطہ نہیں ہے۔ اور گمشدہ بھیڑوں کو تلاش کریں۔ یہ آپ کی ڈیوٹی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے سب سے رابطہ کرنا ہے۔ ایک ایک کو تلاش کریں اور اپنے جماعتی نظام میں شامل کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو کام بھی کریں دعا کے ساتھ کریں۔ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کریں۔ فرمایا تہجد کی نماز میں جماعت کے لئے، بنی نوع انسان کے لئے اور اپنے ملک کے لئے دعا کریں۔ یہ آپ کی ڈیوٹی ہے۔

حضور انور نے معلمین کے نظام، ان کی ٹریننگ، ریفریشر کورس اور ان کے دائرہ کار اور بعض انتظامی امور کے بارہ میں بھی تفصیلی ہدایات فرمائیں اور مختلف امور کا جائزہ لے کر موقع پر ہدایات سے نوازا۔

آخر پر معلمین نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

معلمین کی اس میٹنگ کے بعد آٹھ بجے مسجد احمدیہ نیروبی میں حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور نے مبلغین، معلمین، ڈاکٹر صاحبان اور مجلس عاملہ کے ممبران اور جماعتی عہدیداران کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ آج کا دن کینیا میں قیام کا آخری دن تھا۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِی نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol - 54 | Tuesday | 2005 | Issue No: 24-25

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھیں

ہمیں جو کچھ ملنا ہے، قرآن کریم کی برکت سے ملنا ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2004

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

☆...... ایک مومن انسان تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا خواہشمند انسان قرآن کریم کو پڑھے گا، سمجھے گا۔ اور غور کرے گا، اور اسی پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ اس ذریعہ سے ہدایت کے راستے بھی پاتا چلا جائے گا۔ اور تقویٰ پر بھی قائم ہوتا چلا جائے گا۔ تقویٰ میں ترقی کرتا چلا جائے گا، اور قرآن کریم کی ہدایت تمہیں دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب کرے گی۔ تم اللہ تعالیٰ کی رضا، اور پیار کو بھی پانے والے ہو گے۔

☆...... ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ یہ صرف دعویٰ تو نہیں، اور دیکھے کہ وہ حقیقت میں قرآن کو عزت دیتا ہے؟ کیونکہ اب آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا۔ ☆...... دنیا کے کاموں کے لئے تو وقت ہوتا ہے، لیکن سمجھنا تو ایک طرف رہا، اتنا بھی وقت نہیں ہوتا کہ ایک دو رکوع تلاوت ہی کر سکیں۔

☆...... ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھیں اور اس کی تلاوت کی طرف توجہ دیں، پھر ترجمہ پڑھیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھیں۔

☆...... اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے، کہ وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے وہ احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔

☆...... ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے ہمیں جو کچھ ملنا ہے، قرآن کریم کی برکت سے ملنا ہے۔

☆...... پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں، اور خود بھی پڑھیں، ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے، پھر ترجمہ پڑھنے کی بھی کوشش کریں، اور سب ذیلی تنظیموں کو اس سلسلے میں کوشش کرنی چاہئے، خاص طور پر انصار اللہ کو، کیونکہ میرے خیال میں خلافت ثالثہ کے دور میں اُن کے ذمہ یہ کام لگایا گیا تھا، اسی لئے اُن کے یہاں ایک قیادت اس کے لئے ہے جو "تعلیم القرآن" کہلاتی ہے۔ اگر انصار پوری توجہ دیں تو ہر گھر میں با قاعدہ قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے کی کلاسیں لگ سکتی ہیں۔ ☆...... قرآن کریم میں آیا ہے کہ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ○ (الفرقان ۳۱-۲۵) اور رسول کہے گا اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ پس احمدیوں کو ہمیشہ فکر کرنی چاہئے، کیوں کہ ماحول کا بھی اثر ہو جاتا ہے، دنیا داری بھی غالب آ جاتی ہے، کوئی احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے، جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو۔ کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اُس کے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آ جائے، کہ اُس نے قرآن کریم کو متروک چھوڑ دیا ہو پس اس کے لئے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو کمیاں ہیں ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے، ہمارے اندر کوئی کمی تو نہیں۔ ہم نے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا؟ تلاوت با قاعدگی سے ہو رہی ہے یا نہیں ترجمہ پڑھنے کی کوششیں ہو رہی ہیں یا کہ نہیں تفسیر سمجھنے کی کوششیں ہو رہی ہیں یا کہ نہیں۔ ☆...... اپنے آپ کو اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف توجہ دیں، اسکو پڑھیں، اس کی تلاوت کریں، اس کے مطالب کی طرف بھی توجہ دیں۔

☆...... جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ انصار اللہ کے ذمہ خلافت ثالثہ میں یہ لگایا گیا تھا، کہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کریں، قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں، گھروں کو بھی اس نور سے منور کریں، لیکن ابھی بھی جہاں تک میرا اندازہ ہے انصار میں بھی سو فیصد قرآن کریم کی با قاعدہ تلاوت کرنے والے نہیں ہیں۔ اگر جائزہ لیں تو یہی صورت حال سامنے آئے گی بلکہ دو پھر یہ ہے کہ اس کا ترجمہ پڑھنے والے ہوں۔ آج انصار اللہ کا اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے، یہ بھی اُن کے پروگرام میں ہونا چاہئے کہ اپنے گھروں میں خود بھی پڑھیں اور اپنی بیوی بچوں کی بھی نگرانی کریں، کہ وہ بھی اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ (نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA INTERNATIONAL

mta

The First Islamic Digital Satellite Channel

NOW ON ASIA SAT 3S FOR ASIA MIDDLE EAST AND FAR EAST

SATELLITE	:	Asia sat 3S
POSITION	:	105.5 Deg. East
FREQUENCY	:	3760 MHz
MIN DISH SIZE	:	1.8 Metre
POLARISATION	:	Horizontal
SYMBOL RATE	:	2600Mbps
FEC	:	7/8
VIDEO PID	:	......
MAIN AUDIO PID	:	Auto
ENGLISH / URDU	:	Auto

Broadcasting Round The Clock

AUDIO FREQUENCY

URDU	FRENCH
ENGLISH	TURKISH
ARABIC	INDONESIAN
BENGALI	RUSSIAN

e-mail : info@alislam.org

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Muslim TV AHMADIYYA International

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ☆- اگر آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ ☆ اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کے خطبات جمعہ اور وقف نو بچوں کے ساتھ آپ کی علمی و روحانی کلاسز گلشن وقف نو اور بستان وقف نو کے نام سے نشر ہوتی ہیں جبکہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اردو، انگریزی اور عربی میں اور آپ کی بیان فرمودہ تعلیم القرآن کلاسز کے اسباق با قاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ ان کے علاوہ زبانیں سکھانے، کمپیوٹر سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن۔ الفضل انٹرنیشنل لندن ہفت روزہ بدر، البشریٰ اور جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں۔ اور ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں نوٹ: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کا پی رائٹ قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں [illegible] خلاف قانون ہے۔

اب ایشیا سیٹ 3S پر

MTA International, P.O. Box 12926, London SW 18 4ZN
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44 - 181 874 8344
Website: http: www.alislam.org/mta

MTA QADIAN
Mohalla Ahmadiyya Qadian -143516
Ph: 01872-220749 Fax : 01872 - 220105